

صوبائی اسمبلی شمال مغربی سرحدی صوبہ

صوبائی اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز منگل مورخہ 6 اکتوبر 2009 بمطابق 16 شوال 1430ھ صبح دس بجکر پچیس منٹ پر منعقد ہوا۔
جناب سپیکر، کرامت اللہ خان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔
الرَّكَعَاتِ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ يٰۤاٰذَنَ رَبِّهِمْ اِلَى صِرٰطٍ اَلْعَزِيْزِ
اَلْحَمِيْدِ O اللّٰهُ الَّذِيْ لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ وَّوَيْلٌ لِّلْكَٰفِرِيْنَ مِنْ عَذَابٍ شَدِيْدٍ O
الَّذِيْنَ يَسْتَحْجِبُوْنَ اَلْحَيٰوةَ الدُّنْيَا عَلٰى الْاٰخِرَةِ وَيُضِلُّوْنَ عَنِ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَيَبْغُوْنَهَا عَوْجًا اُوْتِيَتْكَ
فِيْ ضَلٰلٍ بَعِيْدٍ O وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسٰنٍ قَوْمٍ لِّيُبَيِّنَ لَهُمْ فَيُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ يَشَآءُ
وَيَهْدِيْ مَنْ يَشَآءُ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ۔

(ترجمہ): الہ۔ (یہ) ایک (پُر نور) کتاب (ہے) اس کو ہم نے تم پر اس لیے نازل کیا ہے کہ لوگوں کو
اندھیرے سے نکال کر روشنی کی طرف لے جاؤ (یعنی) ان کے پروردگار کے حکم سے غالب اور قابل
تعریف (خدا) کے رستے کی طرف۔ وہ خدا کہ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب اسی کا ہے۔ اور کافروں
کیلئے عذاب سخت (کی وجہ) سے خرابی ہے۔ جو آخرت کی نسبت دنیا کو پسند کرتے اور (لوگوں کو) خدا کے
رستے سے روکتے اور اس میں کجی چاہتے ہیں۔ یہ لوگ پرلے سرے کی گمراہی میں ہیں۔ اور ہم نے کوئی
پیغمبر نہیں بھیجا مگر اپنی قوم کی زبان بولتا تھا تاکہ انہیں (احکام خدا) کھول کھول کر بتادے۔ پھر خدا جسے چاہتا
ہے گمراہ کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے اور وہ غالب (اور) حکمت والا ہے۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب، کافی دنوں سے جب بھی ہم اس ایوان میں آرہے ہیں تو کورم کا مسئلہ ہوتا ہے۔ یہ ٹائم پر نہیں آتے اور وزراء صاحبان بھی ٹائم پر نہیں آتے اور یہ ذمہ داری حکومت کی ہوتی ہے، یہ ڈیوٹی ہے حکومت وقت کی، یہ یہاں پر جو جماعتیں اقتدار میں ہیں ان کی ڈیوٹی ہے کورم کو پورا رکھنے کی لیکن ہر وقت (یہ مسئلہ ہوتا ہے)۔ اتنا بڑا خرچہ اسمبلی کا ہوتا ہے، اتنے بڑے اخراجات ہوتے ہیں اور ہمارا جو Conduct ہے وہ ساری دنیا دیکھ رہی ہے کہ ہر روز ٹائم، کوئی ایک دن بھی ایسا نہیں گزرا، جناب سپیکر، آپ بھی جب سے تشریف لائے اور ڈپٹی سپیکر صاحب جن دنوں میں تھے وہ بھی مقررہ ٹائم پر آتے تھے لیکن یہی ہوتا تھا کہ ایک ایک گھنٹہ، دو دو گھنٹے، تو جناب، میری آپ سے ریکوسٹ ہے کہ کوئی ایسا میکینزم بنایا جائے یا ان سے پوچھا جائے یا اگر یہ تنگ ہیں جاری نہیں رکھنا چاہتے تو پھر اس کو ملتوی کر دیا جائے تاکہ اس ہاؤس کے اوپر جو خرچہ آرہا ہے وہ بھی نہ ہو، ان لوگوں کا جو یہاں پر آکر بیٹھ جاتے ہیں، وقت ضائع نہ ہو جائے اور مجھے بہت ہی دکھ اور افسوس ہے حکومت کے اس Conduct پر کہ وہ پچھلے ایک دو ہفتوں میں ایک دن بھی کورم Maintain نہیں رکھ سکے اور مقررہ وقت پر اسمبلی کا اجلاس شروع نہیں کر سکے۔

جناب سپیکر: ابھی افسوس کی بات سب سے زیادہ یہ ہے کہ جن کے کونچیز ہیں، ان میں بھی کوئی صاحب موجود نہیں ہے۔

جناب محمد جاوید عباسی: میرے خیال میں وہ سوچ رہے ہوں گے کہ بابک صاحب بھی ابھی نہیں آئے ہوں گے۔

جناب سپیکر: نہیں بابک صاحب، ایجوکیشن منسٹر صاحب تو بیٹھے ہیں۔

جناب محمد ظاہر شاہ خان: سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: دو منٹ کیلئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

جناب محمد ظاہر شاہ خان: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: ظاہر شاہ کا مائیک آن کریں۔
 جناب محمد ظاہر شاہ خان: جناب صاحب۔۔۔۔۔
 جناب سپیکر: ظاہر شاہ خان! لبر صبر او کرہ چہ دا گھنٹیانے او غریبری کنہ۔
 جناب محمد ظاہر شاہ خان: تھیک دہ جی۔
 جناب سپیکر: دہغے نہ پس بہ بیا تاسو۔۔۔۔۔
 جناب محمد ظاہر شاہ خان: زہ دے سلسلہ کنبے یو خبرہ کومہ جی۔
 جناب سپیکر: دا یو پروسیجر دے، داسمبلی ہغہ رولز، پروسیجر بہ Follow کوؤ جی۔

(اس مرحلہ پر گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب سپیکر: اجلاس بیس منٹ کیلئے ملتوی کیا جاتا ہے۔
 (اس مرحلہ پر کورم کی وجہ سے ایوان کی کارروائی بیس منٹ کیلئے ملتوی ہو گئی)
 (جناب سپیکر، کرامت اللہ خان مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

نشانزدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ ’کونسچن آور‘، جناب شمشیر علی خان۔
 ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: جی تلاوت او نہ شولو او تاسو کارروائی شروع کرہ۔
 جناب سپیکر: شوے دے جی، یوخل مو کرے دے جی۔ کہ پہ دوبارہ خامخا، کورم پورا نہ وو نو مونرہ نیمہ گھنٹہ تاسو تہ انتظار او کرو او د افسوس خبرہ دا وہ چہ د چا کوئسچنز دی نو ہغہ معزز اراکین ہم نہ وو راغلی، نو دا لبرہ پیرہ د افسوس خبرہ دہ۔ شمشیر علی خان، جی۔ ملک بادشاہ صالح، کوئسچن نمبر 183۔ جی۔

* 183 _ ملک بادشاہ صالح: کیا وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ دیر بالا کے اکثر سکولوں میں پرنسپلز موجود نہیں ہیں؛
 (ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سکولوں میں جو نئی اساتذہ پرنسپلز کی آسامیوں پر کام کر رہے ہیں:

جناب سپیکر: دا علاقے لڑے دیرے دسترب علاقے دی۔ (معزز رکن، ملک بادشاہ صالح کو مخاطب کرتے ہوئے) اوس خو ہغہ علاقے تھیک دی کنہ؟ دا د بنخو دستاف کمے دے، د میل کہ د فیمل؟

ملک بادشاہ صالح: د بنخو پہ ہغے کنبے خو د سرہ یو کس ہم نشته دے، ہغہ خو نشته، ہغہ خو دوئی پخپلہ ہم منلی دی چہ بالکل، خو د نارینو چہ کوم دی، د ہلکانو ہغے کنبے نشته دے۔ سر، ہغہ بلہ ورخ زہ یو سکول تہ پخپلہ تلے یم، تل ورتہ وائی، تل کمرات تہ نزدے دے جی۔ سر، 24، 25، 26 تاریخ باندے دا سکول بند وو جی، ولے چہ ہلتہ ستاف نہ وو، ہلتہ استاذان ہم نشته دے جی، داسے دغہ ہم شوے دے سر، ہغہ خوبہ خیر دے اوشی، ما خو خیر پہ ہغے باندے کال اتینشن نوٹس ہم راوڑے دے، بیا بہ منسٹر صاحب ہغہ اوگوری او د ہغوی نہ بہ تپوس ہم اوکری۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دامن و امان معاملہ تھیک شوے دہ؟

ملک بادشاہ صالح: بالکل برابر دہ۔

جناب سپیکر: سکول کھلاویدے شی؟

ملک بادشاہ صالح: کھلاؤ دی، سکولونہ ٲول کھلاؤ دی ہلتہ جی۔

جناب سپیکر: اوس پکنبے ستاف نشته دے؟

ملک بادشاہ صالح: ستاف ہم نشته دے او خاصکر ہیڈ ماسٹران جونئیر کسان دی نو کہ سینئر کسانو تہ د ہغے ہغہ چارج ورکے شی نو ٲیرہ بہ بنہ وی۔

جناب سپیکر: بابک صاحب! دے ملاکنڈ ٲویشن سرہ لڑ زیات دغہ اوکری جی، چہ خومرہ ممکن وی۔

وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: ٲولہ صوبہ کنبے انشاء اللہ او پہ خصوصی توگہ باندے خنگہ چہ ملاکنڈ ٲویشن بالکل مستحق دے د خصوصی توجہ، نو انشاء اللہ خصوصی توجو بہ مونرہ ور کوؤ۔

جناب سپیکر: دا لڑ د خصوصی توجہ محتاج دے، شکریہ۔ محترمہ نور سحر بی بی، کوئسچن نمبر 184۔

* 184 _ محترمہ نور سحر: کیا وزیر برائے ثانوی تعلیم، صوبہ سرحد ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

- (الف) آیا یہ درست ہے کہ نویں، دسویں، گیارھویں کلاسوں کے امتحانات ہر سال منعقد ہوتے ہیں؛
- (ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ امتحانات میں سکول اور کالج کے اساتذہ ڈیوٹی دیتے ہیں؛
- (ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ اساتذہ کے امتحانات میں ڈیوٹی کی وجہ سے انکے اپنے سکولوں کے طلباء اور طالبات کا قیمتی وقت ضائع ہوتا ہے؛
- (د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو آیا حکومت سرکاری تعطیلات میں مذکورہ امتحانات منعقد کرانے اور طلباء و طالبات کا قیمتی وقت ضائع ہونے سے بچانے کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) جی ہاں، یہ بھی درست ہے۔

(ج) چونکہ امتحانی ڈیوٹی بھی اساتذہ کی ایک ضمنی ڈیوٹی ہے جو کہ ان کے علاوہ دوسرے سرکاری اہلکار سرانجام نہیں دے سکتے اسلئے بہ امر مجبوری ان کی ڈیوٹی لگانی پڑتی ہے لیکن یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ بورڈ کے سالانہ امتحانات ہر سال مارچ و اپریل میں منعقد کئے جاتے ہیں اور مارچ و اپریل میں دوسری جماعتوں کے نصاب بھی ختم ہوتے ہیں اور سکولوں کے داخلی امتحانات منعقد کئے جاتے ہیں اس لئے بچوں کا وقت ضائع ہونے کا احتمال نہیں ہوتا۔ علاوہ ازیں ہر سکول سے تمام اساتذہ کی ڈیوٹی بیک وقت نہیں لگائی جاتی، بورڈ ہر سکول سے ایک دو اساتذہ امتحانی ڈیوٹی کیلئے منتخب کرتے ہیں جن کی عدم دستیابی کے دوران سکول میں موجود دوسرے اساتذہ ان کے حصے کی پڑھائی جاری رکھتے ہیں۔

(د) چونکہ صوبہ سرحد کو موسم کے لحاظ سے دو حصوں یعنی گرمائی (Summer zone) اور سرمائی (Winter zone) میں تقسیم کیا گیا ہے۔ گرمائی زون والے علاقوں میں جون، جولائی اور اگست میں سرکاری تعطیلات ہوتی ہیں جبکہ سرمائی زون والے علاقوں میں دسمبر، جنوری اور فروری میں سرکاری تعطیلات ہوتی ہیں جبکہ پورے صوبے میں امتحانات (اگلی جماعتوں میں داخلے کی خاطر) ایک ہی وقت میں کرنے پڑتے ہیں، اس لئے تعطیلات میں امتحانات منعقد کرنا ناممکن ہے اور اگر ایسا کیا جائے تو صوبے میں بیک وقت دو مختلف سمینرز چلانے پڑیں گے جس سے نصاب اور تعلیمی رفتار میں یکسانیت ختم ہو کر تعلیمی عمل انتشار کا شکار ہوگا۔

انجینئر جاوید خان ترکی: دا جی، تاسو زما پہ پوائنٹ باندے پوہہ شوے جی، What

do I want to say

جناب سپیکر: تھیک شوہ، دا چہ کلہ پیش شی نو۔ جی، مفتی کفایت اللہ صاحب۔

مفتی کفایت اللہ: شکریہ جناب سپیکر۔ زہ خو جی، دا دوئ چہ جواب ور کرے دے پہ دے بارہ کبنے دا گزارش کومہ چہ زمونرہ پہ سکولونو کبنے بعض داسے اساتذہ شتہ چہ ہغہ بالکل خالصتاً تدریسی خلق دے لیکن بعض داسے اساتذہ دی چہ ہغوی دیوتیانو تہ خوشحالیری او د ہغوی Approach وی، پہ ہغے Approach باندے ہغوی خپلے پہ اتم نہم دیوتیانے اولگوی، بیا ہغوی پہ لسم، یولسم باندے دیوتیانے اولگوی، بیا ہغوی مخکبنے لار شی نو کہ تاسو د ہغوی ہغہ دورانہ معلومہ کرئ او بیا د ہغے نہ چہتیانے اوباسی نو داسے بنکاری چہ ہغہ استاذ د سرہ سکول کتلے نہ وی۔ اوس ہغہ طریقہ داسے وی، ہغہ لہ مونرہ تنخواہ ہم ورکوؤ او دیوتی ئے اضافی الاؤنس دے، لکہ د تنخواہ پہ وجہ باندے ہغہ کار نہ کوی نو د دے وجے نہ د طلباء تعلیم ڀیر زیات متاثرہ شی، نو زما دے وزیر موصوف او وزیر باتدبیر تہ دا درخواست دے چہ داسے یو پلان جوړ کری چہ یو سرے یو خل دیوتی او کری نو بیا د ہغہ Surrounding داسے بیا ہغہ او نہ کیی خو ہلتہ چونکہ د ہغہ Approach دے نو د Approach پہ وجہ باندے زمونرہ ټول سسٹم ډ ستیرب دے۔

Mr. Speaker: Any question, any other question? بس جی تھیک شولو

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر، میرا اس میں ضمنی کوئشن یہ ہے کہ ہیڈ ماسٹرز ہیں، وائس پرنسپلز ہیں اور پرنسپلز کی آسامیاں پورے صوبے میں خالی پڑی ہوئی ہیں جبکہ ایک ڈیپارٹمنٹ کا ہیڈ ہی نہیں ہے اور وہاں ایس ای ٹی ٹیچر اس کا ہیڈ بن جاتا ہے، تو اس کی کیا دلچسپی ہوگی، کیا Capacity ہوگی؟ تو یہ میں گورنمنٹ سے آپ کی وساطت سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ کب تک، پچھلی گورنمنٹ سے شروع ہوا ہے، اس چیز کو، اس کمی کو پورا کریں گے۔

Mr. Speaker: Any more? Jee, Sardar Babak Sahib.

وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: مہربانی سپیکر صاحب۔ اولنے سوال خو نور سحر بی بی چہ کوم Suggestions ورکول غواری خو سپیکر صاحب، زمونرہ پہ صوبہ

کبنے یو گرمائی سیشن او یو سرمائی سیشن دے او دا کوم تجویز چه دوی ورکوی جی چه ډیوتیانے د استاذ یا د استاذانو نه علاوه نور څوک او کړی نو دا ممکنه نه ده د ډیپارټمنټ د پاره او بله دا چه زمونږه په ټوله صوبه کبنے Exam چه دے دا په یو ټائم باندے روانیږی د میټرک او بیا د انټرنو هغوی د پاره دا خبره ممکنه نه ده او دا که تاسو او گورئ سپیکر صاحب نو چه کله په Exam کبنے ډیوتیانے لگی نو هغه د یو سکول نه د ټولو استاذانو نه لگی، د یو سکول نه یا د یو استاذ ډیوتی اولگی یا د دوه استاذانو ډیوتی اولگی، هغه باقی چه کوم Internal proceeding وی د ایجوکیشن، هغه بالکل روان وی او داسے څه خبره نشته دے چه د هغوی د ډیوتیانو په وجه باندے د سټوډنټس وخت ضائع کیږی یا سټوډی متاثره کیږی، داسے څه خبره نشته دے۔ دویمه خبره چه پکبنے مفتی صاحب او کړه، داسے ده چه مفتی صاحب له به مونږ انشاء اللہ یو وزټ ورکړو مختلف بورډ ته، اوس ټول سسټم مونږه کمپیوټرائز کړلو چه یو استاذ یو ځل ډیوتی او کړی هغه Repeation نه شی کولے، چه کله د هغه نوم د دویم Exam د پاره راځی او هلته کمپیوټر کلک کړی نو هلته کمپیوټر وائی چه ده یو ځل ډیوتی کړے ده، دے په دویمه پیره باندے ډیوتی نه شی کولے نو دغه سسټم چه هم دے انشاء اللہ، هغه مونږه بڼه Smooth کړے دے او هغه ډیر شفاف دے نو Repeation نه شی کیدے۔ څنگه چه مفتی صاحب نشاندھی او کړله بالکل داسے وه چه په تیرو وختونو کبنے مافیا وه، چه هغوی به صرف په Exams کبنے ډیوتیانے کولے، اوس هغه سلسله مونږه ختمه کړے ده او بیا هم که مفتی صاحب غواړی نو مونږه به یو ځائے لار شو مختلف بورډونو ته او وزټ به او کړو او هغه سسټم باندے به دوی ته بریفنگ ورکړو۔ مهربانی جی۔

جناب سپیکر: کوئسچن۔ جی، بی بی تاسو بیا څه وایئ؟

محترم نور سحر: زه بابک صاحب ته دا وئیل غواړمه چه آیا ولے، دا تاسو څه وایئ چه د کوم سکول نه تاسو ډیوتیانو له کسان اولیږے نو زمونږ د پاکستان دا اساتذہ دومره بڼه دی چه هغوی به ډبل ډیوتی او کړی، چه هم به خپل سبجیکټ بنائی او هم به د هغے ټیچر سبجیکټ بنائی، چرته هم هغه سبجیکټ نه بنائی، هغوی صرف دوه درے گهنټے ډیوتی کوی او هغوی صرف خپل کلاس اخلی او

ہغہ ماشومان، خکھ چہ مونہہ پخپلہ د دے پریہ نہ تیر شوی یو، زمونہہ خپل ماشومان ہم تیر شوی دی، ہغوی بہ ہم دغہ شان ناست وو، وئیل بہ ئے چہ زمونہہ تیچران دیوتی لہ تلی دی۔ ہغوی چرتہ ہم ڈبل دیوتی نہ کوی۔ د ہغے د پارہ تاسو پہ Daily basis باندے نورکسان اوگورئ گنی نو داسے کار اوکری چہ بیا تاسو پہ چھتیا نو کنبے دا ایگزامونہ کیبردئ نو د دے سرہ بہ دیو کال بچت راشی د ستوڈنٹس، خکھ چہ دا ستوڈنٹس پہ ژمی کنبے د نہم Exam ورکوی نو بیا چہ پہ مارچ اپریل کنبے دوئ ورکوی نو دوئ بہ بیا د دولسم Exam ورکوی نو د دے سرہ بہ پورہ دیو کال فرق راشی نو کہ دا سسٹیم تاسو Change کری نو دے سرہ بہ کافی فرق ہم راشی او فائدہ بہ ہم ڈیرہ اوشی۔

Mr. Speaker: Thank you. Muhtarama Uzma Khan Bibi, not present.

انجینئر جاوید اقبال ترکی: جناب سپیکر صاحب، زما پکنبے یو سپلمنتری دے جی۔

جناب سپیکر: Mover خو نشته دے، تاسو دا کوئسچن نمبر او وائی خہ دے۔

انجینئر جاوید اقبال ترکی: کوئسچن نمبر دے 188۔ پہ دے جز (ج) کنبے نمبر 1 چہ دے دوئ لیکلی دی چہ استاذان ترانسفر کیبری پہ غیر تسلی بخش کارکردگی باندے جی۔ زہ وایمہ چہ ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ سرہ دا Criteria، خہ میکنزم دے چہ ہغہ Judge کوی چہ یو تیچر Capable دے او کہ Capable نہ دے؟ د دے خہ Written proof وی، خہ ہغہ تہ وارنگ وی، خہ داسے میکنزم چہ دوئ یو سری بارہ کنبے او وائی چہ دا Capable نہ دے او دے چہ بل سکول تہ ترانسفر کوی نو ہلتہ بہ ہغہ تیچنگ کوی کہ چوکیداری بہ کوی، If he is carrying the same profession نو بیا تاسو ہغہ ہلتہ ولے ترانسفر کوئ؟ ہلتہ خو بہ ہغہ ہم تیچنگ کوی، زما د وینا مطلب دا دے چہ Political victimization شروع دے پہ پوسٹنگ ترانسفر کنبے، پہ ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کنبے۔ You being the Chairman، سپیکر صاحب، پہ دیکنبے اوس انصاف او کری جی، ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ چہ دے It is the mother of all departments and the father of all departments، دا بیج کری دا منسٹر صاحب مو پہ پوسٹنگ او ترانسفر باندے ڈیر زیات خراب کر لو، Now it's time to stop this thing۔

جناب سپیکر: جی بابک صاحب، سردار بابک صاحب۔

وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: مہربانی سپیکر صاحب۔ غالباً سپیکر صاحب، تاسو بھر وئ او جاوید خان ہم دغہ خبرہ پورته کړے وه او ما خود هغه جواب هم ور کړے وو، بهر حال جاوید خان ته زه بيا دا خبره کومه چه دوی د صوابی ذکر کوی که داسے Victimization شوی وی نو زه ورته په فلور آف دی هاؤس باندے دا ایشورنس ور کومه چه Victimization نه کیږی، Harassment نه کیږی که دوی Specify کولے شی، Identify کولے شی نو انشاء اللہ زه ورته ایشورنس ور کومه چه مونږ به د هغه مداوا او کړو، دا خو یو خبره شوه۔ دویمه خبره سپیکر صاحب، دا چه دوی د پروسیجر خبره کوی، بالکل هم دغه شان ده چه د یو تیچر کار کردگی بنه نه وی، هیډ ماسټر، هیډ تیچر یا هیډ مسټریس په هغه باندے لیکل او کړی، ډی ای او په هغه باندے لیکل او کړی اے ډی او په هغه باندے لیکل او کړی بیا ظاهره خبره ده Departmentally، ډیپارټمنټ بیا مجاز دے، ډیپارټمنټ بیا دا حق لری چه د هغه مناسب څه فیصله کیدے شی چه هغه او کړی، خو بهر حال د یو خبرے سره د آنریبل ایم پی اے صاحب ځکه اتفاق نه کومه چه داسے نه ده، که څه داسے Specifically د دوی په نوټس کبنے، مطلب دا دے چه که گستاخی شوی دغلته د اے ډی او یا د یو ایجوکیشن افسر نه نو بهر حال هغه دے دوی زموږ په نوټس کبنے راولی او مونږ ورته ایشورنس ور کوؤ چه انشاء اللہ د هغه به مونږه ازاله کوؤ۔

Mr. Speaker: Thank you, thank you jee. Mufti Said Janan, Question No. 198.

- * 198 _ مفتی سید جانان: کیا وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:
- (الف) آیا یہ درست ہے کہ سابقہ حکومت نے ضلع ہنگو میں نزیاب بانڈہ، آدم بانڈہ، دوآبہ، سروزی اور زرگری کے پرائمری سکولوں کی منظوری دی تھی؛
- (ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ اس وقت کی تعمیراتی اشیاء کی قیمتیں آج کی نسبت بہت کم تھیں، جبکہ آج تعمیراتی اشیاء کی قیمتوں میں دگنا اضافہ ہو چکا ہے؛
- (ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:
- (1) وہ کونسی وجوہات ہیں جن کی بناء پر مذکورہ سکولوں پر ابھی تک کام شروع نہیں ہو سکا؛

(2) آیا منظور شدہ رقم سے ان سکولوں کی تعمیر ممکن ہے، اگر نہیں تو متعلقہ محکمہ نے اس بارے میں کیا اقدامات کئے ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟
 وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔
 (ب) جی ہاں، یہ بھی درست ہے۔

(ج) (1) ورکس اینڈ سروسز ڈیپارٹمنٹ نے مذکورہ بالا سکولوں کیلئے دو دفعہ اخبار میں ٹینڈرز، روزنامہ 'اوصاف' مورخہ 9 جون 2008ء اور روزنامہ 'آج' مورخہ 12 اگست 2008ء کو مشتہر کئے تھے لیکن 99 شیڈول کے کم ریٹس کی وجہ سے کوئی ٹھیکدار ٹھیکہ لینے کیلئے تیار نہ تھا۔
 (2) منظور شدہ رقم سے ان سکولوں کی تعمیر ممکن نہیں، اب صوبائی حکومت نے 2008ء کیلئے نئے ریٹس منظور کئے ہیں۔ محکمہ ورکس اینڈ سروسز نے ریٹس 2008ء کے مطابق Estimates تیار کر رہا ہے، انشاء اللہ بہت جلد افسران بالا کو پی سی ون (Estimate) منظور کیلئے بھیج دیا جائے گا۔

ضمنی سوال پکبنے شتہ دے جی؟
Mr. Speaker: Any supplementary, ?

مفتی سید حنان: ضمنی سوال جی دا دے کنہ، چہ د دے سوال خود اول دا معلوم کرے شی چہ دا ما کلہ جمع کرے دے جی؟ تقریباً تقریباً د دے سوال بہ یو پینٹھ میاشتے کیری چہ دا ما جمع کرے دے او دومرہ تاخیر سرہ کہ سوالونہ راخی نو زہ وایمہ چہ پہ دے باندے د بحث کولو ہیخ خہ فائدہ نہ وی۔ دوئی تہ تاسو ڈائریکشن ورکری چہ د سوالونو مقررہ مودہ وی چہ ترہغے پورے دا سوالونہ راخی، دھغے نہ بعد خودا شوی دی، دا زہ منمہ چہ دا کارونہ مطلب دا دے چہ بیا شوی دی۔۔۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: مفتی صاحب، پہ دے باندے خودا ڈائریکشن پروں مونبرہ کھلاؤ ورکرو خود بجت اجلاس نہ پس، د بجت اجلاس نہ پس بیا اجلاس نہ دے شوے۔

مفتی سید حنان: یو خلے مخکبنے ہم جی تاسو ورکری و۔

جناب سپیکر: نہ اوس دا کلئیر کوؤ کنہ چہ د بجت نہ پس بل اجلاس نہ دے شوے، د بجت اجلاس یو خو ورخے اوشولے۔

مفتی سید حنان: د بجت اجلاس نہ نہ، د دے تاریخ تاسو راوا پرہ وی چہ ما دا سوال کلہ جمع کرے وو؟ بیا بہ ئے پتہ اولگی، دا د بجت نہ ڊیر مخکبنے دے جی۔ د

(ج) مورخہ 07-08-2006 کو 114 مرد اساتذہ اور 55 زنانہ اساتذہ کے تبادلے کئے گئے ہیں جن کی فہرستیں لائبریری میں ملاحظہ کی جاسکتی ہیں، نیز اساتذہ کے تبادلے Tenure پورا ہونے اور متعلقہ سکول میں غیر تسلی بخش کارکردگی کی بنیاد پر کئے گئے تھے البتہ بعض کاسروس دورانیہ کم بھی تھا۔

جناب سپیکر: نورخہ ضمنی سوال پکینے شتہ دے؟

جناب تاج محمد خان ترند: زہ Satisfied یمہ د خپل سوال نہ۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ پرویز احمد خان، سوال نمبر 236، جی۔

* 236۔ جناب پرویز احمد خان: کیا وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع نوشہرہ میں ای ڈی او کی آسامی کافی عرصہ سے خالی پڑی ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ضلع کے اکثر سکولوں میں سٹاف کی کمی ہے، نیز کئی سکولوں میں ہیڈ ماسٹرز موجود نہیں ہیں جس سے تعلیمی نظام متاثر ہو رہا ہے؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ خواتین اساتذہ کی تقرری کیلئے ایک سال قبل امتحانات ہوئے تھے لیکن تاحال تقرریاں عمل میں نہیں لائی گئی ہیں جس کی وجہ سے اکثر پرائمری سکول بند پڑے ہیں؛

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو کیا حکومت مذکورہ سکولوں میں سٹاف کو پورا کرنے اور بند سکولوں کو شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: (الف) جی نہیں۔ جناب گل زمان خان بحیثیت ای ڈی او، مورخہ 10-

09-2008 سے 14-05-2009 تک کام کرتا رہا۔ اب جناب انہان الدین صاحب ڈسٹرکٹ آفیسر

نوشہرہ کو مورخہ 15-05-2009 سے ای ڈی او کی اضافی ذمہ داریاں تفویض کی گئی ہیں۔

(ب) جی ہاں۔ بعض سکولوں میں آسامیاں خالی ہیں، اساتذہ کی کمی کو پورا کرنے کیلئے تمام ای ڈی او کو

ہدایات جاری کی گئی ہیں کہ گریڈ 15 تک آسامیوں پر بلا کسی تاخیر مروجہ قانون کے مطابق تعیناتی عمل

میں لائیں۔ ای ڈی او نوشہرہ نے آسامیاں مستحضر کی ہیں اور تقرری کا عمل مکمل ہونے پر تعیناتی کر دی

جائے گی۔ محکمہ ہذا پہلے ہی ایس ایس، ایس ای ٹی اور ایچ ایم وغیرہ کیلئے ریکریٹیشن پبلک سروس کمیشن صوبہ

سرحد کو بھیج چکا ہے تاہم اساتذہ کی کمی کو پورا کرنے کیلئے کنٹریکٹ بنیادوں پر 2799 ایس ای ٹی اور 874

ایس ایس بھرتی کئے گئے ہیں۔

(ج) جی ہاں، یہ درست ہے کہ خواتین اساتذہ کی تقرری کیلئے ایک سال قبل امتحانات ہوئے تھے مگر ملازمتوں پر پابندی کی وجہ سے تقرریاں عمل میں نہیں لائی گئیں۔ اب دوبارہ آسامیاں مشتہر ہو چکی ہیں اور تقرری کا عمل مکمل ہونے پر تعیناتی کر دی جائے گی۔ تمام سکولز کھلے ہیں۔

(د) حکومت مذکورہ سکولوں میں سٹاف کی کمی کو پورا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ فی الحال ای ڈی او نوشہرہ کی آسامی پر ہے، مزید یہ کہ مینجمنٹ کیڈر میں ای ڈی او کی آسامی کیلئے ریکویزیشن پبلک سروس کمیشن کو بھیجا جا چکا ہے، نامزدگیاں آنے پر تمام ای ڈی او کی خالی آسامیاں پر کی جائیں گی۔

جناب سپیکر: بل ضمنی شہ کوئسچن پکبنے شتہ دے ؟

جناب پرویز احمد خان: جناب سپیکر صاحب، ڈیرہ شکرپہ۔ زما خیال دے چہ دا کوم سوال چہ دے جناب والا، دا تقریباً ڈیر زور دے ولے چہ ہغہ تائم کبنے زما پہ ضلع کبنے ای ڈی او نہ وو، شکرپہ ادا کوؤد وزیر صاحب چہ د ہغے د پارہ نئے ای ڈی او راا ولیرلو نو د ہغے شکرپہ۔ باقی چہ پہ جز (ب) کبنے تاسو او گورئی نو پہ ہغے کبنے دا اکثر سکولونہ چہ کوم زمونہ دی، نو دوئی 'جی ہاں' لیکلی دی خو ہغہ بند دی جی، نو کہ یو کس پکبنے وی نو ہم بہ دوئی وائی چہ خہ کار چلیبری خوفی الحال داسے سکولونہ زہ تاسو تہ بنودلے شم چہ ہغہ زما پہ حلقہ کبنے مکمل بند پراتہ دی د ستاف پہ وجہ باندے، چہ ہغہ ہیڈ ماسٹر خوخہ کومے چہ استاذ ہم پکبنے نشتہ او کلاس فور ہم پکبنے نشتہ دے۔ جز (ج) چہ کوم دے د دے سرہ ہم زہ تھیک یمہ چہ خواتین اساتذہ چہ کومے دی د دوئی تقرریانے کیبری او د ہغے نہ بعد بہ کیبری۔ نمبر (ج) کبنے چہ کوم د دوئی جواب دے جناب والا، کہ دا تاسو او گورئی نو دا ای ڈی او خو شتہ دے Already، خو مونر دا سوال د بند سکولونو پہ وجہ باندے کرے دے، نو زہ د منسٹر صاحب پہ خدمت کبنے دا التماس کومہ، د دے ہاؤس او ستاسو پہ وساطت باندے چہ مہربانی د او کرے شی دا مشکل دے، زما حلقہ تقریباً، تاسو خو ملاکنڈ ڈویژن یاد کرو خو کہ تاسو زما حلقہ او گورئی نو زہ وایمہ چہ پہ تولہ صوبہ کبنے بہ داسے پسماندہ حلقہ بلہ نہ وی او دا یو ضروری بنیادی خیز دے نو چہ کلاس فور ہم نہ وی، اکثر د سکولونو نہ، رپورٹونہ او ایف آئی آر درج شوی دی چہ غلاکانے ترے نہ شوی دی چہ کلاس فور پکبنے نشتہ دے نو زما دا گزارش دے چہ پہ ہغے کبنے د

منسٹر صاحب خصوصی توجہ پہ دے باندے ورکری، خصوصی پہ ضلع کبنے زما حلقہ داسے ده چه ڊیر زیاتے دے ماسره او ما د هغوی په نوټس کبنے راوستے ده او بل د ضلعے، مونږه مخکبنے هم د دوئی په Knowledge کبنے راوستے وه چه دا کوم Clerical staff دے، اکثر دا گلہ مونږه لرو چه د هغوی د طرف نه مونږه ته ڊیر زیات مشکلات دی، اکثر ای ډی او هم چه د هغوی څوک خوبن وی نو راشی۔ بهر حال اوس زمونږه په هغه څه اعتراض نشته دے هر څوک چه راغله دے خو زما گزارش دے چه یو مافیا ناسته ده، د هغوی په نوټس کبنے هم ده -----

جناب سپیکر: تههیک شوله جی۔

جناب پرویز احمد خان: چه ڊیر زیاتے شوے دے او هغوی ئے کوی نو د Clerical staff د که د چا Tenure پوره وی نو هغوی د زمونږه نه ترانسفر کرے شی۔ د نور مختلفو ضلعو زمونږه په ضلع کبنے Clerical staff دے، تاسو او گورئی هغوی د موټرو او بنگلو مالکان دی، نو مهربانی د او کرے شی دا زما د دوئی په خدمت کبن یو گزارش دے چه دا مسئله د کلیئر کرے شی۔ ڊیره مهربانی۔

جناب تیمور خان: جناب سپیکر صاحب۔

جناب منور خان ایډوکیٹ: سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: منور خان! دا تیمور خان ڊیر د وختی نه دوه درے پیرے اودریدلو، تیمور خان۔ دا بنه ده دوئی ځوانان دی چه لږ، جی تیمور خان! تاسو څه وایئ؟

جناب تیمور خان: جی دغه مسئله زما په حلقه کبنے هم ده او هغه کبنے هم جی دغه شان د تیچرانو کمے دے۔ یو سکول کبنے د پرنسپل کمے دے، دوه دریو کبنے د سائنس تیچر کمے دے -----

شوکت علی / ولایت حسین شاه

دغه شان یو سکول دے چه هغه کبنے، سکول جوړ شوے دے خود سره پکبنے د کلاس فور بهرتی هډو شوے نه ده، د شروع نه جی۔ تقریباً پینځلس شل کاله شوے دی اوسه پورے د سره د کلاس فور کس پوست پکبنے نشته جی، نو د هغه وجے نه هغه کبنے مسئله جوړیږی او چا چه زمکه Donate کرله، نو مونږ

خو هغه سره خبره ڪري ۽ وه خو بهر حال هغه کس ڇه راشي او هغه هغه ڄاڻي بند ڪري جي، نو بهر حال د ماشومانو هغه ٽول مستقبل ورسره خرابي پري نو درخواست زما هم وزير صاحب ته دے ڇه دا مسئلہ راتہ حل ڪري۔

جناب سپيڪر: تههڪ شوہ جي۔ منور خان، منور خان! ستاسو ڇه ڪوئسڇن دے جي؟
جناب منور خان ايڏو ڪيٽ: په دے سلسلہ ڪبنے زما هم دا خبره ده ڇه دا تقريباً ڇه ڪوم فيميل پرائمري سکولونه دي سر، دا تقريباً بند دي نو په دے سلسلہ ڪبنے گورنمنٽ دا يو پروگرام شروع ڪري ۽ وه ڇه ڇه د فيميل ٽيچرز به ’پڪ ايند ڊراپ‘ يو پروگرام شروع ڪوي، هغه زه د منسٽر صاحب نه دا معلومات ڪوم ڇه ڇه بهئي! هغه پروگرام دا اوسه پورے لا شروع شوے ولے نه دے او ڪله به شروع ڪيري؟
جناب سپيڪر: جاويد خان، جاويد خان ٽرڪي، جي۔

انجنيئر جاويد اقبال ٽرڪي: سپيڪر صاحب، زه په يو خبره نه پوهيرم ڇه آنريل ايم پي اے وائي ڇه "اکثر سکولز يعني بند پڙے هيں" Where as ڊيپارٽمنٽ وائي ڇه "سارے سکولز کھلے هيں۔" دا Contradiction ولے دے، ڊيپارٽمنٽ غلط رپورٽ ولے ورڪوي؟
 However, on the ground he is saying that most of the schools are closed, where as ڊيپارٽمنٽ وائي ڇه "اکثر کھلے پڙے هيں۔" نو دا Contradiction ولے دے؟ It's here؟ په دے بل ڪبنے دے جي۔

جناب سپيڪر: جي، مفتي جانان صاحب۔

مفتي سيد جانان: زه تاسو ته بيا يو ڄاڻي يا د دهاني درڪوم۔

جناب سپيڪر: جي، بسم الله ڪري۔

مفتي سيد جانان: ما تير اجلاس ڪبنے جي دا وئي لے وو، زمونڊ ڪلي هائي سکول دے، پرائمري سکولونه ڇه ڇومره دي هغه بند دي۔ د زنانو ڇه دي هغه مڪمل مطلب دادے ڇه زما د تحصيل اکثر سکولونه بند دي او زما د ڪلي ڪوم هائي سکول دے هغه ڪين فوج پروٽ دے۔ تير اجلاس ڪبنے ما وئي لے وو، بيا منسٽر صاحب ماتہ دا يقين دهاني هم را ڪره ڇه دا چهتي پوره ڪيري انشاء الله، مطلب دادے دا سکول به مونڊ ڪهلاؤ وهو، دے ته به ترتيب جوڙوؤ۔ هغه ڪبنے جي

اوسه پورے تقریباً دو سو فوج پرورت دے او مطلب دادے د بچو وخت ضائع کیری۔ د هغوی هیخ متبادل انتظام اوسه پورے نشته دے۔

جناب سپیکر: تھیک شوہ۔ جی، مفتی کفایت اللہ صاحب، منسٹر صاحب به فوج خنگه اوباسی جی؟ (تہتم) بنه جی بنه، اودریرہ مفتی کفایت اللہ صاحب خه وائی جی؟

مفتی کفایت اللہ: ڊیره شکریه جی۔ زه به خالص د سکول خبره کومه جی۔ زمونږه مهربانان دی دا حکومت والا، بشیر خان هم ناست دے، دوی شفتت کرے دے، مخکنبه موزله ئے پرائمری سکول، بوائز اینڊ گرلز، میڈل اینڊ هائی راکری دی نو خه خبریم چه دے خل دا شفتت دوی جاری ساتی او که خه ددوی نیت خراب شوے دے؟ (تہتم)

جناب سپیکر: جی، سردار بابک صاحب۔

جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم): مفتی صاحب نه به جی شروع او کرو۔ بالکل تاسو تسلی ساتی چه زمونږه شفتت به انشاء اللہ نور هم سیوا کیری، زمونږه به په نظر کنبے او په سوچ کنبے فرق نه راخی انشاء اللہ، که خیر وی۔ باقی پرویز خان چه کوم سوال پورته کرے دے، موزر خو کوشش کرے دے جواب موزرہ ور کرے دے خودا یو خبره دوی د مافیا نوم واغستو اکثر، بالکل په ټوله صوبه کنبے په ای ډی او آفسز کنبے ڊیر ستاف داسے دے چه هغه د مودو راسے ناست دے او خنگ چه جاوید خان دغه سوال راپورته کرو چه آیا ددوی د پارہ د Tenure خه Criteria شته دے؟ بالکل، انشاء اللہ ڊیپارٹمنټ د هغه د پارہ د Tenure criteria جوړه کرے ده او د هغه Criteria په بنیاد باندے به موزرہ Rotate کوو، انشاء اللہ هغه Rotation موزرہ شروع کرے دے او کومه گیله چه پرویز خان او کره نو دا، خنگ چه په تیر سیشن کنبے د ای ډی او گیله کرے وه، نن ای ډی او موجود دے هلته، انشاء اللہ دا گیله به هم د پرویز خان ختمه کری که خیر وی او موزرہ به هغه Rotation شروع کوو که خیر وی۔

جناب سپیکر: جناب خوشدل خان صاحب، کولسچن نمبر 238۔

* 238 _ جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ (ڈپٹی سپیکر): کیا وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم ازراہ کرم

ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ حلقہ پی ایف 10 میں گرلز و بوائز پرائمری، مڈل، ہائی اور ہائر سیکنڈری سکولز موجود ہیں;

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ ان سکولوں میں مختلف پوسٹوں پر اساتذہ ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں;

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ ان سکولوں میں بعض سکول بغیر سربراہ کے چل رہے ہیں;

(د) اگر (الف تا ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) پی ایف 10 میں کل کتنے تعلیمی ادارے ہیں، گرلز و بوائز پرائمری، مڈل، ہائی اور ہائر سیکنڈری سکولز کی الگ الگ تفصیل فراہم کی جائے;

(ii) مذکورہ سکولوں میں بعد کلاس فور پوسٹوں کی کل کتنی منظور شدہ پوسٹیں ہیں، تمام پوسٹوں کی سکول وائر تفصیل فراہم کی جائے;

(iii) مذکورہ سکولز میں کتنی خالی پوسٹیں ہیں، کتنے ادارے بغیر پرنسپل یا سربراہ کے چل رہے ہیں، آیا حکومت ان خالی پوسٹوں کو پر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور کب تک، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم): (الف) جی ہاں، درست ہے۔

(ب) جی ہاں، درست ہے۔

(ج) جی ہاں، درست ہے۔

(د) پی ایف 10 میں کل 186 تعلیمی ادارے ہیں، گرلز و بوائز پرائمری، مڈل، ہائی اور ہائر سیکنڈری سکولوں کی الگ الگ تفصیل درج ذیل ہے:

ٹوٹل	ہائر سیکنڈری	ہائی	مڈل	پرائمری	صنف
121	01	09	11	100	مردانہ
05	0	02	06	57	زنانہ
186	01	11	17	157	ٹوٹل تعداد

(ii) مذکورہ سکولوں میں خالی پوسٹیں 419 ہیں اور 19 ادارے بغیر پرنسپل یا سربراہ کے چل رہے ہیں جی ہاں، حکومت ان خالی پوسٹوں کو پر کرنے کیلئے تمام ای ڈی اوز کو ہدایات جاری کی گئی ہیں کہ گریڈ 15 تک آسامیوں پر بلا کسی تاخیر مروجہ قانون کے مطابق تعیناتی عمل میں لائیں۔ ای ڈی او پشاور نے پی ایس ٹی کی آسامیاں مستتر کی ہیں۔ جبکہ محکمہ ہذا پہلے ہی ایس ایس ٹی، ایس ایس اینڈ ایچ ایم وغیرہ کیلئے ریکویزیشن پبلک سروس کمیشن صوبہ سرحد کو بھیج چکا ہے، تاہم اساتذہ کی کمی کو پورا کرنے کیلئے کنٹریکٹ بنیادوں پر 2799 ایس ٹی اور 874 ایس ایس بھرتی کئے گئے ہیں۔ اس سلسلے میں یہ بھی عرض ہے کہ ضلع پشاور میں پی ٹی سی کی آسامیوں پر تقرری مجلس قائمہ نمبر 26 برائے ایلیمینٹری اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن کے پانچویں اجلاس منعقدہ 10 ستمبر 2009 کو زیر غور لایا گیا۔ میرٹ لسٹوں کی چھان بین کیلئے قائمہ کمیٹی نمبر 26 نے ایک ذیلی کمیٹی جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ، ایم پی اے کی سربراہی میں نوٹیفیکیشن نمبر PA/NWFP/Legis-V/Sub-Co(26)/2009 مورخہ 25 ستمبر 2009 کے تحت تشکیل دی ہے۔ جو مذکورہ ذیلی کمیٹی قائمہ کمیٹی کی سفارشات موصول ہو جائیں گی، بھرتیوں کا اعلامیہ جاری کیا جائے گا۔

جناب سپیکر: جی، سپلیمنٹری پکبنے شتہ؟

Mr. Khushdil Khan Advocate (Deputy Speaker): Yes, Mr. Speaker! I would like to draw your attention to part 3 of the Question: "آیا یہ درست ہے کہ ان سکولوں میں بعض سکول بغیر سربراہ کے چل رہے ہیں؟"، "جی ہاں، درست ہے۔" پھر آگے یہ جو مذکورہ سکول ہیں اس میں ذرا دیکھیں، جو انہوں نے ٹیبل کیا ہے، مذکورہ سکولوں میں خالی پوسٹیں 419 اور 19 ادارے بغیر پرنسپل یا سربراہ کے چل رہے ہیں۔ اب اس میں یہ Ambiguity ہے، Clarification اس میں نہیں ہے کہ یہ جو ویکنسیز ہیں، آیا یہ Resultant vacancies ہیں یا Due to transfer؟ اب ایسے علاقے بھی ہوتے ہیں کیونکہ یہ سارے جو سکول ہیں میرے حلقہ پی ایف 10 میں، یہ پرانے سکول ہیں، نئے Constructed schools نہیں ہیں، یہ پرانے سکول ہیں، آج سے بیس بیس سال سے یہ چل رہے ہیں، تو اب کوئٹہ میں یہ ہے کہ یہ کیوں خالی ہیں، کس وجہ سے خالی ہیں؟ بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ یہ لوگ ٹرانسفر کئے جاتے ہیں، وہاں پر ان کی اپوائنٹمنٹ ہو جاتی ہے لیکن پھر یہاں پر پولیٹیکل پریشر کی وجہ سے یا کسی اور وجہ سے وہاں سے ٹرانسفر کرا کے پشاور سٹی میں آجاتے ہیں تو یہ ذرا مبہم ہے، Ambiguity ہے ان ویکنسیز کے بارے میں۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: ڈیرہ مہربانی، جناب سپیکر صاحب۔ زما جی، سپلیمنٹری کوئسچن دے جی۔ دا کومہ مسئلہ چہ خوشدل خان صاحب اوس بیان کرہ او کوئسچن کیری، دا خالی دی ایف 10 مسئلہ نہ دہ جی، بلکہ د رورل چہ خومرہ ایریاز دی، ہارڈ ایریاز چہ دی ددے تولو مسئلہ دہ او دیکہنے زمونرہ سکولونہ ہم بند دی، ستاف چہ دے %50 دغہ دے۔ سر، تاسو تہ کہ یاد شی ہم پہ دغہ اسمبلی کبے مونرہ یو قرارداد پاس کرے وو چہ پہ ہغے کبے مونرہ دا وئیلی وو چہ مسئلہ خکہ جو پیری لکیا دہ چہ سرپلس ستاف پہ پیبنور کبے او پہ بناریو کبے چرتہ کارپوریشنز وو، اوس کارپوریشنز ختم دی تاؤنز راغلی دی نو مہربانی او کئی چہ دا رورل ایریاز دی، ہارڈ ایریاز دی نو تاسو، ریکویسٹ دا وو چہ مہربانی او کئی چہ تاسو دوئی لہ ہم دا الاؤنس زیات کئی او ہغہ ریزلیوشن پاس شوے وو جی۔ چہ خو پورے دا الاؤنسز زیات شوی نہ وی، دا رورل او ہارڈ ایریاز والا بہ ہمیشہ کوشش کوی چہ چرتہ الاؤنسز وی ہغے تہ بہ خی سر، نو زما منسٹر صاحب تہ دا سوال دے چہ ہغہ ریزلیوشن پاس شوے وو جی، نو پہ ہغے باندے خہ عملدرآمد شوے دے؟ چہ خو پورے دا پرابلم زمونرہ د دے الاؤنسز وی، سرپلس بہ بناریو کبے وی او زمونرہ دا سکولونہ بہ ہم دغسے خالی وی جی۔ ڈیرہ مہربانی سپیکر صاحب۔

Mr. Speaker: Jee, Inayatullah Jadoon Sahib, Inayatullah Jadoon Sahib. After Jadoon Sahib,

جناب عنایت اللہ خان جدون: شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، جو پوائنٹ خوشدل خان صاحب نے تھوڑی دیر پہلے اٹھایا ہے، اس کو تھوڑا سا میں Elaborate کرنا چاہتا ہوں کہ سٹیجیشن میں میرے حلقے میں بھی کچھ اسی طرح سے ہی ہے کہ میرے بھی تقریباً سات آٹھ سکولز اسی سٹیجیشن میں ہیں کہ وہ بند پڑے ہوئے ہیں اور ان میں پرابلم ہمیں یہ آرہی ہے کہ جو نئے سکولز ہم بنا رہے ہیں، ان کا بھی سٹاف نہیں ہے۔ جو پرانے بنے ہوئے ہیں 2007-08 Already کی اے ڈی پی کے تحت وہ تو Already exist کرتے ہیں، ان میں بھی سٹاف نہیں ہے، جو نئے ہم نے بنائے ہیں ان میں بھی سٹاف نہیں ہے اور جو ابھی ہم نے بنا رہے ہیں وہ بھی اس میں جمع ہوتے جائیں گے تو یہ تو Pile up کرتے جائیں گے اور میرا جو ایریا ہے، شہر کا ایریا ہے، اس میں کوئی ایسا ہارڈ ایریا یا اس قسم کا ہمارا کوئی خاص نہیں ہے، تھوڑا بہت ہوگا، جو (سکول) میرے بند ہیں وہ بالکل سٹی کے سکولز ہیں کوئی ہارڈ ایریا کے سکول نہیں ہیں۔

جناب سپیکر: جدون صاحب! شاپ کر لیں۔

جناب عنایت اللہ خان جدون: تو میں منسٹر صاحب سے اس کی وضاحت چاہوں گا کہ آیا اس کے اوپر کوئی پالیسی وہ ترتیب دے رہے ہیں یا کہ اس کو Future میں کس طرح سے وہ کر رہے ہیں؟
جناب سپیکر: جی، جی، جی، پرویز خان! آپ کا ضمنی کونسی ہے؟

جناب پرویز احمد خان: جناب والا، دا اکثر چہ کوم دوئی وائی چہ دا بند دی یا دوئی پہ شہرو نو کنبے دا رورل والا دی، خنگہ چہ ثاقب خان اووئیل، اکثر داسے وی چہ پہ بناریو کنبے دیو پہ خائے لس استاذان کار کوی، ہغہ خہ وی؟ چہ مونر تپوس اوکرو نو وائی Detail دے، Detail خہ تہ وائی؟ زہ خو پہ دے پوہہ نہ شوم۔ تنخواہ زمونر پہ ہغہ Strength باندے اخلی، کہ ہغہ کلاس فور دی کہ استاذان دی، نوزہ د وزیر موصوف پہ نوئس کنبں راولم چہ دے باندے سختی سرہ عمل د اوشی۔ زمونر دا مسئلہ کلیئر کیدے شی خو کہ دوئی دا ہول ریکارڈ اوغواہی، د سترکت وائز، اوس زمونر سکولونہ بہ نہ بندیدل خو ہغہ د بدے ورخے بند دی چہ ہغہ ہول Detail باندے دی نو دا Detailment د بالکل ختم کرے شی۔ نہ خہ قانون کنبے شتہ چہ? What is detail، نو دا مہربانی د دوئی اوکری سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: عبدالاکبر خان۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، میرے خیال میں جو بھی یہاں پر رورل ایریا سے تعلق رکھنے والے ایم پی ایز ہیں، سب کے ساتھ یہ بہت انتہائی اہم مسئلہ بن گیا ہے۔ ہمارے سکولوں میں پوسٹس سیکشن ہیں لوگ اپوائنٹ ہیں، تنخواہیں لے رہے ہیں اور کام دوسری جگہ پر کر رہے ہیں۔ جناب سپیکر، ہم جب علاقوں میں جاتے ہیں تو لوگ یہی مطالبہ کرتے ہیں کہ پھر آپ نے سکول کیوں بنایا ہے؟ جب سکول میں استاد نہیں ہے، بچے پڑھتے نہیں ہیں تو وہاں تو وہ کلاس فور والا ان کو پڑھاتا ہے یا بس بچے سکول آتے ہیں اور ایسے ہی چلے جاتے ہیں۔ میرے خیال میں پوسٹس سیکشن ہیں، جیسے ہی سکول بنتا ہے اور سی اینڈ ڈبلیو، ورکس اینڈ سروسز ڈیپارٹمنٹ Hand over کر دیتا ہے ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کو، تو فوراً وہ ایس ایم ای ان کو بھیجتے ہیں اور پوسٹس سیکشن ہو جاتے ہیں۔ یا اپوائنٹمنٹ میں کوئی فرق ہے کہ اپوائنٹمنٹس in time نہیں ہوتیں یا اگر اپوائنٹمنٹس ہوتی ہیں ان میں، پرانے پرانے سکولوں میں تو ان اساتذہ کو یہاں پر

پشاور میں چار ہزار روپے ایکسٹرا ملتے ہیں۔ جب پشاور میں اس کو چار ہزار ایکسٹرا ملتے ہیں تو وہ تہنی میں کیسے کام کرے گا؟ وہ یہاں پر آکر ایک ایک سکول میں دو، دو کی بجائے دس، دس اساتذہ کام کرتے ہیں Detail پر آتے ہیں اور چار ہزار روپے یہاں سے Claim کرتے ہیں اور پوسٹ وہاں پر ان کی ہوتی ہے اور رورل ایریا میں ہمیں بڑے پرابلم ہو رہے ہیں جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی، اکرم خان درانی صاحب۔ (قلمی)

جناب سپیکر: اکرم خان درانی صاحب۔

جناب اکرم خان درانی: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ محترم سپیکر صاحب، ستاسو ڈیرہ مننہ۔ چونکہ دلته پہ ڈیرا ہم موضوع باندے د خوشدل خان صاحب سوال راغلیے دے او خنگہ چہ ترکئی صاحب او وئیل، حقیقت کبنے دا یو داسے ڈیپارٹمنٹ دے چہ هرخوک د دے نہ را اوخی۔ دیکبنے جی، مونر ہم یو ریسرچ کرے وو چہ دے سکولونہ تہ بہ خنگہ مونر اساتذہ اولیبرو؟ چونکہ بنوں سستی زمونر ہم د ڈیر وخت نہ زما حلقہ دہ او اکثر ہغہ تیچرز چہ وو، د سستی نہ بہ پہ میرٹ باندے راغلل او ہغہ بیا دیہاتو تہ بہ نہ تلل نو مونر پہ دے باندے رپورت را اوغبنتو او بیا صوبائی گورنمنٹ یوہ پالیسی ورکرہ چہ پچھتر فیصد چہ تیچرز پی تی سی بھرتی کیڑی نو دا بہ پہ یونین کونسل کبنے دننہ وی او پچیس فیصد مونر اوپن میرٹ تہ ورکرل نو پہ دے بنیاد باندے ہغہ د یونین کونسل تیچرز چہ ہغہ ہم پہ میرٹ باندے وی او ہغہ میرٹ بہ پہ ہغہ یونین کونسل کبنے دننہ وو، نو چہ پہ ہغہ یونین کونسل کبنے بہ تیچر بھرتی شو نو بیا بہ ہغہ خپل کلو تہ تلے شو، ہغہ تہ بہ خہ پرابلم نہ وو۔ چہ دا موجودہ حکومت راغے، دوئی ہغہ زمونرہ پالیسی Change کرہ او دوئی زما خیال دے چہ، اوس ہغہ بلہ ورخ ما ہلتہ سی ایم صاحب سرہ ہم پہ ہغہ میتینگ کبن خبرہ کرے وہ، دا کلیئر نہ شوہ، دوئی ہغہ راوستو 160 او 40 تہ، اوس دغہ ہم واضحہ نہ دہ چہ دوئی 40 پہ یونین کونسل باندے پہ میرٹ باندے ورکوی او کہ 60 ورکوی؟ نو کہ منسٹر صاحب یو د دے ہم وضاحت او کرپی چہ د دے پالیسی خہ ضرورت وو چہ لکہ د دیہاتو نہ بیا ہم بناریو طرف تہ د خلقو توجہ را گرخول شروع شو؟ کہ چرتہ پچھتر فیصد پہ یونین کونسل باندے دوئی ورکوی نو بیا بہ دا بند سکولونہ، چہ دا جور شوے دی، د

جناب سپیکر: ابھی مطلب ہے اس کونسلین کو ذرا دیکھیں، پی ایف 10 لکھا ہے، پی ایف 10 میں کوئی ضمنی کونسلین ہو تو وہ کریں۔

جناب عبدالستار خان: اس سے Related سکول ہیں، پورے صوبے میں یہ مسئلہ ہے تو مطلب۔۔۔۔۔
جناب سپیکر: نہیں، یہ پورا اسبجکشن ڈیپارٹمنٹ کیلئے ایک گھنٹہ ٹائم ہوتا ہے، وہ ایک گھنٹہ اس میں چلا جائے گا، پی ایف 10 میں اگر کوئی کونسلین کرنا ہے تو کر لیں، پی ایف 10 کب سے جی او بابت صاحب تہ بہ لڑ تائم ور کوؤ۔ تاسو، میاں صاحب۔

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): جناب سپیکر صاحب، ستاسو ڈیرہ مہربانی۔ داسے دہ چہ پی ایف 10 پہ دے صوبہ کب سے دہ نو د دے سرہ Related خپلے مسئلے وے او پہ ہغے باندے موقع جو رہ شوہ چہ خبرہ او شوہ۔ یو خو تولہ بنیادی خبرہ دادہ چہ مونر پخپلہ د دے خلقو سفارش کوؤ کہ نہ کوؤ؟ کہ چرتہ دا ہاؤس او وائی چہ مونر بہ د نن نہ پس د چا سفارش نہ کوؤ، دا فیصلہ ڈیرہ آسانہ دہ۔ کہ زہ پخپلہ د یو سپری د پارہ د Detail پوسٹ د پارہ چہ زما مسئلہ کئی خیر دے، دا سرے زما پہ خوبنہ اولگوئی خیر دے یو دا دہ، خو کہ رہنتیا Clear cut پالیسی وی چہ مونر بہ سفارش نہ کوؤ، خپل پردے بہ پکبنے نہ کوؤ، تھیک دہ د اصولو پہ بنیاد بہ کار کیری نو د دے مسئلے حل شتہ او د نن نہ بہ ئے حل را اوخی خو کہ زہ وایم چہ زما د اوشی او د بل د نہ کیری او زما د د خپلے حلقے سرے خوشحالہ وی او د بل د خفہ وی نو دا ممکن نہ دہ۔ بلہ جی، د تولو نہ غتہ خبرہ دادہ، چونکہ ہغہ وخت کب سے دا د تعلیم وزارت ماسرہ وو پہ رومی میاشت کب سے چہ دا د پچھتر او پچیس پرسنت خبرہ داسے دہ جی چہ کہ عمل پرے کیدے نو چہ د دوی پہ وخت کب سے 75 کومہ کوتہ وہ خو تراوسہ بہ ہغہ خلق ہلتہ وو، عمل پکار دے پہ خبرے باندے، بنیادی خبرہ دادہ چہ کلہ % 75 اغستل شروع شو نو داسے یونین کونسل ہم وو چہ میٹرک فیل سرے پکبنے ہم استاذ کیدو، نو چہ میٹرک فیل سرے استاذ شی نو ہغہ بہ سبق خنگہ بنائی؟ (تالیاں) نو یو ترتیب پکار وی او مونرہ ہغہ ترتیب پہ دے بنیاد جو رکرو چہ دا د د شپیتہ او خلویبنت پہ حساب وی، شپیتہ د یونین کونسل پہ حساب وی او خلویبنت د د تول ڈسٹرکٹ اوپن میرٹ پہ حساب وی، خو سپیکر صاحب! زہ بخبنہ غوارم دا ہم عملی کول غواری خکہ

چہ عمل پرے نہ وی، کہ نن ہم پہ دے باندے عمل او شو چہ د یونین کونسل دنہ ساتھ فیصد پہ میرٹ کیبری او د یونین کونسل سرے بہ راخی او بیا بہ دا ہم خوک نہ وائی چہ د دے سکول نہ ئے واروہ۔ مونر پہ یونین کونسل کنبے ہم بیا ڊیرے خبرے کوؤ، د دے نہ ئے هلته کرہ او د دے نہ ئے دلته کرہ نو کہ مونرہ نن د خدائے پہ مخکنبے دا لوظ او کرو پہ دے اسمبلن کنبے چہ مونرہ بہ بالکل ایجوکیشن خپل میرٹ تہ پریردو، پہ خپل حساب بہ سفارش نہ کوؤ او چہ کوم خائے کنبے ویکنسی وی او هغه کوم خائے کنبے استاذ شوے وی، ہم پہ هغه خائے کنبے بہ استاذی کوی او پہ بل خائے کنبے بہ رانہ استاذی نہ کوی، چہ دا فیصلہ وی، نن بہ دا سکولونہ ہم روان شی او تولے فیصلے بہ ہم اوشی۔ ڊیرہ مهربانی، شکریہ جی۔

جناب سپیکر: جی سکندر خان۔

جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ: جناب سپیکر، زما خیال دے د میان صاحب ڊیر بنہ تجویز مخامخ راغے او مونرہ پہ دے تجویز باندے مکمل دوئی لہ سپورٹ ورکوؤ چہ دے باندے د دوئی عمل او کوی خوزما بہ پکنبے دا خواست وی چہ دا شے چہ دے دا Criteria چہ دہ، دا خالی ممبرانو باندے نہ، دا بہ پہ وزیرانو باندے ہم لاگو وی او وزیران بہ ہم د سیاست پہ بنیادونو باندے ترانسفراو پوسٹنگ نہ کوی جناب سپیکر۔ (تالیاں)

جناب سپیکر: جی، یہ کوشچن تو بڑا لمبا ہورہا ہے۔ محمد علی خان، ڈیپارٹمنٹ پر محمد علی صاحب!

جناب محمد علی خان: جناب سپیکر صاحب، لکہ خنگہ چہ میان صاحب او وئیل او دوئی دا خبرہ کوی چہ مونرہ تولو لہ پکار دی چہ پہ ایجوکیشن ڊیپارٹمنٹ کنبے پہ ترانسفر او پوسٹنگ کنبے مداخلت مہ کوئی نو دا خبرہ زما پہ خیال منسٹر صاحب د ایجوکیشن، بابک صاحب کال مخکنبے کرے وہ او د کال نہ پرے مونرہ، کم از کم زہ خو پرے عمل کوم اوسہ پورے، بابک صاحب د دے خبرے بہ گواہ وی چہ ما ورتہ نہ دی وئیلے چہ دا تیچر دلته بدل کرہ، دا دلته بدل کرہ۔ ما ڊیپارٹمنٹ تہ پرینے دہ خو اوس مسئلہ دا شوہ چہ بابک صاحب خو پکنبے دومرہ دغہ نہ ساتی۔ د دوئی چہ کوم تنظیم دے، هغه یو دغہ شروع کرے دے،

جناب سپیکر: زمین خان! تہ لہ کبئینہ، تہول مے کبئینول نو تہ ہم لہ کبئینہ پلیز۔

وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: سپیکر صاحب، دا یو مسئلہ چہ خنگہ آنریبل ممبران صاحبان پاخی چہ داد ہیڈ آف دی سکولز چہ کوم کمے دے، د تیچرز، د ہیڈ تیچرز یا د ہیڈ ماسٹرز، پرنسپلز چہ کوم کمے دے، د ہغے خو جی ما خبرہ اوکرہ چہ دا زمونہ د حکومت کریڈٹ دے چہ 3747 vacant پوسٹونہ د 2004 تہ چہ پراتہ وو، دا مونہر پبلک سروس کمیشن تہ لیبرلی دی۔ اوس عبدالاکبر خان صاحب ہم ناست دے پہ دے باندے خامخا ٹائم لگی، مونہر بہ کوشش اوکرہ چہ پبلک سروس کمیشن سرہ بہ مونہر یو میتینگ اوکرہ او زمونہ کار ہغوی Expedite کرے ہم دے، زمونہ کار ہغوی تیز کرے ہم دے۔ دا کوم کمے، چہ زما تہول آنریبل ممبران صاحبان پاخی او د کمی دا اندیبنہ کوی یا دا مونہر تہ ئے پہ گوتہ کوی، بالکل مونہر دوئ سرہ اتفاق کوؤ خو دا دہ چہ دا زمونہ د حکومت Discredit نہ دے، دا خو زمونہ کریدٹ دے چہ پکار دا وہ چہ پہ 2004 کبے ہم دغلته یو Elected حکومت ناست وو، پکار دا وہ چہ ہغوی سرہ خومرہ Vacant پوسٹونہ وو چہ ہغوی پبلک سروس کمیشن تہ لیبرلے وے او پہ ہغے باندے اپوائنٹمنٹس شوے وے خو دا کار ہغوی اونہ کرو، د ہغوی Discredit وو، دا کریدٹ زمونہ دے۔ بیاہم انشاء اللہ دا کوم د دسترکت کیڈر د تیچرز چہ کومہ خبرہ دہ، اپوائنٹمنٹس زمونہ پہ تہولہ صوبہ کبے روان دی خو ظاہرہ خبرہ دہ چہ پہ یو صوبہ کبے دوہ سوہ یا درے سوہ پوسٹونہ خالی پراتہ دی۔ تاسو سپیکر صاحب، پخپلہ سوچ اوکرئ چہ پہ ہغے باندے خامخا، دا یو Consuming process دے، وخت ہم لگی او پہ دے باندے بہ ظاہرہ خبرہ دہ چہ ڈیرو ضلعو کبے مونہر اوکرل اپوائنٹمنٹس، دلته ممبران صاحبان ناست دی ہغوی تہ ہم پتہ دہ چہ مونہر اوکرل۔ زما یقین دے چہ میان صاحب خو ڈیرو پہ بنہ انداز کبے د Ratio جواب مشرلہ ورکرو چہ دا مونہر پہ دغہ نظر باندے کرے دے۔ زمونہ پہ حکومت کبے دا یو خبرہ د بالکل واضحہ شی چہ دا خبرہ خو ڈیرو بنہ شوہ چہ میان صاحب اوکرہ، حقیقت دادے سپیکر صاحب! چہ یو تنقید وی یو تذلیل وی، مونہر چہ د دے بعضے ممبران نہ ڈیرو پہ معذرت سرہ دا خبرہ کوم چہ د دے بعضے ممبران صاحبان نو دے خبرے تہ گورو، دا تنقید نہ دے دا تذلیل دے،

مونبرہ ویلکم کوؤ تنقید تہ، چہ خنگہ پرویز خان اووئیل چہ زما پہ ضلع کبنے سکولونہ خالی دی، پکار دا دی چہ مونبرہ تہ د سکولونو نومونہ راکری چہ دا فلانکے سکول بند دے، فلانکے سکول بند دے۔ کہ عبدالاکبرخان صاحب د سکولونو وائی چہ سکولونہ بند دی، پکار دہ چہ مونبرہ تہ نومونہ راکری چہ دا دا سکولونہ بند دی چہ دیپارٹمنٹ د ہغے تپوس اوکری چہ سکولونہ ولے بند دی؟ آیا خہ مسئلہ دہ پکبن، استاذان حاضری نہ کوی یا بلہ خہ مسئلہ دہ؟ یا مطلب دا چہ یو استاذ حاضری نہ کوی نو پکار دادہ چہ د ہغے سکول، متعلقہ ایم پی گان صاحبانو تہ زمونبرہ ریکویسٹ دے زمونبرہ درخواست دے، چہ د ہغے استاذانو صاحبانو نومونہ مونبرہ لہ راکری چہ مونبرہ ئے انکوائری Conduct کرو، خو مونبرہ بہ سپیکر صاحب! دا خبرے Appreciate کوؤ چہ دلته خنگ چہ زہ خبرہ کوم چہ تعلیم قابل رحم دے او تعلیم کہ مونبرہ ٲول بنہ کول غوارو، دغہ د میاں صاحب خبرہ او بیا دا خبرہ چہ مونبرہ ٲیر Complete لار شو، مونبرہ ٲیر Logical point سرہ لار شونو زما یقین دا دے چہ زمونبرہ د دے صوبے تعلیمی شرح بہ ہم سیوا شی، Drop out بہ ہم کم شی، نظام بہ ہم زمونبرہ صحیح شی، ریفارمز بہ ہم پکبنے راشی او دا ٲولے مسئلے بہ ہم ختمے شی۔ ٲیرہ مہربانی۔

جناب خوشدل خان ایڈووکیٹ (ڈپٹی سپیکر): جناب سپیکر۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: او دربرہ، اکرم خان چہ اوکری دوئی پسے۔

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): سپیکر صاحب، ٲیرہ مننہ۔ زمونبرہ وزیر تعلیم صاحب خبرہ اوکرلہ، تیر گورنمنٹ واحد یو گورنمنٹ وو چہ کلہ دلته بیا پہ ایجوکیشن باندے بحث راغے نو زما خیال دے د دے گورنمنٹ دوہ کسان، ٲیر اہم ارکان چہ یو منسٹر دے او بل زمونبرہ عبدالاکبرخان دے، دا بہ پہ دے ریکارڈ باندے وی چہ ہغہ د Previous Government ایجوکیشن پالیسی باقاعدہ پہ دے فلور باندے او پرویز ختک صاحب چہ دے ہغہ زمونبرہ یو آئرپیل منسٹر دے، ہغوی دوارہ پاخیدل او د ہغے تائید ئے اوکرو۔ د دے نہ علاوہ کمیشن کبنے چہ مونبرہ خہ کرے دی، زما خیال دے دا بہ د تاریخ حصہ وی۔ پہ ہغے کبنے د ممبرانو اضافہ زمونبرہ پہ گورنمنٹ کبن شوے دہ او پہ ہغے کبنے

د عبداللہ صاحب یو کلیئر لیٹر چہ راغلی دے صوبائی گورنمنٹ تہ چہ پہ ہغے کبنے مداخلت نہ وو، ہغہ زمونر پہ گورنمنٹ کبنے، دا بہ زہ پہ دے ہاؤس کبنے تقسیم کرم ہغہ کاپی بہ ئے راورمہ او بل دا دے چہ ایجوکیشن کبنے چہ دا نن کسان Permanent کیری، دا زمونر د حکومت یو کریڈٹ وو چہ مونر پہ میرٹ باندے استاذان واغستل او د کمیشن نہ بہ نہ راتلل او کہ چرتہ دا ثابتہ شی چہ 2003-04 نہ دا پاتے شوے وو او ورکرمے شوے نہ دی پہ دے ایوان کبنے نو دا رپورٹ کہ تاسو را او غوارئی نو انشاء اللہ زمونر پہ گورنمنٹ کبنے، د میرٹ مونر خبرہ نہ کوؤ، ہغہ زما خیال دے دلته د دے ہاؤس یو دوہ، ڍیر معززو خلقو پہ دے ہاؤس کبنے د ہغے اقرار کرمے دے چہ د ہغے گورنمنٹ پالیسی چہ وہ ہغہ درستہ وہ۔

جناب سپیکر: جی، خوشدل خان صاحب، خوشدل خان صاحب۔

جناب خوشدل خان (ڈپٹی سپیکر): سپیکر صاحب، ڍیرہ مننہ۔ کوم زمونرہ منسٹر صاحب جواب ورکرو، I am not satisfied from the reply of the honourable Minister for two reasons Vacant پوسٹونہ، لکہ ما خنگہ چہ ہاؤس کبنے دا عرض او کرو چہ ویکنسیز درے قسمہ وی۔ یو وی Resultant vacancy، یو وی Newly created vacancy او یو وی ٹرانسفر۔ اوس دا تپوس، د دے وضاحت زما پہ دے کوئسچن کبنے نہ دے شوے چہ آیا دا Resultant vacancy ہغہ وی چہ یو سرے ریٹائر شی یا یو سرے مر شی نو ہغے تہ Resultant vacancy وائی، Newly created vacancy ہغے تہ وائی چہ یو سکول جوڑ شی او ہغے کبنے ویکنسی راشی او ٹرانسفر ہغہ ویکنسی وی چہ ہغے باندے ٹرانسفر شوے وی نو زما دا خواست دے چہ دا کوئسچن تاسو Concern committee تہ ریفر کرائی چہ دا مونر Thrash out چہ آیا دا انیس ادارے بغیر Without Head Master and Principal دی، دا ولے دی، کوم کوم وجوہات دی، آیا دا خلق ہلتہ اپوائنٹمنٹس شوے نہ دی؟ د دوئی آرڍرونہ شوے دی خودا ٹرانسفرز شوے دی، دا ٹرانسفرز د چا پہ وجہ باندے شوے دی او دوئی ہلتہ ولے نہ خی؟ آیا دا ہلتہ خی یا نہ خی، ڍیوتی یاد دلته وی نو زما دا یو خواہش دے، د دے ہاؤس نہ

راغلیے؟ کہ زہ لارشم یو ادارے تہ او زہ یو تیچر نہ وی راغلیے نوزہ بہ د ہغے رپورٹ کوم ہغے کنبے نو دا مطلب د ایم پی اے دیوتی نہ دہ، دا د بابک صاحب خپل Subordinate officer باندمے دا دیوتی Impose کری چہ بھئی! ہر یو Week تاسو وزپ کوئی او د ہغوی خلاف تاسو ایکشن اخلی۔ دا شے دے چہ د ہاؤس نہ د تپوس اوشی۔ شکریہ سر۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that Question No. 238, asked by the honourable Member may be referred to the concerned committee? Those who are in favour of it may Say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Question is referred to the concerned committee. (Applauses)

مغل اعظم۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب! زما پہ دے کوئسچن باندمے یو سپلیمنٹیری وو ہغہ چہ کوم دے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دا کوئسچن لارو، کمیٹی تہ لارو، ہغے کنبے بہ بیا دا تاسو خبرہ او کپڑی کنہ جی۔

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر، اگر آپ اجازت دیں تو میں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی، کیا ہے، کیا غلطی ہوئی ہے جی؟ (تہنہ) کوئسچن Lapse ہو جائیں گے سارے۔ اس کے بعد آپ کو موقع دیتے ہیں نا۔

حاجی قلندر خان لودھی: یہ بہت اہم ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ بہت ہے جی، یہ معزز اراکین انتظار کر رہے ہیں اپنے کوئسچن کا جی۔ ابھی محمد زمین خان صاحب اٹھے ہیں جی۔ زمین خان! کوئسچن نمبر جی؟ نہیں، Sorry, sorry، آپ بیٹھیں۔

اسرار اللہ خان گنڈاپور صاحب، جی۔ کوئسچن نمبر جی؟

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، میں نے اس کوئسچن کو دیکھا نہیں اور اس کو ڈیفرفر کر لیں Next تک کیونکہ میرے پاس لسٹ میں تھا نہیں، میں نے تو سٹڈی بھی نہیں کیا۔

جناب سپیکر: ہس جی؟

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: Next تک اگر آپ اس کو ڈیفرفر کر لیں کیونکہ میں نے تو اس کو سٹڈی بھی نہیں کیا سر، میرے پاس جو سوالات پہنچے تھے اس میں یہ نہیں تھا۔
 جناب سپیکر: Next day دوسرے ڈیپارٹمنٹ کا ہو گا جی۔
 جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: نہیں سر، مطلب جب بھی ایجوکیشن کا پھر ٹائم آتا ہے۔
 جناب سپیکر: چلیں ٹھیک ہے۔ اس کو پینڈنگ رکھیں Next اجلاس کیلئے، تو کیوں آپ تیار، پڑھا ہی نہیں؟

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: Page نہیں ہے اس میں۔
 جناب سپیکر: Page نہیں ہے اس میں! Very sorry۔ اب زمین خان صاحب، زمین خان ایڈوکیٹ صاحب۔

* 452۔ جناب محمد زمین خان: کیا وزیر ابتدائی و ثانوی تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:
 (الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبائی حکومت صوبے کے وسائل کی تقسیم پر او نیشنل فنانس کمیشن (PFC) کے ایوارڈ کے مطابق کرتی ہے;
 (ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت آبادی طلباء کی تعداد اور علاقائی دشواریوں کو مد نظر رکھتے ہوئے سکول تعمیر کرتی ہے;
 (ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ پالیسی کے برعکس ضلع دیر میں سکولوں اور اساتذہ کی مطلوبہ تعداد ضرورت سے کم ہے، نیز اساتذہ کی آسامیاں بھی خالی پڑی ہیں;
 (د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو ضلع دیر میں موجود مردانہ و زنانہ پرائمری، مڈل و ہائی سکولوں کی الگ الگ تعداد بمعہ طلباء و اساتذہ کی تفصیل فراہم کی جائے، نیز کیا حکومت مطلوبہ اساتذہ کی آسامیوں کی تعداد پوری کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟
 وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: (الف) جی ہاں، درست ہے۔
 (ب) جزوی طور پر درست ہے، ضلع دیر پائین کے کچھ سکولوں میں اساتذہ کی آسامیاں خالی ہیں۔
 (ج) جی ہاں، درست ہے۔

(د) ضلع دیر پائین میں موجود مردانہ و زنانہ پرائمری، مڈل و ہائی سکولوں کی الگ الگ تعداد بمعہ طلباء و اساتذہ کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

S.No.	Type	Gender	Number of School	Enrolment	Sanctioned Teachers	Working Teachers	Vacant
1.	Primary	Boys	829	115313	3299	3128	171
		Girls	408	73252	1951	1778	173
2	Middle	Boys	92	9951	616	571	45
		Girls	63	5699	422	278	144
3.	High	Boys	60	20821	900	791	109
		Girls	24	5980	282	186	96

صوبائی حکومت مطلوبہ اساتذہ کی تعداد پورا کرنے کی حتی الوسع کوشش کرتی ہے۔

Mr. Speaker: Supplementary questions?

جناب محمد زمین خان: ڈیرہ مہربانی، شکریہ جی۔ دیکھنے سپلیمنٹری کوئسچن زما دا دے سر، چہ محترم وزیر تعلیم صاحب بہ ماتہ دا او بنائی چہ یرہ دیکھنے پہ پی ایف 96 کبے خومرہ پوسٹونہ خالی دی؟ او پہ دے (ب) جز کبے دوی 'جزوی طور پر درست' لیکلے دے، چہ دا 'جزوی طور پر درست' کوم دا جز دے کوم یو دغہ دے؟ ڈیرہ مہربانی جی۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر ذاکر اللہ صاحب۔

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: جناب سپیکر صاحب، د پرائمری سکولونو بوائز او گرلز کوم تعداد چہ دوی ورکھے دے، دے (د) جز کبے چہ 171 پوسٹونہ Vacant دی خو دا Sanction پوسٹونہ دی جی او 173 پہ فیمل کبے Vacant دی۔ دغہ پی ایس تی استاذان دی جی، د پرائمری سکولونو استادان دی۔ زما د اطلاع مطابق دا انٹرویو چہ کومہ شوے دہ اوس دلته دے کال کبے کومہ انٹرویو شوے دہ، پہ دغہ ٹائم کبے دو سو پوسٹونہ ای پی او خالی پریبنے دی، پہ ہغے بانڈے اپوائنٹمنٹس قصداً نہ دے کرے، پتہ نہ لگی چہ ولے نہ دے کرے؟ زہ پہ دے نہ یم پوہہ، بیا پہ دیکھنے دا دو سو پوسٹونہ وو نوخہ کسان کورٹ تہ راغلل چہ د چا وس رسیدو او ہغوی د کورٹ نہ پرے لکھ آرڈر واغستو او ہغہ کسانو چہ چا پہ کورٹ کبے اپیل کرے وو، نو 29 کسان پہ ہغے کبے بہرتی شول جی۔ باقی

171 (کسان) چہ د چا وس نہ کیبری، عاجزان دی او پہ میرٹ راغلی دی او پہ میرٹ لست باندے دغہ شان برابر دی، ہغوی د دے انتظار کوی پہ یونین کونسل وائز، زمونہ سابقہ وزیراعلیٰ صاحب خبرہ او کرہ چہ یونین کونسل باندے ہغہ پہ میرٹ باندے پہ تاپ باندے راغلی دی او د ہغوی آرڈر نہ کیبری۔ آرڈر ولے نہ کیبری چہ دو سو پوسٹہ تا سرہ خالی پراتہ دی او Sanction پوسٹونہ دی، انٹرویو پرے شوے دہ او یو سرے پہ میرٹ شوے وی، پہ دے انتظار وی چہ زما پہ دے خائے باندے لکہ اوس آرڈر کیبری او ہغہ آرڈر زای دی او زاونکرل، دو سو پوسٹونہ ئے خالی پرینودل۔ دیکنبے جی یر زیات لوے دغہ دے۔ زہ وایمہ چہ دا خو تاسو د انکوائری د پارہ یو کمیٹی تہ ورکری او یا د منسٹر صاحب ما تہ پہ خائے باندے، پہ دے فلور باندے یقین دہانی راگری چہ دا دوسو کوم عاجزان خلق دی چہ د ہغوی کورٹ تہ د راتلو وس نہ کیبری، پہ انٹرویو کنبے پہ میرٹ لست باندے پہ سیریل برابر راخی، چہ دومرہ پوسٹونہ ئے پہ دیکنبے اوس پرینے دی او اوس ہم خالی پراتہ دی۔

جناب سپیکر: تاسو جواب واورئ نو د کمیٹی خبرہ بہ بیا کوؤ جی۔ سردار بابک صاحب، جواب ورکری جی۔

وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: سپیکر صاحب، مہربانی۔

جناب محمد ظاہر شاہ خان: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: اودریرئ سردار بابک صاحب، ظاہر شاہ خان ہم واورئ لڑ، یو منت جی۔ سردار بابک صاحب! یو منت۔ ظاہر شاہ خان! خہ وایئ تاسو؟ مختصر کوئسچن کوئ نو د نورو، ضمنی کوئسچنز۔۔۔۔۔۔

جناب محمد ظاہر شاہ خان: سپیکر صاحب، زما پہ حلقہ کنبے اوس حالیہ ورخو کنبے منسٹر صاحب زما خہ استادان بدل کری دی او ہلتہ سکولونہ دیخوا خالی پاتے شوے دی او ہلتہ کنبے ورکریے شوی دی، نوآیا منسٹر صاحب دا استاذان، لکہ عمرہادی استاد شو، دا ئے بدل کرے دے، یو دلته بل استاد دے دا ئے بدل کرے دے۔ بیا زہ تلے یم د چیف منسٹر نہ مے دلته کنبے پرے کینسلیشن آرڈر واغستو، بیا چیف منسٹر پرے چہ آرڈر او کرو نو د اے این پی، نیشنل پارٹی صدر

راغے چہ نہ دا استاد بہ نہ رِقوئ نو بیا ہغہ آرڊر زما کینسل شو۔ بیا زہ لارم د چیف منسٹر نہ مے بیا دوبارہ آرڊر واغستو، ہغہ بل ورغ چہ لارمہ ہلتہ مے جمع کرو نو بیا پکبنے ہغہ سیکرٹری صاحب وئیل چہ د شانگلے بارہ کبنے مونر تہ ئے وئیلی دی چہ دا بہ مونر تہ دوبارہ رالپڑی ہلتہ کبنے، نو آیا زما استاد چہ دے عمر ہادی استاد، چہ د جانجل نہ پیر آیا د تہ دوئ بدل کرے دے، د انسانی ہمدردئ، تعلیمی بنیاد باندے دوئ واپس کولو د پارہ تیار دی جی؟ دغسے نور ہم استادان دی سکولونہ ئے، خنی Over crowded شوے دی او خنی کبنے کمے دے، خنی بالکل خالی شوے دی جی، او دا زہ انتقامی کار ورتہ نہ شم وئیلے خکہ چہ بابک صاحب خفہ کیری خو پتہ نشتہ پہ کوم نیت باندے دا کار دوئ کرے دے چہ دا دوئ پہ بنہ نیت کرے دے یا پہ بد نیت ئے کرے دے؟

جناب سپیکر: تھیک دہ جی۔ بابک صاحب! یہ کیوں بدل دیا ہے؟ سردار بابک صاحب، جی بسم اللہ۔

وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: سپیکر صاحب، زما یقین دا دے چہ اول بہ د زمین خان سوال طرف تہ راشو بیا بہ ظاہر شاہ خان طرف تہ راشو۔ د زمین خان چہ کوم سوال پور تہ کرے دے، مونر خو جواب ور کرے دے، بہر حال ڈاکٹر صاحب چہ کومہ خبرہ او کرہ چہ دوئ وائی چہ ہلتہ انٹرویوز ہم شوے دی، تیسٹس ہم شوی دی او لستونہ ہم فائنل دی۔ بہر حال کہ ڈاکٹر صاحب سوال جمع کرے وے نو پہ دے موقع باندے مونر بہ Specifically د ہغوی د ضلعے ای ڈی او نہ جواب غوبنتے وو چہ دا پینڈنگ ولے پراتہ دی؟ خو بہر حال دا سوال ما خان سرہ نوٹ کرو د ڈاکٹر صاحب او انشاء اللہ نن د اسمبلی د سیشن نہ پس بہ مونرہ معلومہ کرو چہ کہ دغہ ٹول پراسس برابر وی او اپوائٹمنٹس نہ وی شوی نو ولے نہ دی شوی؟ انشاء اللہ ڈاکٹر صاحب تہ بہ مونرہ د ہغے جواب ور کرو خکہ چہ دا خو ہغوی ضمنی سوال راپور تہ کرو، پہ دیکبنے سوال شامل نہ وو۔ زمین خان ہم چہ کوم پوستونہ وئیلے دی، د ہغے خو مونرہ ورتہ جواب لیکلے دے چہ دغہ پوستونہ خالی دی۔ د ہغے نہ علاوہ کہ دغہ کبنے بل ضمنی سوال وی، یا مطمئن د دے سوال نہ نہ وی نو پکار دہ چہ ہغوی سوال او کیری مونر بہ ورلہ جواب ور کرو۔ ظاہر شاہ خان خو جی، زہ نہ پوہیرم چہ ما سرہ ئے ڈیرہ زیاتہ مینہ دہ (تہقے) او زہ چہ پاخم نو د دوئ زہ غواری چہ ما سرہ خبرے او کیری۔ زہ ئے

ڊير قدر کوم زما مشر دے (تالیاں) او داسے هر قسمه انشاء اللہ که خیر وی زمونږه ټول آنریبل ممبرز دی، زمونږه مشران دی، دوئی هسے شک کوی جی۔ مونږه خو خدائے شته داسے هیخ قسم له خه خبره نشته، نه پوهیږو چه دا دومره شک ظاهر شاه خان ولے کوی؟ خوبیا هم تاسو یو ځل حکم کړے وو او زه انشاء اللہ ورته ایشورنس ورکوم چه گله مند به نه وی۔ مهربانی۔

جناب ظاهر شاه خان: جناب سپیکر، زما په جواب کبنے ده ایشورنس ورکړے وو، هغه کبنے ده آرډر او نکړو او هغه هائی کورټ په ځائے کړے دے او زمونږه دا کار، اوس به مونږه هائی کورټ ته څو خود هائی کورټ د وکیلانو فیسونه به څوک ورکوی؟ هغه شان خو تهپیک شوریلډ ملاؤ شو په هائی کورټ کبن او دا آرډر چه ئے کړے دے دا دغه نه دے کړے زه دده د مینه۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ښه به دا وی چه وروستو چیمبر ته راشی، زه تاسو دواړه کبنینوم چه دا څه وجه ده چه ستاسو، جی، ډاکټر صاحب! مطمئن نه شوی څه؟ Mover زمین خان تاسو دواړه، یو خبره د دواړو ده؟

جناب محمد زمین خان: او جی۔

ډاکټر ذاکر اللہ خان: نه جی، زما خو خان له ده۔

جناب محمد زمین خان: زما په خیال د منسټر صاحب به زما هغه گزارشاتو ته سوچ نه وو ځکه چه هغوی په خپل تقریر کبن او وئیل چه یره دوئی د ضمنی کوئسچن او کړی نو مونږ به ئے جواب ورکړو، نو ما خو ضمنی کوئسچن او کړو چه یره په پی ایف 96 کبنے څومره پوستونه خالی دی؟ او دغه جزوی درست څه خبره ده خو د هغوی به ورته سوچ نه وو۔ بهر حال خیر دے دیکبنے نور معلومات چونکه هم راغلل چه یره دا Already په دیکبنے ټیسټ او انټرویو شوی ده نو دا ډیر اهم او حل طلب مسئله ده۔ زما گزارش دا دے چه دا سټینډنگ کمیټی ته اولیږی چه دا Investigate شی ځکه چه دا کوم ای ډی او چه واقعی کوم Illegal کارونه کړے دی، Already د هغه خلاف یو پریویلیج موشن هم راوړو مونږه ځکه چه هغه ته کله هم مونږه لار شو، منسټر صاحب وائی دا د ایم پی ایز کار دے۔ مونږ خو ایم پی ایز لار شو ای ډی او ته، ډی ډی او ته خپل گزارش او کړو، هغه ته خو سوال

او منت او کړو خو هغه خو خپله کوی ځکه چه هغه ته د منسټر صاحب آشیرباد حاصل وی۔ دوئ دلته وائی چه یره ایم پی ایز د او کړی، مونږ ورسره، دے میاں صاحب خبره او کړه او اوس ورسره په دے ځائے باندے دا وعده کوؤ چه ایم پی ایز بالکل په دیکبے مداخلت نه کوی خو آیا ای ډی اوز خپل کار کوی؟ څنگه چه ډپټی سپیکر صاحب او وئیل، آیا ډی او کار کوی، آیا ډاٹریکټر کار کوی، آیا سیکرټری کار کوی؟ او که هغوی کوی نو آیا څوک ئے پریریدی دے ته ځکه چه دا په دے ټول، په دے هاؤس کبے زه وایم چه دلته کبے کومه ډاٹریکټره وه، کومه چه هغه Intelligent بنځه وه، Honest بنځه وه، هغه ولے د دے کرسئ نه لرے کړے شوه؟ زه په خپله علاقه کبے ورته دا بنائم، یو ډی او درے میاشته پس Without any reason ترانسفر کوی او د هغه Reason هیڅ نشته او کله چه مونږه منسټر صاحب ته لار شو چه یره دا بیگناه سرے ترانسفر شو، دا ولے ترانسفر شو؟ هغه په سیاسی بنیادونو باندے، هغه په فائل باندے په ریکارډ باندے موجود ده ځکه چه هغه د اے این پی جنرل سیکرټری ترانسفر کړے دے۔ آیا دا په سیاسی بنیادونو باندے دوئ ته او آیا که دا د ممبر هغه نه کیری او دوئ په خپل دغه کوی نو بیا د ممبر دا حق جوړپیری چه که دوئ غلط کار کوی نو ممبر به کم از کم د هغه نشاندھی کوی، هغوی به ورته ورځی او هغه به د دے غلط کار نشاندھی کوی۔ دا مونږه چه کوم گزارش کوؤ، تر کومے به کوؤ؟

جناب سپیکر: تاسو کبینئی جی۔

جناب محمد زمین خان: دیکبے یو گزارش کوم جی، د دے هاؤس په مخکبے او د مشرانو مخکبن هم۔۔۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ډاکټر صاحب! ستاسو کوئسچن څه وو ضمنی جی؟

جناب بشیر احمد بلور (سینیئر وزیر): سپیکر صاحب! پوائنټ آف آرډر، دا خود رولز خلاف ورزی کیری۔ زه په پوائنټ آف آرډر باندے ولاړیم، دا د رولز خلاف ورزی کیری۔ دا یو کوئسچن اوشو، د هغه سپلیمنټری کوئسچن اوشی او د هغه جواب اوشی او چه Satisfy نه شی نو بیا د دے نوټس اوشی او هغه باندے ډسکشن اوشی، بیا بل څه خبره وی نو دا خو بغیر د نوټس نه داسے ډسکشن

سینیئر وزیر (بلديات): سپيڪر صاحب، زما دا ريكويست وو چه دا خو زمونڙ چيف منسٽر صاحب پاتے شوے دے، دوئ ته ما نه زيات د هر ڇه معلومات شته۔ کوئسچن دا وی چه کوئسچن راشی، هغه نه پس سپليمنٽري وی، دوه خبرے بيا منسٽر جواب ورکوی، Satisfaction نه وی نو یا به کمیٽی ته لار شی یا به رول لاندے ڊسڪشن د پاره ريكويست اوکری۔ په يو خبره باندے، تاسو ٽائم هم اوگورئ په يو کوئسچن باندے یا په سپليمنٽري باندے تقرير نه کپری، په سپليمنٽري باندے دوه خبرے کپری۔ چه منسٽر صاحب نه Satisfied نه شی یا دا کمیٽی ته لار شی یا دے نوٽس ورکری چه هغه باندے ڊسڪشن اوشی۔ دا خو په پوائنٽ آف آرڊر باندے یا په دے ضمنی کوئسچن باندے تقرير کله هم نه دے شوے۔ رولز تاسو اوگورئ، زه خود رولز خبره کومه، درانی صاحب چه ڇه حکم کوی مونڙ ته اعتراض نشته خو لڙ دا د رولز خبره ده چه دا لڙ رولز اوگورئ۔

مفتی نقایت اللہ: جناب سپيڪر صاحب، زه هم يو گزارش کوم دے سلسله کبنے جی۔
جناب سپيڪر: مفتی صاحب! بس دا بل کوئسچن ته ڄو جی، (شور) ڊاڪٽر صاحب! ستاسو کوئسچن، مطمئن نه شوے تاسو د جواب نه؟

ڊاڪٽر ذڪر اللہ خان: جناب، منسٽر صاحب زما د خبرے هڏو جواب نه دے راڳرے د سره۔ زه دا وایمه جی، زه خو ڊیر يو ذمه دار ممبر خان گنڀهه جی، زه وایم چه دو سو پوستونه، انٽرويو کبنے د ڇه کسانو آرڊرونه اوشو او ڇه کسان پکبنے، دو سو پوستونه خالی پاتے شو۔ وڻے خالی پاتے کيدل؟ زه خو ڊیر په آسانه خبره کوم۔

جناب سپيڪر: تاسو اوس ڇه غوارئ؟ کمیٽی ته غوارئ۔

ڊاڪٽر ذڪر اللہ: زه وایم چه کمیٽی ته لار شی یا منسٽر صاحب په فلور آف دی هائس راتھ او وائی چه دا دو سو پوستونه خالی پاتے شوے وو او په دے انٽرويو شوے وه، په د دے فوری طور هغه کسان بهرتی کپری چه کوم په ميرٽ لسٽ باندے راروان دی۔

جناب سپيڪر: تههیک شوه جی، تههیک شوه۔ سردار بابڪ صاحب۔

وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: سپیکر صاحب! ماخو تاسو ته عرض اوکرو چه دا خو نوے ستا سوال راپورته شی کہ ممبر صاحب پہ دے باندے خوشحالیری چه کمیٹی ته، کمیٹی ته پرے مونر ته ہیخ اعتراض نشته خو ما خو ورته ایشورنس ورکرو چه دا کومه خبره، دا خو یو ضمنی سوال پکبنے راپورته شو، مونر ته دا سوال دوئی Submit کرے نه وو، لہذا مونر به جواب د هغے راورے وے کہ ممبر صاحب پہ دے خبره خوشحالیری چه کمیٹی ته، Okay, well and good کمیٹی ته د لار شی، مونر ته پرے ہیخ اعتراض نشته جی۔

جناب سپیکر: تاسو ورته ایشورنس ورکری جی۔

وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: ایشورنس هم ورته ورکوؤ انشاء اللہ۔

جناب سپیکر: بس نو ایشورنس ئے درکرو۔ ڈاکٹر صاحب، کبینٹی جی۔ جی، محمد انور خان۔ Not present۔

* 465۔ جناب محمد انور خان: کیا وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ: (الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبائی حکومت پرائمری اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن کیلئے سالانہ بجٹ میں سب سے زیادہ رقم مختص کرتی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو صوبے بھر میں سرکاری سکولوں میں جماعت اول سے دسویں جماعت تک کل کتنے بچے زیر تعلیم ہیں، نیز حکومت کا زیر تعلیم فی بچے پر ماہانہ کتنا خرچہ آتا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؛

وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: (الف) جی ہاں، درست ہے۔

(ب) جی ٹی زیڈ (gtz) کی رپورٹ (2005-06) کے مطابق سرکاری سکولوں میں بچوں کی تعداد اور حکومت کا زیر تعلیم فی بچے پر ماہانہ خرچے کی تفصیل درج ذیل ہے:

(ج) مذکورہ سکولوں میں سے کتنے سکولوں کو اب تک سٹاف مہیا نہیں کیا گیا، اس تاخیر کا موجب محکمہ تعلیم ہے یا پھر محکمہ خزانہ، وجوہات بتائی جائیں؟

وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: (الف) گزشتہ پانچ سالوں میں پی ایف 38 کوہاٹ میں چار پرائمری سکولز کو ڈل اور پانچ ڈل کوہائی میں اپ گریڈ کئے گئے ہیں۔

(ب) پی ایف 38 کوہاٹ میں گزشتہ پانچ سالوں میں نئے پرائمری سکولز کی تعداد 09 ہے۔

(ج) مندرجہ ذیل سکولوں کو اب تک سٹاف مہیا نہیں کیا گیا ہے:

(1) گورنمنٹ ڈل سکول مرانی پیمان، جس کا درجہ ہائی تک بڑھا دیا گیا ہے۔

(2) گورنمنٹ پرائمری سکول خٹک کالونی، یہ نیا قائم شدہ سکول ہے۔

مندرجہ بالا سکولوں میں سٹاف مہیا کرنے کیلئے PC-IV محکمہ خزانہ کو بھیجا گیا ہے۔

سید قلب حسن: شکریہ جناب سپیکر۔

Mr. Speaker: Any supplementary?

سید قلب حسن: سپیکر صاحب، دا کوئسچن چہ مونر۔ دے اسمبلی تہ کوؤ کنہ، دے دا مقصد وی چہ کومہ مسئلہ دہ، ہغہ حل شی۔ دا کوئسچن یو شیپر میا شتے ما مخکبے کرے دے۔ دے نہ مخکبے بہ دا وو چہ مونر بہ کلہ کوئسچن اوکرو، اسمبلی تہ راتلو نہ مخکبے بہ ہغہ کوئسچن کلیئر شو، ہغہ مسئلہ بہ حل شوہ۔ دیکبے دوئی شارپ قسم جواب ور کری چہ دیکبے لیکلی دی "مندرجہ بالا سکولوں میں سٹاف کیلئے PC-IV محکمہ خزانہ کو بھیج دیا گیا ہے۔" PC-IV سر، دا اپ گریڈیشن سکول دے، خکہ مخکبے نہ Allotted دے۔ دا یو کال پہ دے باندے ولے تیر شولو دا سکول خو یو کال مخکبے جوڑ شوے دے، بلڈنگ خرابیری، دا صرف پہ ایجوکیشن کبے او فنانس کبے دوہ کسان وی د ہغوی د سستی وجے نہ دا سکولونہ، کرورونہ روپی پہ دے باندے لگی، ہغہ سکولونہ ہم داسے پراتہ دی۔

Mr. Speaker: Any supplementary, Jee, Sardar Babak Sahib?

وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: جناب سپیکر صاحب، دا قلب حسن صاحب چہ کوم نشانہی کرے دہ۔ اکثر داسے دہ، ہغہ فنانس والا، دا خبرہ چہ کومہ دہ سپیکر صاحب، دا بالکل، ڈیر کیسونہ داسے وی چہ زمونر۔ د ایجوکیشن د طرف نہ تلے

جناب منور خان ایڈوکیٹ: داد بابت صاحب پیار تمنا دے۔ مونر تول Formalities ورتہ پورا کرے دی خو صرف د فنانس پیار تمنا تہ د هغوی پی ایف اے، یو کال راسے لکھ دا کیس دوئی سرہ پروت دے سر۔

جناب سپیکر: جی۔ تاسو قلب حسن صاحب! تاسو مطمئن نہ شوے؟

سید قلب حسن: جناب سپیکر، دیکھنے لاندے دا (ج) جز کبے لیکلی شوے دی چہ "PC-IV محکمہ خزانہ کو بھیج دیا گیا ہے۔" او دا داسے نہ دہ چہ یوہ میاشت مخکبے لیولے شوے دے۔ دے باندے زما پہ خیال کال او شو چہ دا PC-I لارے دے، داد محکمے دیوتی دہ۔ زہ دا وایمہ چہ دا سیکرٹری صاحب دلته کبے ناست دے، پیار تمنا والا نور ناست دی، داد هغوی دیوتی دہ چہ شے ما ورتہ پوائنت آؤت کرو نو پکار دی چہ هغے باندے هغوی Serious شی، چہ دا Concerned MPA کوئسچن کرے دے، ددے مونر حل را او باسو خو صرف دغه کوئسچن پورے (محدود) دغه وی نو مونر سپلیمنٹری کوئسچن او کرو او کبینو او خبرہ ختمہ شی، نو دا مناسب نہ دہ، دے باندے پیسہ لکیدلے دہ۔

جناب سپیکر: جی، سردار بابک صاحب۔

وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: سپیکر صاحب، بالکل د ایجوکیشن پیار تمنا (متعلق) د آنریبل ممبرانو صاحبانو سرہ پہ فنانس کبے یوازے د دوئی مسئلہ نہ دہ، د ایجوکیشن پہ حوالہ چہ خومرہ Pendency دہ، انشاء اللہ دا بہ ورسرہ مونرہ Take up کوؤ کہ خیر وی او مونر بہ کوشش کوؤ چہ هغوی تہ ریکویسٹ او کرو چہ دا کیسو نہ Expedite کری۔

جناب سپیکر: محترمہ مسرت شفیع ایڈوکیٹ صاحبہ۔

483 _ محترمہ مسرت شفیع ایڈوکیٹ: کیا وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ: (الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ تعلیم میں تمام تبادلے اور بھرتیاں اپنے طریقہ کار/پالیسی کے تحت کی جاتی ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ ضلع کوہاٹ میں محکمہ تعلیم پر چند لوگوں کے ٹولے کا قبضہ ہے اور وہ تمام تقریروں اور تبادلوں میں اپنی من مانی کر رہے ہیں؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ ضلع کوہاٹ میں تمام آفیسرز اپنے مدت سے تجاوز کرنے کے باوجود مختلف ایگزیکٹو عہدوں پر فائز ہیں اور اپنی اجارہ داری بنائی ہوئی ہے؛

(د) (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(1) گزشتہ ایک سال کے دوران ضلع کوہاٹ میں جتنی تقرریاں ہوئی ہیں ان کی تفصیل بمعہ اشتہار وغیرہ فراہم کی جائے، نیز تبادلوں کی تفصیل بھی فراہم کی جائے؛

(2) مذکورہ تقرریوں اور تبادلوں کیلئے ضلع کوہاٹ میں کوئی باقاعدہ قانون اپنایا گیا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؛

(3) مذکورہ تقرریوں اور تبادلوں میں کلاس فور کی خالی آسامی پر بھرتی کی بجائے تبادلہ کیا گیا ہے اور بھرتی شدہ کو کسی اور جگہ تعینات کیا گیا ہے تو آیا حکومت ان بے قاعدگیوں کی تحقیقات کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: (الف) جی ہاں، درست ہے۔

(ب) جی نہیں۔

(ج) جی نہیں۔

(د) (1) گزشتہ ایک سال کے دوران ضلع کوہاٹ میں جتنی تقرریاں اور تبادلے ہوئے ہیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے جبکہ اشتہار روزنامہ آج، مورخہ 12-08-2006 میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔

APPOINTMENTS

Detail of appointments made during the year 2008-09 in the Higher Secondary/ High and Middle Schools of Kohat District is as under:

S. No	Category Name	Appointmest in 2008-09	G.Total
1.	C T (Male) BPS-09	13	13
2.	Lab Asstt BPS-07	06	06
3.	Data Entry Opr: BPS-10	03	03
4.	DM (Male) BPS-09	05	05
5.	PTC (Male) BPS-07	48	48
	Total	75	75

Detail of transfer made during the year 2007-08 in the Higher Secondary/ High, Middle and Primary Schools of Kohat District is as under:

محترمہ مسرت شفیع ایڈوکیٹ: نہ جی، دا تفصیل د ما تہ راکری، نورزہ مطمئنہ یم جی۔

وزیر ابتدائی و ثانوی تعلیم: تفصیل، بالکل جی مونہ بہ ورتہ ورکرو۔

جناب سپیکر: دا ورلہ بیا وروستو ورکری جی۔

وزیر ابتدائی و ثانوی تعلیم: او د خپل فائل نہ بہ ورلہ ورکرم۔

محترمہ مسرت شفیع ایڈوکیٹ: شکریہ۔

جناب سپیکر: محمد علی خان صاحب خہ شو؟

جناب محمد علی خان: موجود یم جی۔

جناب سپیکر: محمد علی خان صاحب۔

* 484 _ جناب محمد علی خان: کیا وزیر ابتدائی و ثانوی تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ تحصیل شہقدر میں حال ہی میں فوجی آپریشن ہوا تھا؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ آرمی کیمپ گورنمنٹ ہائی و پرائمری سکول سجان خوڑ، تحصیل شہقدر میں قائم کیا گیا تھا اور آپریشن کے دوران تو پختانہ بھی وہاں سے استعمال کی جا رہا تھا؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ کیمپ میں آرمی پر خود کش حملہ بھی ہوا تھا؛

(د) آیا یہ بھی درست ہے کہ تو پختانہ کے استعمال اور خود کش دھماکہ سے مذکورہ سکولوں کی بلڈنگز کو شدید

نقصان پہنچا ہے جو کسی بھی وقت گر سکتے ہیں اور بچوں کی ہلاکت کا سبب بن سکتا ہے؟

(ه) اگر (الف) تا (د) کے جوابات اثبات میں ہوں تو صوبائی حکومت مذکورہ سکولوں کی تعمیر و مرمت کا ارادہ رکھتی ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر ابتدائی و ثانوی تعلیم: (الف) جی ہاں، درست ہے۔

(ب) جی ہاں، درست ہے۔

(ج) جی ہاں، درست ہے۔

(د) جی ہاں، درست ہے۔

(ه) صوبائی حکومت مذکورہ سکولوں کی تعمیر و مرمت کا ارادہ رکھتی ہے، اس سلسلے میں محکمہ ورکس اینڈ

سروسز چار سہ کو تخمینہ لاگت تیار کرنے کیلئے درخواست کی گئی ہے۔ تخمینہ لاگت تیار ہونے کے بعد اس

کی پی سی ون منظوری کیلئے بھیجی جائے گی۔

جناب سپیکر: جی، خہ ضمنی کوئسچن پکبنے شتہ جی؟

جناب محمد علی خان: او جی۔ سپیکر صاحب، دوئی مونرہ تہ تائم را کرے وو چہ کلہ دوئی دا لیکلی دی چہ "پی سی ون منظوری کیلئے بھیجی جائے گی" نوزہ غوارم چہ دوئی ما لہ ایشورنس را کرے چہ خومرہ تائم کبنے بہ دا Formalities پورہ شی، Estimate جوہر کرے بیائے را اولیہری او بیائے Approve کرے، پی سی ون۔

جناب سپیکر: بابک صاحب، خہ تائم ورلہ ور کرے جی۔

وزیر ابتدائی و ثانوی تعلیم: زہ خو جی د ممبر صاحب پہ سوال باندے پوہہ نہ شوم۔

آوازیں: مائیک آن کریں، مائیک آن کریں۔ مائیک آن کرہ۔

جناب محمد علی خان: جناب سپیکر، دوئی د سوال جز (ہ) کبنے لیکلی دی، "صوبائی حکومت مذکورہ سکولوں کی تعمیر و مرمت کا ارادہ رکھتی ہے۔ اس سلسلے میں۔۔۔۔۔"

(قطع کلامی)

جناب سپیکر:۔۔ محمد علی خان کا مائیک آن کریں جی۔ ایم پی اے صاحب محمد علی خان کا۔

جناب محمد علی خان:۔۔ آن دے جی۔ اس سلسلے میں محکمہ ورکس اینڈ سروسز چار سدہ کولگت تیار کرنے تیار کرنے کے لئے درخواست کی گئی ہے۔ لاگت تیار ہونے کے بعد اس کی پی سی ون منظوری کے لئے بھیجی جائے گی۔ نو دیکبن تائم راتہ او بنا یہ چہ خومرہ تائم کبن دہ؟ Estimate بہ خومرہ وخت کبن تیار شی او۔۔۔۔۔ (قطع کلامی)۔۔

جناب سپیکر: سردار بابک صاحب۔

وزیر ابتدائی و ثانوی تعلیم: سپیکر صاحب، دا خوتا سو تہ معلومہ دہ چہ د بدقسمتی نہ د صوبے پہ بعضے حصو کبنے حالات داسے وو چہ مجبوراً یا مونرہ فورسز تہ ہغہ خایونہ بہ امر ضرورت یا بہ امر مجبوری ور کرے دی۔ انشاء اللہ آنریبل ممبر تہ ایشورنس ورکوم چہ نن بہ مونرہ ای پی او نہ خیل رپورٹ واخلو، خومرہ زر چہ کیدے شی، خومرہ زر چہ کیدے شی انشاء اللہ مونرہ بہ کوشش کوؤ چہ دغہ سکولونہ فنکشنل کرو او دغہ خایونہ خالی کرو، خومرہ زر چہ کیدے شی۔

غیر نشاندار سوالات اور ان کے جوابات

86 _ ڈاکٹر شمشیر علی: کیا وزیر ایلنٹری اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ 1973ء کے آئین کی دفعہ (3) 247 کے تحت پانایعنی سوات، بونیر، شانگلہ، ملاکنڈ اور دیر میں اسمبلی کا پاس کردہ کوئی ایکٹ اس وقت تک قابل نہیں ہوتا جب تک کہ گورنر صاحب کی تجویز پر صدر مملکت اس ایکٹ کا اطلاق ان علاقوں پر نہیں کرتے:

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ ایم ایم اے کی حکومت نے تمام بورڈز آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن، بشمول سیدو شریف اور چکدرہ، کی سربراہی سے گورنر صوبہ سرحد کو ہٹا کر وزیر اعلیٰ صوبہ سرحد کو اس کا سربراہ بنایا تھا:

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو آیا حکومت نے ان کی منظوری صدر مملکت سے لی تھی، تفصیل فراہم کی جائے، نیز اگر صدر مملکت کی منظوری نہیں لی گئی تھی تو سیدو شریف اور چکدرہ کے بورڈز میں سابقہ وزیر اعلیٰ صوبہ سرحد کی سربراہی میں جو فیصلے، بھرتیاں اور جن افسران وغیرہ کی تعیناتی و تبدیلیاں کی گئی ہیں، ان کی قانونی حیثیت کیا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟
جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں، یہ درست ہے کہ سابقہ حکومت نے اس معزز ایوان کے منظور شدہ ایکٹ نمبر xii مجریہ 2005 کے ذریعے تمام بورڈز آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن صوبہ سرحد کی کنٹرولنگ اتھارٹی کے اختیارات گورنر سرحد کی بجائے وزیر اعلیٰ کو تفویض کیے ہیں۔

(ج) جہاں تک بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن سیدو شریف اور چکدرہ کے قیام کا تعلق ہے تو اس سلسلے میں صوبہ سرحد بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن ایکٹ مجریہ 1990ء کا اطلاق صدر مملکت کی منظوری سے حکومت صوبہ سرحد کے زیر انتظام قبائلی علاقہ جات پر ہو چکا ہے۔ تاہم مذکورہ ایکٹ میں اسی معزز ایوان کی منظوری سے کنٹرولنگ اتھارٹی کے اختیارات گورنر کی بجائے وزیر اعلیٰ سرحد کو تفویض کئے گئے ہیں۔

188 _ محترمہ عظمیٰ خان: کیا وزیر تعلیم ایلنٹری و سیکنڈری ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ تعلیم نے بذریعہ لیٹر نمبر SOG/E&SED/MISC/2008 پوسٹنگ و ٹرانسفرز پر پابندی عائد کی ہے جو کہ مورخہ 21-07-2008 سے نافذ العمل ہے:

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ ضلع بنگرام میں 2008-07-21 کو تقریباً 300 اساتذہ کے ٹرانسفر کے احکامات جاری کئے گئے ہیں؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(1) مذکورہ تبادلے کس بنیاد پر کئے گئے ہیں؛

(2) جن اساتذہ کے تبادلے کئے گئے ہیں ان کے نام، سکول اور تاریخ کی تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) یہ بات درست ہے کہ ٹرانسفر کے احکامات 2008-07-21 کو ای ڈی او بنگرام کے دفتر سے جاری کئے گئے ہیں مگر متعلقہ ای ڈی او کی اطلاع کے مطابق مذکورہ لیٹر جس کی رو سے تبادلوں پر پابندی عائد کی گئی تھی، انہیں ایک ہفتہ بعد یعنی 2008-07-30 کو موصول ہوا جس کے بعد کوئی بھی تبدیلی عمل میں نہیں لائی گئی۔

(ج) (1) متعلقہ سکول / دفتر میں سروس کا دورانیہ پورا ہونے اور غیر تسلی بخش کارکردگی دکھانے کی بنیاد پر تبادلے کئے گئے۔

(2) مذکورہ تبادلوں کی مکمل لائبریری میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: چند معزز اراکین نے چھٹی کیلئے درخواستیں ارسال کی ہیں: جناب قیصر ولی خان صاحب،

ایم پی اے 06-10-2009 تا 09-10-2009: جناب احمد بہادر صاحب، ایم پی اے 06-10-

2009 تا 07-10-2009 Is it the desire of the House that leave may be granted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: Leave is granted. Shazia Aurangzeb Bi Bi.

واپڈا کا صوبہ سرحد سے بجلی کی مد میں ایک ارب روپے لینا

بیگم شازیہ اورنگزیب خان: Thank you very much۔ جناب سپیکر، نن پہ 'مشرق'،

اخبار کنبے راغله دی چه واپڈا وائی چه دا صوبہ بہ مونز۔ ته ایک ارب روپے راکوی۔ دا خو داسے خبره شوہ چه حالات مے پوزہ پریکوی او ته پیزوان غواپے۔ پہ ملاکنڈ کنبے چه کوم Damages شوے دی جی د هغه دوئی ایک

ارب روپي غواړي حالانکه جی، زه غواړم On contrary پکار ده چه دا صوبه د واپدا طرف ته زمونږ ډیرے پیسے جوړیږي او دا صوبه پکار ده چه د واپدا نه، د ټولو نه مخکې په هغوی باندے د Suit Damages او کړی او دا ترینه ټپوس او کړی چه دا کوم لوډ شیدنگ شوی دے په دے صوبے کبے، په کومه طریقہ باندے هغے سره Unemployment راغله دے، انډسټریز بند دی، چه کوم نقصان دے صوبے اوچت کړے دے، پکار ده چه د ټولو نه مخکې خو جناب، مونږ په واپدا Damages suit مطالبه او کړو۔ زه تاسو ته ریکویسټ کوم جناب سپیکر، چه دلته کبے د واپدا چیئرمین صاحب راتلل پکار دی، د واپدا وزیر راتلل پکار دی او هغوی به مونږه ته د دے Explanation را کوی چه دا کوم لوډ شیدنگ په دے صوبے کبے شوی دے او دا کوم نقصان دے صوبے ته ملاؤ شوی دے، دا ولے؟ اول خو جی، دلته کبے چه کوم ذمه دار منسټرز ناست دی، ستاسو په Absence کبے خوشدل خان صاحب زمونږه ډیټی سپیکر صاحب دلته کبے ناست وو او دا ریکویسټ هغوی ته مونږ کړے وو۔ مونږ دا مطالبه دے August House ته کړے وه چه د چیئرمین واپدا راتلل پکار دی، د واپدا وزیر راتلل پکار دی او هغوی به دلته کبے راخی او مونږ ته به Clarification کوی، او مونږه به Explanation د هغوی نه Call کوؤ چه دا لوډ شیدنگ ولے وو؟ او دا د اته گهنټو نه، بلکه دولس گهنټے او بیا خواته هار گهنټو پورے دا لوډ شیدنگ تلے وو، د دے Explanation ترینه مونږه غواړو۔ Thank you very much۔

جناب سپیکر: شکریه بی بی، دا مخکې هم ډسکس شوی وه او هغے کبے زما په خیال هاؤس کبے ایشورنس ورکړے شوی دے چه هغوی به مونږ راغواړو۔ جی، اکرم خان درانی صاحب۔

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): محترم سپیکر صاحب، ستاسو شکریه۔ ما تاسو ته هم په دے موضوع باندے چه شازیه اورنگزیب صاحبے کوم پوائنټ Raise کړو جی، او نن په 'مشرق' اخبار کبے راغله دے، ډیرا هم دے او که تاسو او گورنر په دے روانه اسمبلی کبے جی، خاص په واپدا باندے دلته ډیر بحث او شو او بیا په هغے کبے دا هم او شو چه یره مونږ به دا چیئرمین واپدا او

منستیر صاحب راغوار او دلتہ بہ خبرے کوؤ او د دے نہ مخکینے دلتہ د صوبے د طرف نہ پہ اخباراتو کبے دا خبرے ہم راغلیں چہ ہغہ مخکینے زمونہ پہ وخت کبے کوم Commitment شوے وو ایک سو دس ارب روپی، ہغے تہ ہم گورنمنٹ تیار دے او ورکوی ئے۔ مونہ تہ چہ بیرستہ صاحب ہم لہ دیر پہ تیلیفون باندے خہ داسے خوشخبری غونڈے وہ، نو اوس اخباراتو کبے راغلی دی چہ ہغہ بہ پہ دس سال کبے ورکوی چہ ہغہ خومرہ Arrear دے، ما دا خلور پینخہ ورخے مخکینے پہ اخبار کبے او کتل چہ پہ لسو کالونو کبے بہ چرتہ لہ داسے د خیرات پہ انداز باندے راکوی خو ہغہ خبرہ خو پہ خیل خائے باندے دہ، دانن خبرہ چہ دہ دا خو بالکل مذاق دے او دا خو داسے دہ چہ خنگہ ہغہ شازیہ صاحبے او وئیل پہ پبنتو کبے چہ مونہ ئے غوارو او دوئی زمونہ نہ واپس پیسے غواری، نو اوس دا خو کہ زمونہ، ما دلتہ ورتہ وئیلے وو پہ تیرخل باندے گوری دا پہ ڈھائی ارب روپی چہ تاسو خاموشہ پاتے شولے او د جون نہ مخکینے ئے درنکرے چہ ارب، دا دیرہ انتہائی یوہ اہم خبرہ دہ، خطرہ دہ او پبنتو کبے مو متل ہم ورکریے وو چہ ہغہ یو مار تیر شوے وو نو سرے یریدو نو چا تپوس ترینہ او کرو چہ مار خوتلے دے نو ہغہ ورتہ وئیل چہ لارہ ئے اولیدہ۔ ما صوبائی گورنمنٹ تہ وئیل چہ دومرہ کمزوری مو ظاہرہ کرہ او داسے لارہ مو ورکرہ چہ دا بہ در باندے راخی او پہ او پرو او پہ سر باندے بہ مو کینی او نن چہ کومہ خبرہ دہ، دلتہ دا زمونہ کارخانے بند دی، دلتہ زمونہ تولے ادارے د بجلی د لوڈ شیڈنگ د وجے نہ بند دی، زمونہ ہوتلونہ د دے نہ متاثرہ دی۔ داسے خہ نشتہ چہ بجلی دلتہ وی نو دوئی خو چرتہ داسے نہ وو وئیلی چہ یرہ دا صوبے تہ مونہ نقصان ورکریے دے او کہ چرتہ دوئی دا ڈیمانہ کوی چہ مونہ تہ پیسے راکری نو دوئی خو یو کمرشل ادارہ دہ، دوئی خو پہ ہغے باندے پیسے ہم گتی چہ پہ کوم قیمت باندے ملاویری د دے صوبے بجلی، او دوئی ئے پہ مونہ پہ خو مونہ باندے خرخوی؟ نو دنن خبرہ خو دا دہ چہ زما خیال دے یا خوزہ تجویز ورکوم چہ دا تول گورنمنٹ نن پہ دے واقعہ باندے، خصوصاً پہ دے خط باندے پہ داسے انداز باندے استحقاق راوری چہ ہغہ پہ جمہوریت کبے چرتہ یوہ داسے خبرہ اوشی چہ ہمیشہ یادیری، چہ یا خو مونہ تول د ہاؤس نہ پہ دے

خفگان باندے بھر اوڳو چه بھر کنبینو چه د واپدا چه کوم زیاتے دے ، دا انتھائی سر ته رسیدلے دے (تالیاں) او که چرته مونر خاموشی اختیار کړو نوزه به گورنمنټ ته دا تجویز ور کړمه چه نن چه د وفاقی گورنمنټ د یو ادارے واپدا نه چه مونر په شریکه باندے د دے ایوان نه یو دوه منټو د پارہ د خفگان په انداز باندے بھر اوڳو نو بیا به دا راه راست ته راځی او که چرته مونر کمزوری سره هغوی ته سوال کوؤ نو زما خیال دے دا خو داسے هاتھی دے چه دا مونر لارے ته نشور او ستلے ، نوزه به گورنمنټ ته گزارش او کړم چه په دے باندے یو سخت نه سخت ایکشن پکار دے چه کم از کم په مونر پورے کومه خندا کوی ، چه زمونر په تکلیفونو باندے دا داسے ده لکه چه زخمونو باندے مالگه ئے اچولے ده ، نو زه به دا خواست او کړمه اپوزیشن ته هم او گورنمنټ ته هم چه په دے باندے مونر هغه شان احتجاج او کړو چه بیا د تاریخ یو حصه او گرځی ۔۔۔۔۔

محمود الحسن / سیدولایت حسین

مورخه 6 اکتوبر، 2009

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب، زما یو تجویز دے ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ثاقب خان چمکنی صاحب۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: ډیره مهربانی جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب ستاسو لکه چه بی بی خبره او کړه، ستاسو په غیر موجودگی کنبے مونر په دے باندے ډیر ډسکشن کړے دے۔ مشر خبره او کړه، زه تائید کومه خو زه یو ریکویسټ بل هم کومه چه که تاسو ته اعتراض نه وی، په دے باندے یو جائنټ قرار داد داسے مذمتی پکار دے جی، چه هغه هم د دے هاؤس نه پاس شی جی خکه جی، دا Commercial Entity ده، واپدا Autonomous Commercial Entity ده، د انفراسټرکچر سیفتی د دے خپل کار دے، دا د دوی کار دے، دا زمونر کار نه دے جی، خو د دے د پاسه هم چه یو راسره زیاتے هم کوی، بل راسره دا هم کار کوی نو دا ډیر، زه به دا تجویز کومه چه شه تاسو مشران فیصله کوئ هغه مونر ته منظوره ده خو خبره داسے ده چه متفقہ طور باندے یو مذمتی قرار داد هم که پیش شی نو دا به ډیره بڼه شی۔ ډیره مهربانی جی۔

جناب سپیکر: جی، عبدالاکبر خان۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، جس مسئلے کی طرف توجہ دلوائی گئی ہے، میں نے بھی صبح ایک اخبار میں اس خبر کو دیکھا ہے اور مجھے ابھی تک معلوم نہیں کہ واقعی واپڈا اتنے غلط طریقے سے مطالبہ کر سکتی ہے کہ نہیں؟ اگر حکومت ہمیں اس خط کی یا جو انہوں نے مطالبہ کیا ہے، اس کی نشاندہی کر دے کہ واقعی گورنمنٹ کو یہ خط لکھا گیا ہے یا کہ صرف ایک اخبار میں اس کو شائع کیا گیا ہے؟ تو میرے خیال میں مجھے تو نہیں معلوم کہ وہ اتنا بڑا ہاتھی بن گئی ہے کہ وہ اس طرح کے مطالبے کرتی ہے جناب سپیکر، اور مجھے ڈر اس بات کا ہے کہ کہیں وہ At source ان پیسوں کو کاٹ نہ دے، نیٹ پرافٹ میں سے وہ جو چھ ملین مل رہا ہے۔ اگر اس طرح یہ خط واقعی انہوں نے لکھا ہے اور اگر واقعی ان کا مطلب یہ ہے تو یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ At source ان پیسوں کو وہاں پر ہمارے حصے سے کاٹ دے۔ میرے خیال میں جناب سپیکر، اتنی ڈھیل دینا اس محکمے کو، یہ صوبہ جو ہے ناپھر نہ اس حکومت کے کنٹرول میں رہے گا اور نہ اس عوام کے کنٹرول میں رہے گا۔ اس کو، وہ کیا کہتے ہیں، وہ ڈالنی چاہیے تاکہ اس کو کنٹرول کیا جاسکے اور اگر واقعی اس طرح ہوا ہے تو پھر اگر قرارداد پیش کرتے ہیں، آپ واک آؤٹ کرتے ہیں، آپ جو بھی کرتے ہیں ہم آپ کے ساتھ ہیں اور ہم چاہتے ہیں کہ ان کو سبق سکھا یا جائے۔ (تالیاں)

جناب سپیکر: جی، بشیر بلور صاحب۔

جناب بشیر احمد بلور (سینیئر وزیر): سپیکر صاحب، دیرہ مہربانی۔ سپیکر صاحب، زمونبرہ درانی صاحب خبرہ او کپلہ چہ زمونبرہ حکومت کنبے د 110 بلین فیصلہ شوے وہ او دوئی ہغہ اوسہ پورے ہم نہ دی اغستے۔ زمونبرہ اوس ہم ستیند دا دے او پہ فلور آف دی ہاؤس دا وایم چہ زمونبرہ 595 بلین روپیہ پہ واپدا بانڈے Dues دی او ہغہ د دوئی حکومت چہ کوم ہغہ ایڈمنسٹریشن جوڑ کرے وو، ہغے کنبے 110 دوئی منلے وے او ہغے کنبے ہم د دوئی چہ کوم وخت شوے وو، تقریباً دوہ کالہ مخکنبے دوئی تہ یو پیسہ ہم نہ وہ ملاؤ شوے او مونبرہ پہ دے فخر کوؤ چہ زمونبرہ پورہ کینٹ تلے وو او مونبرہ پرائم منسٹر سرہ خبرہ کرے دہ او زہ تاسو تہ تسلی در کوم چہ انشاء اللہ ہغہ، 110 دوئی وئیلے دی او زمونبرہ 215 بلین جوڑ شوے دی او واپدا چہ کوم نن، دا د خط خبرہ زما علم کنبے نشتہ، زہ بہ تپوس او کرم حکومت نہ چہ دا خط راغلے دے نو دا بالکل غلط خط دے سپیکر

صاحب، ہغہ دا وائی چہ مونہر تہ پیسے را کړئ چہ ہلتہ ز مونہر بجلی نہ دہ خرخہ شوے، ہلتہ پیسے را کړئ چہ ہلتہ Destruction شوے دے، مونہر خو پروں قرارداد پاس کړو چہ مہربانی او کړہ ہغہ یوتیلٹی بلز چہ تاسو لیرئ ہغہ ہم واپس کړہ او تہ التہ حکومت تہ وائیے چہ One billion rupees را کړہ؟ سوال نہ پیدا کیبری، مونہرہ د دے خلاف سخت نہ سخت احتجاج ہم کوؤ او مونہر چہ دا ہر خہ دا واپدا کوی، ما خوبلہ ورخ دلته پہ فلور آف دی ہاؤس ویلی دی چہ دا واپدا چہ دہ دا یو White elephant دے، پکار دہ چہ دا مات کړے شی او دا خپلہ بجلی ز مونہر صوبے تہ واپس ملاؤ شی، د ہغے انتظامات مونہر پخپلہ او کړو۔ (تالیاں) مونہر خود دے خلاف بالکل یو چہ واپدا چہ ہر خہ کوی ہغہ تھیک کوی او چہ ہغے دا خط لیکلے وی او بیا مونہرہ بہ معلومات او کړو، ما تہ رہنتیا خبرہ دہ چہ علم نشته، چہ خط ئے لیکلے وی نو بیا پرزور احتجاج بہ ہم کوؤ او دا بہ ہم وایو چہ دا کومے پیسے چہ دوی مونہر نہ غواړی او خنگہ چہ عبدالاکبر خان دا خدشہ او بنودلہ چہ دا نہ وی چہ خدائے مہ کړہ ز مونہر ہغہ 6 بیلین نہ One billion کت کړی، نو زہ دا ہم انشاء اللہ تسلی ورکوم چہ پہ دے باندے ډیر زر تر زرہ بہ حکومت یو خوشخبری ورکوی، دا مخکبنے ہم تاسو تہ بہ یاد وی چہ ز مونہر د سن 73ء آئین کبنے دا وو چہ د بجلی منافع بہ مونہر تہ را کوی، سن 73ء نہ سن 90ء پورے د ټولو پارټو حکومتونہ راغلے وو خو ہیچا ہم، مارشل لاء گانے ہم راغلے خو یو تیدی پیسہ نہ وہ ملاؤ شوے او ز مونہر حکومت چہ راغلو د خدائے فضل سرہ شپہر اربہ روپیئ مونہر اغستے دی خو زہ اوس ہم پہ فلور آف دی ہاؤس وایم چہ انشاء اللہ کہ خدائے مونہر تہ لہر تائم را کړی نو دا پیسے بہ مونہر انشاء اللہ ډبل نہ زیات د دے صوبے د پارہ ہغوی نہ اخلو۔

جناب سلیکر: جی، جاوید عباسی صاحب۔

جناب محمد جاوید عباسی: Thank you very much، جناب سلیکر! بہت شکریہ۔ یہ بہت اہم مسئلہ ہے شازیہ اور نگزیب اور اکرم درانی صاحب نے جس کی طرف توجہ دلائی ہے اور چونکہ اب بشیر بلور صاحب کے علم بھی یہ بات نہیں ہے، انہوں نے خود فرمادیا ہے کہ حکومت کی سائڈ پر بھی، تو یہ مسئلہ کسی سیاسی پارٹی، کسی شخص، کسی جماعت کا نہیں ہے، یہ مسئلہ Relate کرتا ہے ہمارے پورے صوبے سے اور

حد تک نہیں رہنا چاہیے اور اسی سیشن میں ہمیں اس کمیٹی کی رپورٹ پیش ہونی چاہیے اور ہمیں پتہ ہونا چاہیے کہ فیڈرل گورنمنٹ کی اس معاملے میں کیا پالیسی ہے اور اس نے واپڈا سے کیا جواب طلب کیا ہے؟

-Thank you very much,

جناب سپیکر: مفتی کفایت اللہ صاحب۔

مفتی کفایت اللہ: شکریہ جناب سپیکر، میں آج بہت زیادہ خوش ہوں کہ آج، ہم تو ہمیشہ اپنے عوام کے مسائل پر بات کرتے ہیں لیکن آج ہم ایک ایسے نکتے پر بات کر رہے ہیں جس پر پورے صوبے میں کہیں بھی ایک فرد کا اختلاف نہیں ہے۔ اکرم خان درانی صاحب نے تجویز پیش کی ہے اور وہ متفقہ ہے، ہم سب کو باہر بھی نکلنا چاہیے اور قرارداد تو معمول کی چیز ہے، اس کو ہم بعد میں بھی پیش کر لیں گے، میں ساتھ ہی ایک تجویز کا اور بھی اضافہ کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارا صوبہ بجلی پیدا کرنے والا صوبہ ہے لیکن ہمیں اس نظر سے نہیں دیکھا جا رہا۔ جو صوبہ آٹا پیدا کرتا ہے، گندم پیدا کرتا ہے تو پہلے ان کو سیر کرایا جاتا ہے، انکی ضرورت پوری ہوتی ہے تو پھر آٹا باہر جاتا ہے لیکن اس بجلی کے (بارے) میں ایسا نہیں ہے۔ جس طرح لوڈ شیڈنگ سندھ میں اور پنجاب میں ہوتی ہے تو اس صوبے کے اندر بھی ہوتی ہے، جو صوبہ اس بجلی کو پیدا کرتا ہے۔ آج جب ہم احتجاج کریں گے تو اس ہاتھی کے خلاف یہ بات بھی کریں کہ آج کے بعد ہمارے اس صوبے کا یہ موقف ہونا چاہیے کہ جب تک ہماری ضرورت پوری نہیں ہوتی اس وقت تک باہر کی ضرورت کے مطابق ہم بجلی نہیں مہیا کر سکتے، ہم بجلی باہر تب دیں گے کہ ہماری ضرورت پوری ہو، یعنی ہمارا صوبہ 'لوڈ شیڈنگ فری' صوبہ ہونا چاہیے اس کے اندر کوئی لوڈ شیڈنگ نہیں ہوگی تو ہم سمجھیں گے کہ ہمارے ساتھ ٹھیک برتاؤ کیا جا رہا ہے۔ مجھے امید ہے کہ تمام پارلیمانی لیڈرز اس کو بھی ساتھ لیں کہ ہم اس کو 'لوڈ شیڈنگ فری' صوبہ بنانا چاہتے ہیں اور واپڈا کو مجبور کریں گے کہ پہلے ہماری ضرورت پوری کرے، باقی تمام صوبوں کو بعد میں دیں اور جب تک ہماری ضرورت پوری نہیں ہوگی ہم باہر بالکل اس کو دینے کیلئے تیار نہیں ہونگے۔ مجھے امید ہے کہ آج کا یہ اتفاق اور آج کا ہمارا یہ موسم اور آج کے ہمارے حالات ہمارا حق دینے پر انہیں مجبور کر دیں گے اور ایک ایسی جماعت کی یہاں حکومت ہے جس کا Moto ہے صوبائی حقوق، تو کیوں نہ ہم ان کی قیادت میں آج اپنا حق حاصل کر لیں اور دنیا کو بتادیں کہ حق حاصل کیا جاتا ہے، اس کو چھینا بھی جاتا ہے اور جو لوگ آرام سے حق نہیں دیتے تو ان کو آنکھیں بھی دکھائی جاسکتی ہیں۔ مجھے امید ہے کہ کسی کو اس سے اختلاف نہیں ہوگا اور اس کو انشاء اللہ پاس کر دیا جائے گا۔

مولوی عبداللہ: جناب سپیکر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی، سکندر خان۔ آپ کو ان کے بعد۔ سکندر خان۔

جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ: جناب سپیکر، زہ ستاسو مشکور یم چہ تاسو مالہ موقع را کرہ۔ شازیہ بی بی او درانی صاحب چہ کومہ مسئلہ اوچتہ کرہ، دا واقعی یو ڊیرہ اہم مسئلہ دہ۔ یو طرف تہ زمونہ دا صوبہ داسے حالاتو نہ تیریری لگیا دہ چہ د ٲول ملک لیڈر شپ وائی چہ یرہ د پاکستان د بقاء جنگ کیری لگیا دے او زمونہ دا صوبہ پکنے فرنٹ لائن صوبہ دہ۔ بل خوا تہ زمونہ د صوبے خلقو، مونہ سرہ چہ کوم زیاتے کیری، کہ ہغہ د لوڊ شیڈنگ او د نور خیزونہ پہ حوالے سرہ مونہ او گورو، د بجلی نہ ملاویدو پہ حوالہ سرہ او گورو او بیا د پاسہ پرے د واپدے د طرفہ دا یو مطالبہ کول چہ یرہ یو ارب روپیہ ہم د دوی مونہ لہ را کیری نو زما پہ خیال دا ڊیر ظلم او زیاتے دے، جناب سپیکر پہ دے باندے بالکل غلے نہ دی پاتے کیدل پکار، پہ دے باندے ہر قسمہ احتجاج کول پکار دی۔ زہ د درانی صاحب تجویز سرہ اتفاق لرمہ چہ ہاؤس نہ مونہ تہ واک آؤت بلکہ زہ خوبہ دا وایمہ چہ کہ دا یو اقدام او کرو چہ ٲول او خوا او روڊ تہ او خوا او دا روڊ یو خو گھنٲو د پارہ بند کرو او دا یو احتجاج او بنایو دوی تہ چہ اسلام آباد کبنے ہم خلق واری او د واپدے خلق پہ لاهور کبنے ئے ہم واری چہ یرہ دا صوبہ چہ دہ، پہ دے خبرے باندے متفق دہ، د دے صوبے دا ٲول ایوان چہ دے پہ دے خبرے باندے متفق دے چہ دا بجلی چہ دہ، دا زمونہ دہ او دا زمونہ حق دے، دیکبنے چہ کومے زمونہ د دے نیٲ ہائیڈل پرافٲ پیسے جو ڊیری، ہغہ ہم زر تر زہ مونہ تہ ملاویدل پکار دی او کوم چہ د لوڊ شیڈنگ دا مسئلہ دہ، دا ہم زر تر زہ حل کیدل پکار دہ چہ زمونہ دا خلق چہ دی، دا دے مصیبت نہ خلاص شی۔

جناب سپیکر: شکریہ جی۔ مولوی عبداللہ صاحب۔

مولوی عبداللہ: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ جناب سپیکر صاحب کا مشکور ہوں کہ مجھے وقت ملا، ہماری بہن شازیہ اور نگزیب صاحبہ نے جو بات کی ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ میں دیکھ رہا ہوں کہ ایک اخباری اطلاع پے آپ سب بول رہے ہیں، یہ Confirm بھی ہے کہ نہیں؟

مولوی عسید اللہ: میں اسی طرف، نہیں بات یہ ہے میں اسی سے ذرا Quote کر رہا ہوں، ہمارے جو اکابرین ہیں جنہوں نے یہ بات جو کہی ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: کہیں ایسا نہ ہو کہ ایک اخبار نے ویسے ہی بے۔۔۔۔۔

مولوی عسید اللہ: نہیں، میں دوسری لائن پے جا رہا ہوں، میں دوسری لائن پے جا رہا ہوں۔ سپیکر صاحب، میں دوسری لائن پے جا رہا ہوں۔ واپڈا ایک کمرشل ادارہ ہے، جس طرح کسٹم اور ایکسائز کمرشل ادارے ہیں اسی طرح واپڈا بھی ایک کمرشل ادارہ ہے۔ یہ واپڈا کے فرض منصبی میں ہے، اگر اس کو Loss آجائے، اس کو جو بلز لینے پڑیں وہ کیوں نہیں لے گی۔ اگر اس کے جو Equipment ہیں اس کے جو معاملات ہیں، وہ خراب ہو گئے تو اس کا فرض منصبی ہے کہ بل بھی مانگے گی، وہ اپنے معاملات بھی ٹھیک کرے گی، ہمیں احتجاج کرنا چاہیے، جو ذمہ دار ہیں، واپڈا کے جو ذمہ دار، جو پلاننگ ساز ہیں ان کے ساتھ بات کرنی چاہیے۔ واپڈا تو کسٹم کی طرح ایک ادارہ ہے، جب کسٹم اپنے ریونیو کو Collect کر لیتا ہے تو ان کو ہم کیا برابلا کہیں گے، واپڈا اچھا کر رہی ہے اور واپڈا کو چاہیے کہ ریونیو اکٹھا کرے، ریونیو اکٹھا کر کے ملک کے فائدے میں ڈالے گا۔ یہ کونسی بڑی (بات) ہو گی کہ واپڈا نے اپنے بلز مانگے ہیں تو ہم احتجاج کرنے کیلئے سڑک پے جائیں گے، یہ کوئی ناکہ بندی والی بات نہیں ہے۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں ایسا کرتے ہیں کہ ایک پندرہ منٹ کیلئے بریک کرتے ہیں، چائے پیتے ہیں اور آپ اخبار والوں والوں سے تھوڑا پوچھ بھی لیں۔ (شور) تو چائے کا وقفہ، چائے کیلئے 15 منٹ بریک کیا جاتا ہے۔

(اجلاس کی کارروائی چائے کے وقفے کیلئے ملتوی ہو گئی)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر، کرامت اللہ خان مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: جی، قلندر خان لودھی صاحب۔

ممنوعہ وغیر ممنوعہ اسلحہ لائسنس کا اجراء

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر، جہاں ہم مرکز سے ہمیشہ گلے شکوے کرتے ہیں۔ وہاں سے اچھی بات اگر ہو جائے تو اسے Appreciate نہ کرنا میں سمجھتا ہوں نا انصافی ہو گی، تو اس میں یہ ہے کہ، اب

میرے پاس ایک لیٹر ہے جو، آپ کی وساطت سے، Policy guideline for issuing of arm licenses کے متعلق ہے جی۔ اس سے پہلے ہمیں ایک ایک لائسنس کیلئے، ایک پستول اور ایک ریو اور کے لائسنس کیلئے ڈی سی او کے چکر لگانا پڑتے تھے اپنے لوگوں کیلئے، تو حالات کو دیکھتے ہوئے اس نے ایک اچھا اقدام کیا ہے لیکن اس میں جناب سپیکر، میں اس کی Clarification چاہوں گا،

“Suggested Maximum Monthly Quota for Arms Licenses for Non-Prohibited bore، Parliamentarians would be as under:”

اور Prohibited bore پانچ ہیں۔ آگے یہ لکھتے ہیں جی، “The above quota may be implemented from 1st September 2009. Utilized quota will be carried out & forwarded to the next month.” یہ جناب سپیکر، میرے خیال میں یہ 19 اور 28-9 یہ ہمارے سیکرٹریٹ میں پہنچا ہے، اس پر سیکرٹری صاحب کے دستخط ہیں اور اس کے بعد یہ ہمیں پہنچی ہے، یہ کاپی دی گئی ہے، ہم سیشن میں بیٹھے ہوئے اور اس میں اگر فرض کیا ہم کچھ اپنی پہلی جوابت ہے وہ یہ کہ میں Clarification چاہوں گا کہ یہ ہمارے لئے ہے، صرف ایم پی ایز کیلئے ہے یا ایم پی ایز کی Recommendation پر اس کے لوگوں کیلئے ہے؟ چونکہ 20 جو ہیں Non prohibited bore کے ہیں اور پانچ Prohibited bore کے ہیں، تو اس کی یہ Clarification چاہیئے۔ دوسری بات یہ ہے جی، کہ یہ اتنا شارٹ ٹائم ہے کہ اس میں ہے کہ 1st September سے یہ شروع ہوگا، Next month سے، تو Next month تو جا رہا ہے جی، ابھی تک تو میرے خیال میں کسی نے کوئی Proposal دی نہیں ہے اور اس میں یہ بھی نہیں پتہ کہ اس کا فارم کہاں سے ملے گا، اس کا فارم ہی نہیں ہے، اس کا فارم تو سب سے الگ ہونا چاہیئے تھا اور دوسرا یہ ہے کہ یہ Monthly quota ہے، اسے زیادہ ہونا چاہیئے۔ تو یہ Clarification کہ آیا یہ ہم لوگوں کو Recommend کر سکتے ہیں، پرمٹ کی طرح یا کہ یہ ہمارا اپنا ذاتی ہو گا ہر Month کیلئے، تو پھر اس کیلئے جی، ذرا Clarification ہونی چاہیئے۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، اگر اس میں۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: قاضی اسد۔ جی، بڑے عرصے بعد اٹھے ہیں تو ان کو ذرا موقع دے دیں۔ قاضی صاحب۔

قاضی محمد اسد خان (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم) مہربانی سر۔ سر، میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں، میں نے بھی وہ کاغذ دیکھا ہے، معزز رکن لودھی صاحب جس بات کا ذکر کر رہے ہیں وہ قومی اسمبلی کے سپیکر نے جو چیز

کی ڈیٹ ہے، سر، وہ Prohibited میں کتنا رکھتے ہیں، N.P.B کتنا رکھتے ہیں؟ تو یہ ریزولوشن جس کیلئے کل میں نے آپ سے کہا تھا تو آپ نے کہا تھا کہ دوبارہ اس کو Fair کر کے لے آئیں اور رول کو Suspend کر کے۔۔۔۔

حاجی قلندر خان لودھی: ہو گیا ہے یہ تو۔۔۔۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈا: نہیں نہیں، یہ تو پالیسی ہے نا، ہم اس کو Increase کرنے کیلئے ریزولوشن بھیجتے ہیں۔

جناب سپیکر: کوٹہ کے Increase کیلئے۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈا پور: جی، کوٹہ کے Increase کیلئے۔ تو آپ مجھے اجازت دینگے تو میں رول Suspend کرنے کی استدعا کرتا ہوں اور اس کو اگر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: لیاقت شباب صاحب کا مائیک آن کریں ذرا، مائیک آن کریں، لیاقت شباب، ایکسٹرنل منسٹر صاحب۔

جناب لیاقت علی شباب (وزیر آبداری و محاصل): Any how جی، زما آواز دغہ کیبری، شکریہ۔ ما جی، عرض لرو چہ دا سردار صاحب چہ کوم ریزولوشن راولی نو زمونبر د صوبے چہ کوم حالات دی ہغہ مدنظر مونبر تہ پکار دی چہ کم از کم زمونبر دے ایم پی ایز دے حالاتو مطابق د ایم این ایز ہومرہ کوتہ پکار دہ، د ہغے نہ کمہ نہ دہ پکار۔ (تالیاں) نو مونبرہ پہ دے او ہغے کبے Suggest کوٹہ جی، چہ دا ضروری خبرہ دہ او لکہ دا زمونبر Right جو پیری او چہ کوم حالات دی، ہغہ خو مرکز تہ ہم پتہ دہ او تولے دنیا تہ پتہ دہ او بل جی، دا لبر Clear کول غواری چہ دا شے چہ کوم دے، دا کوتہ Monthly دہ او کہ Annual دہ؟

جناب سپیکر: ایک منٹ ذرا ان کو بولنے دیں، وقار خان کو۔

جناب وقار احمد خان: جناب سپیکر صاحب، زما پکبے دا Suggestion دے جی چہ دا ہغوی Per year کرے دے پانچ، نو کم از کم مونبر لہ خو پکار دا دی چہ Per month پانچ کری جی۔ ہغہ خبرہ دہ، د حالاتو مطابق Per year نہ Per month کول پکار دی جی۔ خالص چہ زمونبر دا کوم حالات دی، خصوصاً ملاکنڈ ڈویژن

چہ د کومو حالاتو سرہ مخ دے نو دوئی لہ پکار دی چہ د دے پانچ Per year پٹائے پانچ Per month کپری مونر لہ نو دا بہ زمونر د پارہ ڈیر بنہ وی جی۔

جناب سپیکر: دا مخکبے چہ کوم Recommendation تلے وو، ہغہ د Per month پہ حساب سرہ تلے وو خو فیڈرل گورنمنٹ پرے Decision بل رنگے واغستو۔ Anyhow تاسو خہ کول غواړئ، Amend کول غواړئ؟ نہ، دا مالہ ئے چہ خہ رالیبرلے دے دا Amend کول غواړئ، Amend ئے کپری خو داد مشرانو نہ د ټول دستخط کپری۔ اسرار اللہ خان گنڈاپور صاحب کامائیک آن کریں۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: شکر یہ سر۔ سر، میری اس میں یہ Suggestion ہے، بجائے اس کے کہ ہم وہ ڈیمانڈ کریں کہ جس کو وہ Straight away refuse کر دیں، ہم جو پالیسی ہے اس میں ایک اصول کے تحت اپنا ڈیمانڈ بھیجتے ہیں کہ دو ایم پی ایز کا حلقہ ایک ایم این اے کے برابر ہے، تو اس اصول کے مطابق جتنا بھی Proportionally وہ Increase کریں، چونکہ ایم این ایز بھی یقیناً یہی بات کریں گے جو صوبہ سرحد کے ہیں تو جتنا بھی Increase ہوگا، ہمارا Proportionally ان کے ساتھ Increase ہوگا۔ (شور)

جناب سپیکر: لیاقت شہاب صاحب کامائیک آن کریں، اور نگریز یب خان! اس کے بعد۔ سردار اور نگریز یب خان نلوٹھ: اچھا ٹھیک ہے۔

جناب لیاقت علی شہاب (وزیر آبداری و محاصل): تھینک یو سر۔ زہ دے معزز ممبر سرہ جی بالکل اتفاق کومہ چہ دا کہ پہ نور Provinces کبے دغسے کپری پہ دے Percentage سرہ چہ د یو ایم این اے پہ حلقہ کبے دوہ راخی، بعضے خایونو کبے درے ایم پی ایز راخی، پہ یو یو حلقہ کبے او خلور ہم May be چہ وی چرتہ، خو زمونر د صوبے چہ کوم حالات دی د ہغے مدنظر زمونرہ خواست دے چہ دا ریزولوشن چہ راخی نو پہ ہغے کبے زمونرہ کوتہ د ایم این اے مطابق د شی، د این ڈبلیو ایف پی دا ایم پی ایز چہ دی۔ (تالیاں)

جناب سپیکر: میاں نثار گل صاحب، جی۔ میاں نثار گل صاحب کامائیک آن کریں۔ میاں نثار گل کا کاخیل (وزیر جیلخانہ جات): بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ سپیکر صاحب، میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور میں رب کا بھی شکریہ ادا کرتا ہے کہ آج میں اس ایوان میں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم

سے اور عوام کی دعاؤں کی وجہ سے ادھر کھڑے ہو کر آپ کے ساتھ بات کر رہا ہوں۔ (تالیاں)

جناب سپیکر، میں فیڈرل گورنمنٹ کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے دو لائسنس مجھے دیئے تھے کلاشنکوف کے، اور وہ میرے گن مینوں کے ساتھ تھے اور اس کی وجہ سے شکر الحمد للہ کہ آج میں کھڑا ہو کر، اگر وہ دو کلاشنکوف میرے ساتھ نہ ہوتے جی، لائسنس نہ ہوتے تو فوج کے ناکوں کی وجہ سے میں اس ایوان تک نہ پہنچتا، میری یہ درخواست ہے کہ آج ہمارے صوبے کے حالات کی وجہ سے ہمارا صوبہ Specially ملاکنڈ ڈویژن، جنوبی اضلاع، جدھر بھی آپ جاتے ہیں تو ہر وقت ہمیں ڈر ہوتا ہے کہ خدا نخواستہ کچھ ہو جائے گا۔ یہ کلاشنکوف ایسی چیز نہیں ہے، یہ ایسی چیز ہے کہ پہلے لوگ پھراتے تھے لیکن ہم اس سے شرم (محسوس) کرتے تھے، پانچ سال پہلے ہمارے ساتھ پستول بھی نہیں ہوتا تھا لیکن آج ذرا آپ دیکھیں تو ہم گھروں میں یا اپنے دوستوں کے ساتھ جب پھرتے ہیں، تو چار پانچ گاڑیاں ہمارے ساتھ پیچھے گن مینوں کی ہوتی ہیں۔ میری یہ ریکویسٹ ہے کہ فیڈرل کو یہ سفارش کی جائے کہ ہمارے صوبے کے حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے اور دو ہمارے معزز ممبران، امجد آفریدی صاحب اس حادثے کے نظر ہو گئے، ان کے ساتھ بھی ہوا ہے، میرے ساتھ بھی ہوا ہے، یہ اس مرکزی گورنمنٹ کے فیصلے کی وجہ تھی کہ ہمارے ساتھ لائسنس کی دو بندوقیں تھیں اور ہم اس ایوان میں زندہ کھڑے ہو کر آپ کے ساتھ بات کر رہے ہیں۔ تھینک یو، سر۔

جناب سپیکر: یہ اس طرح کچھ دلجوئی کی باتیں بھی ہونی چاہئیں، قاضی صاحب! آپ نہیں کرتے۔

قاضی محمد اسد خان (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): میں تو کرتا رہتا ہوں سر، آپ کی اجازت سے۔

جناب سپیکر: اور ان بھائیوں کو تو، ہماری تو خواہش ہے کہ ان کیلئے سفارش کریں کہ ایک ایک بلٹ پروف گاڑی بھی بغیر اس کے دے دیں (تالیاں) بلکہ اس کے ساتھ ریزیوشن میں وہ بھی شامل کریں۔

جناب عنایت اللہ خان جدون: سر، اس ضمن میں میری بھی ایک تجویز ہے۔

جناب سپیکر: جی، بسم اللہ۔

جناب عنایت اللہ خان جدون: سر، میری یہ تجویز ہے کہ جو ہمیں لائسنس ملتے ہیں اور Prohibited

bore کا جیسے لائسنس ملتا ہے تو Prohibited bore کا Weapon جب آپ خریدنے کیلئے جاتے

ہیں تو قانونی طور پر وہ Weapon بازار میں تو بک نہیں سکتا، آپ ادھر ادھر سے وہ Weapon حاصل

کرتے ہیں، پھر اس کا نمبر لینے کیلئے آپ کو ایک طریقہ کار اختیار کرنا پڑتا ہے، جو سارے کرتے ہیں۔ اس کیلئے میرے پاس یہ تجویز ہے کہ اگر ہمیں وفاقی حکومت یہ اجازت دیدے کہ جو Prohibited licenses ایٹھ ہوں گے اس کیلئے ہمہاں سے 'واہ' سے MP5 وغیرہ جوہماں پہ پاکستان میں بنتی ہیں، وہ جا کر ہم لے لیں اس کیلئے پروسیجر بڑا لمبا ہے کہ آپ کو وزیر اعظم صاحب کو لکھنا پڑتا ہے، پھر وہ اس کو Approve کرتے ہیں، Ministry of Interior سے آتا ہے اور بڑا لمبا ایک پروسیجر ہے۔ وہی بندوق آپ باہر سے خریدیں تو وہ ڈبل بیسوں میں پڑتی ہے آپ کو، تو یہ Kindly اگر اس میں لکھ لیں، اسرار خان جو کہ کوئی بڑی لمبی چوڑی (قرارداد) بنا رہے ہیں، تو یہی میری ریکویسٹ ہے سر، کہ اس کا اگر ہو جائے تو یہ مسئلہ بھی حل ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: اسرار اللہ خان گنڈاپور صاحب! ادھر آئیں۔ یہ ذرا Amend کریں، اتنی دیر میں تھوڑا ہم ایجنڈے پر آتے ہیں، Main agenda کی طرف آتے ہیں۔ یہ آپ پیر صاحب کے ساتھ اور سب بیٹھ کے جو بھی Amendments کریں، طریقے سے بنادیں۔ جی، آئٹم نمبر 5، باقی جنرل باتیں کافی ہو چکیں، اب ایجنڈے کی بات۔

مسئلہ استحقاق

Mr. Speaker: Item No 5, 'Questions of Privilege':

یہ بھی آپ ہی کے ہیں، اس کے سارے ممبران صاحبان انتظار کر رہے ہیں۔

Mr. Abdul Akbar Khan, MPA, to please move his privilege motion No. 67 in House. Mr. Abdul Akbar Khan.

جناب عبدالاکبر خان: شکریہ جناب سپیکر۔ اسمبلی کے اجلاس میں میری ایک تحریک التواء کو ایجوکیشن کمیٹی کے حوالے کیا گیا تھا، کمیٹی نے متفقہ طور پر سفارشات اور فیصلے کئے تھے جو کہ ایس ای ٹی اساتذہ کے سلسلے میں تھے مگر ابھی تک ان فیصلوں پر عملدرآمد نہیں کیا گیا جس سے نہ صرف میرا بلکہ پوری کمیٹی کا استحقاق مجروح ہوا ہے، اس لئے اس کو کمیٹی کے حوالے کیا جائے۔ جناب، پینڈنگ رکھیں کیونکہ وہ رپورٹ تیار ہو چکی ہے اور جب اسمبلی سے وہ Approve ہو جائے گی تو پھر اس کو، میرا جو پریلوچ موشن ہے، اس وقت تک آپ پینڈنگ کر لیں۔

جناب سپیکر: جس طرح آپ کی مرضی لیکن آپ جلال میں آکر کر لیتے ہیں اور پھر واپس ہو جاتے ہیں۔

جناب عبدالاکبر خان: نہیں سر، میں نے تو، نہیں، جلال کی بات سر نہیں ہے، ایک سال ہوا ہے کہ

رپورٹ-----

جناب سپیکر: دوسروں کا حق مارتے ہیں نا۔

جناب عبدالاکبر خان: حق تو آپ لیتے ہیں، میں تو نہیں مارتا۔ (قمقمے)

جناب سپیکر: جی، یہ پینڈنگ، یہ This is kept pending۔ محمد جاوید خان عباسی صاحب۔

جناب محمد جاوید عباسی: Thank you very much۔ جناب سپیکر، میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے ٹائم دیا ہے، انشاء اللہ ہم یہاں سازشیں ختم کرنے کیلئے بیٹھے ہوئے ہیں، قاضی صاحب! ہم آپ کو یقین دلا رہے ہیں انشاء اللہ اور جہاں جہاں سازشیں ہو رہی ہیں ان کا اختتام کرنے کیلئے انشاء اللہ ہم اپنا Role play کریں گے۔

آوازیں: زندہ باد، زندہ باد۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر، میں اپنی تحریک استحقاق نمبر 69 پر آتا ہوں۔ میرے حلقے میں جناب سپیکر، جناح آڈیویشن کے، جناب سپیکر، میں اپنی اس پریولوج موشن پر اس وقت زور نہیں دے رہا ہوں، میں ریکویسٹ کرونگا کہ آپ اس کو، ایک ایکسیشن واپڈانے ایک نہایت ہی ایماندار سپرٹنڈنٹ اور تین لائن مینوں کو ہمارے علاقے-----

جاری

محمد سمیل۔ سید ولایت حسین۔

6-10-2009

(-----جاری-----)

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، میں اس وقت اپنی پریولوج موشن پر زور نہیں دے رہا ہوں، میں ریکویسٹ کرونگا کہ آپ اس کو پینڈنگ رکھیں کیونکہ وہ رپورٹ تیار ہو چکی ہے اور جب اسمبلی سے وہ Approve ہو جائے گی تو پھر اس پر میری جو پریولوج موشن ہے، اس وقت تک آپ پینڈنگ کر لیں۔ جناب سپیکر: جس طرح آپ کی مرضی لیکن آپ جلال میں آکر کر دیتے ہیں اور پھر واپس ہو جاتے ہیں۔

جناب عبدالاکبر خان: نہیں سر، جلال کی بات نہیں ہے، ایک سال ہوا ہے کہ رپورٹ کمیٹی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دوسروں کا حق مارتے ہیں نا۔

جناب عبدالاکبر خان: حق تو آپ دیتے ہیں، میں تو نہیں مارتا۔۔۔۔۔ (قمقے)

Mr. Speaker: This is pending. Muhammad Javed Khan Abbasi Sahib.

جناب محمد جاوید عباسی: (یہ آپ کے خلاف نہیں ہے) تھینک یو ویری مچ جناب سپیکر۔ میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے ٹائم دیا ہے انشاء اللہ ہم ہاں سازشیں ختم کرنے کے لئے یہاں بیٹھے ہوئے ہیں قاضی صاحب ہم آپ کو یقین دلا رہے ہیں انشاء اللہ اور جہاں جہاں سازشیں ہو رہی ہیں انشاء اللہ ان کا احتتام کرنے کے لئے ہم اپنا رول پلے کریں گے۔۔۔ (زندہ باد) جناب سپیکر! میں اپنی اس تحریک استحقاق 69 پر آتا ہوں۔ میرے حلقے میں جناب سپیکر جناح آباد ڈویژن کے ایکسین واپڈا نے ایک نہایت ہی ایماندار سپرٹنڈنٹ اور تین لائٹ مینوں کو ہمارے علاقے

لو راں سے تبدیل کر دیا۔ جب متعلقہ آفیسر ایکسین سے رابطہ کیا گیا تو انہوں نے مجھے بتایا کہ ان اہلکاروں کے خلاف انکو آری جاری ہے اس لئے کہ وہ اہلکار لوگوں سے پیسے لیتے ہیں، لہذا میں نے اس پر مزید زور نہیں دیا لیکن بعد ازاں معلوم ہوا ہے کہ نہ ان لوگوں کے خلاف کوئی انکو آری کی جا رہی ہے، نہ ان کے خلاف کوئی شکایت ہے بلکہ متعلقہ آفیسر یعنی ایکسین صاحب جو تھے، وہ خود رقم کا تقاضا کر رہے تھے، نہ ملنے پر ایماندار افسروں کو وہاں سے ٹرانسفر کیا گیا ہے۔ جناب، ایکسین صاحب کی غلط بیانی سے میرا استحقاق مجروح ہوا ہے اور میں ایکسین واپڈا کے خلاف یہ تحریک منظور کر کے کمیٹی کے حوالے کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر، یہ معاملہ اس طرح ہوا ہے کہ میرا حلقہ جو ہے جناب، یہ سارا گلیات کے اوپر واقعہ ہے۔ یہ جو Routine کی لوڈ شیڈنگ ہے جناب، ہم اس کو Appreciate کرتے ہیں اور ہم نے کبھی بھی اس کے خلاف بات نہیں کی اور آج میں آپ کا مشکور ہوں کہ میری تحریک استحقاق اس وقت آئی ہے جب واپڈا کے متعلق آج اس ایوان نے بڑی باتیں کی ہیں اور ساتھ یہ مقصود تھا کہ یہ ہمارے ساتھ ظلم و زیادتی کر رہی ہے۔ وہ حلقہ جہاں کبھی آپ تشریف لے کر جاتے ہیں، جہاں ہماری پراونشل گورنمنٹ کا Summer Head Quarter ہے جناب، دس دس گھنٹے اور آٹھ آٹھ گھنٹے جناب سپیکر، وہاں پے یہ

بجلی بند رکھتے ہیں، نہ تو جناب سپیکر، وہاں ہم انٹر کنڈیشنز چلاتے ہیں، نہ ہماری وہاں دن کے وقت فیکٹریز چلتی ہیں۔ رات کو شام سات بجے سے لیکر ہمیں بارہ بجے تک بجلی چاہیئے ہوتی ہے اور چھ چھ گھنٹے جناب سپیکر، یہ بجلی بند کر دیتے ہیں۔ یہ اس لئے کرتے ہیں، جب ہم نے انکو آری کی تو پتہ چلا جناب سپیکر، کہ یہ بجلی چوری کروا رہے ہیں اور ان کے Line losses ہیں، ان کو پورا کرنے کیلئے یہ بجلی بند رکھتے ہیں۔ ایک مہینہ پہلے یہاں، جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ ذرا چاہوں گا، جب آپ اس طرف دیکھتے ہیں تو ہمارا حوصلہ ذرا بڑھتا ہے اور پھر ہم اور دلجمعی سے بات کرتے ہیں جناب سپیکر، مہربانی آپ کی۔ تو جناب، یہ کوئی ڈیڑھ دو ماہ پہلے یہاں ہمارے پورے حلقے میں لوراں، لور گلیات، گلیات کے اندر مختلف اوقات میں لوگ جلوس نکالتے تھے اور سڑکیں بند کرتے تھے اور پھر انتظامیہ نے ہم سے رابطہ کیا، ہم نے شکایت کی اور ان افسروں کو انہوں نے اپوائنٹ کیا اور اس سے (وہ چیز) ختم ہو گئی تھی۔ یہ آدمی، ایکسٹن صاحب خود ڈیمانڈ کرتا ہے، میں وہ باتیں یہاں کمیٹی کے سامنے کروں گا اور میں نہیں چاہتا کہ میں Share کروں کہ یہ کس طرح، اور پھر ان ایماندار افسروں کو انہوں نے ٹرانسفر کر کے ہمیں اندھیرے میں رکھا ہوا ہے۔ جناب سپیکر، وہ ایک خوبصورت علاقہ جس کو اللہ تعالیٰ نے حسن بخشا ہے، میں چاہوں گا کہ یہ سارا ہاؤس اور اس میں الحمد للہ بیشتر لوگ مختلف اوقات میں وہاں تشریف لیکر جاتے ہیں، آپ سے لیکر اس ایوان کے ہر رکن تک، لیکن ہمیں بڑی شرمندگی ہوتی ہے کہ وہاں شام ہوتے ہی بجلی غائب ہو جاتی ہے اور پوری پوری رات بجلی وہاں یہ آنے نہیں دیتے۔ لہذا اس نے غلط بیانی کی ہے جناب سپیکر، میں اپنے دلائل میں انشاء اللہ کمیٹی کے سامنے وہ ثبوت پیش کروں گا کہ کیا کیا ڈیمانڈ یہ آدمی کر رہا ہے اور کس طرح اس علاقے کے لوگوں کے ساتھ زیادتی کر رہا ہے۔ میری آپ سے اور معزز ایوان سے یہ ریکویسٹ ہوگی کہ میری موشن پر یو بی جی کمیٹی کے حوالے کی جائے تاکہ میں اپنا کیس وہاں Argue کر سکوں اور پھر جو بھی بات ہو جناب سپیکر،

مجھے وہ فیصلہ منظور ہوگا۔ Thank you very much۔ (تالیاں)

سید محمد صابر شاہ: جناب سپیکر۔

محترمہ نگہت یا سمین اور کزئی: جناب سپیکر۔

Mr. Speaker: Jee, ایک، ایک One by one Pir Sahib! Ladies First. Jee, Nighat Bi Bi. (Laughter)

محترمہ نگہت یا سمین اور کزئی: جناب سپیکر صاحب، میں یہ کہہ رہی تھی کہ میڈیا والے جاچکے ہیں اور ہم جو نشانہ ہی کرتے ہیں مسائل کی، تو ظاہر ہے وہ باتیں ہماری میڈیا ہی جا کر پیش کرتا ہے اور جس سے عوام کو

پتہ چلتا ہے۔ میڈیا والوں کی کوئی بہت ہی Important میسٹنگ تھی جس کی وجہ سے وہ چلے گئے ہیں تو میں آپ سے درخواست کرونگی کہ اگر باقی ایجنڈا اکل لے لیں کیونکہ یہاں پر جو بھی معزز ممبر بات کرتا ہے تو وہ ظاہر ہے اسی لئے بات کرتا ہے کہ ان کی آواز ان کے حلقے کے لوگوں تک پہنچے اور وہ بات کو سمجھ سکیں، جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: شکریہ بی بی، لیکن بات ایسی ہے کہ ابھی جس طرح کل ہمارے محترم درانی صاحب نے کہا تھا کہ اس اجلاس پر کافی خرچہ ہوتا ہے، میڈیا کے دوستوں کی ٹھیک ہے میسٹنگ ضروری تھی لیکن ویسے میرے بھی تھوڑے سے گلے ان سے ہیں کہ وہ Coverage جو کہ اسمبلی کا حق بنتا ہے، وہ ہمیں نہیں دے رہے ہیں۔ یہ اسمبلی یہ ایوان جو کہ پورے صوبے کا ہے، Front page پر اس کو Coverage ملنی چاہیے (تالیاں) اور یہ کبھی اندر اور کبھی پیچھے کے Pages پر آپ کو ایک کونے میں Coverage دیتے ہیں تو یہ Any how اس وقت ممکن نہیں ہے کہ ہم اس کو بتادیں۔ پیر صابر شاہ صاحب۔

سید محمد صابر شاہ: جناب سپیکر، یہ جو عباسی صاحب نے تحریک استحقاق پیش کی ہے بجلی کے حوالے سے، XEN کے حوالے سے، تو میرے خیال میں اگر Collectively تمام اضلاع کے XENs کو بلا لیں اور یہ جو رویہ ہے، اگر میرے ساتھ یہ رویہ ہے تو میں کم از کم یہ کہہ سکتا ہوں کہ یہ تمام ضلع میں ہر جگہ ان کا رویہ یہی ہوگا۔ میں آپ سے گزارش کروں گا کہ غازی کے اندر بجلی کی لوڈ شیڈنگ دس دس، بارہ بارہ گھنٹے وہاں پر ہوتی ہے، اس کے خلاف لوگوں نے جلوس نکالے اور تین دن مسلسل وہاں پر ٹینشن رہی اور میں XEN سے ٹیلیفون کرتا اور وہ میرا ٹیلیفون Attend نہیں کرتا رہا، پھر میں نے چیف ایگزیکٹو کو فون کیا کہ جی، آپ کا XEN جو ہے، یہاں پر لوگ ہنگامہ کر رہے ہیں، ایک بے چینی ہے، لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ بنا ہوا ہے، آپ نے جو XEN جس سیٹ پر بیٹھا ہے، اس میں اتنی جرات نہیں، اخلاقی طور پر وہ اتنا کمزور آدمی ہے کہ وہ ایک عوامی نمائندہ کی بات سننے کیلئے تیار نہیں ہے۔ اس کے دفتر سے بھی یہی Response کہ وہ موجود نہیں، اس کے موبائل پر، ٹیلیفون جاتے ہوئے گھنٹیاں بجاتی ہیں، وہ نہیں اٹھا رہا ہے۔ وہاں پہ کسی کے ساتھ، یعنی ایک ایسی کیفیت ہے کہ بجلی کا تعلق عام آدمی کے ساتھ ہے، ہر آدمی بجلی کا استعمال کر رہا ہے، لوڈ شیڈنگ اور گرمی میں ہر آدمی متاثر ہو رہا ہے اور اگر ایک عوامی نمائندہ، جب عوام جلوس نکالیں، ہنگامہ کریں، عوام مصیبت میں ہوں اور ایک سرکاری اہلکار جو کہ لوگوں کے عوامی نمائندوں کے ساتھ بات کرنے کا بھی روادار نہ ہو تو جناب سپیکر، مجھے بتائیں کہ ہم کہاں جائیں گے؟ تو اگر آپ یہ کریں کہ بجائے اس

کے کہ صرف ڈسٹرکٹ ایبٹ آباد کے XEN کو بلائیں، آپ چیف ایگزیکٹو کو بلائیں، آپ میرے خیال میں تمام ضلعوں کے جتنے بھی XENs ہیں، ان کو بلائیں، اگر کوئی ساتھی اس ہاؤس کا ان سے مطمئن ہو تو اس کو Exclude کر دیں، اگر سارے مطمئن نہ ہوں تو سب کو بلائیں، چیف ایگزیکٹو کو بلائیں اور ان کے سامنے (بات رکھیں) تاکہ ہم بیٹھ کر بات کریں کہ آپ کے محکمہ کا لوگوں کے ساتھ، اپنے Clients کے ساتھ رویہ کیا ہے اور کس طرح سے انہوں نے لوگوں کو دوزخ کے اندر دھکیل دیا ہے؟ اور لوگوں کے ساتھ ان کا رویہ انتہائی افسوسناک ہے۔ دوسری بات جناب سپیکر، کہ یہ براہ راست سیاست میں بھی Involve ہیں اور اس کی سب سے بڑی وجہ یہ کہ وہاں دس دس گھنٹے لوڈ شیڈنگ ہوتی ہے تو جب لوگ ٹیلیفون کرتے ہیں تو وہاں پر گرڈ سے ان کو کہا جاتا ہے کہ جناب، آپ کے نمائندے نے ہمیں کہا ہے کہ آپ اتنی لوڈ شیڈنگ اس علاقے میں کریں۔ اگر کسی نمائندے کے بارے میں ایک سرکاری اہلکار، جب ان سے یہ کہا جائے کہ لوڈ شیڈنگ کیوں ہو رہی ہے اور وہ یہ کہے کہ جناب یہ تو آپ کا نمائندہ کہہ رہا ہے کہ آپ اتنے اتنے گھنٹے لوڈ شیڈنگ کریں، ہمیں کوئی پروا نہیں، تو مجھے بتائیں کہ یہ ایک مذاق یا یہ کیسی صورت حال ہے جس سے ہم دوچار ہیں؟ تو اس لئے اگر کوئی دن مقرر کر کے، میری گزارش ہوگی چیف ایگزیکٹو اور XENs جتنے ہیں، ان کو بلائیں تاکہ ممبران صاحبان اپنے اپنے علاقوں کی بنیاد پر اپنی شکایات ان کے سامنے رکھ سکیں۔

حاجی اورنگزیب خان: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی، گورنمنٹ کی طرف سے، ٹریڈری بینچر کہ وہ اورنگزیب خان کو ایک دو منٹ دیدیں۔ جی، اورنگزیب خان۔

سردار اورنگزیب خان نلوٹھ: جناب سپیکر صاحب، یہ چوتھی اور پانچویں Row میں بھی ہم ممبران بیٹھے ہوئے ہیں، ادھر آپ توجہ بالکل نہیں دیتے ہیں۔ چار دفعہ شمعون خان صاحب اٹھے ہیں، تین چار دفعہ میں اٹھا ہوں، ہم بھی اسی معاملے پر، یہ بیرسٹر صاحب کا اور میرا XEN ہے، میرا حلقہ بھی اس میں آتا ہے۔

جناب سپیکر: نلوٹھ صاحب! اصل میں ایجنڈا بھی کافی رہتا ہے تو اگر ایک ایک پر ہم اس طرح، تو شام تک بھی یہ ختم نہیں ہوگا۔ صبح ہم نے ٹائم پر شروع نہیں کیا، ایک دفعہ کورم پورا نہیں تھا پھر ہم بیس منٹ کی بجائے گھنٹہ بعد آگئے، وہ گھنٹہ ضائع ہو گیا۔

سردار اورنگزیب خان نلوٹھ: سپیکر صاحب، ہم تقریر نہیں کرنا چاہتے، صرف اپنے حلقے کی تکالیف آپ تک پہنچانا چاہتے ہیں۔

جناب سپیکر: ابھی اورنگزیب خان کو فلور دیا ہے تو ان کے بعد جی، اورنگزیب خان۔

جارجی اورنگزیب خان: جناب سپیکر، خنگہ چہ عباسی صاحب د بجلی پہ بارہ کبنے خپل یو دغہ پیش کرو نو ہم دغہ مسئلہ زمونر د پینور ہم دہ نن سبا۔ لوڈ شیڈنگ، خو لوڈ شیڈنگ چہ کوم چار گھنٹے یا پانچ گھنٹے یا چھ گھنٹے وی، ہغہ خو د ٲول پاکستان دے، دغہ خو مونر منو خو چونکہ پہ پی ایف ون کبنے تاسو تہ ٲتہ دہ چہ ٲول نوے آبادی اوشوہ، ہلتہ ٲیر زیات خلق راغلل، نن د ہغے ٲائے دا حالات دی چہ زمونر لس منتہ بجلی وی پہ پی ایف ون کبنے، یو گھنٹہ بجلی نہ وی۔ کلہ چہ مونر ٲیلفون اوکرو یا د افسرانو سرہ ملاؤ شو نو د ہغوی دا وینا دہ چہ دلته یو ٲاور ٲرانسفارمر مخکبنے منظور شوے وہ چہ کوم پہ سابقہ گورنمنٲ، چہ زمونر امیر مقام صاحب وہ ہغوی دلته نہ یو ٲاور ٲرانسفارمر شانگلے تہ Change کرے وو نو د ہغے پہ وجہ باندے زمونر د ٲولو د بجلی ہغہ لوڈ شیڈنگ دے او Tripping ٲیر زیات دے، نو ٲولو نہ بہترین خبرہ خو دا دہ چہ سبا دلته چیف ایگزیکٹیو یا د واپدے دا مشران راشی ٲکہ چہ دا پینور بنار دے، ما تہ ہم روزانہ جلسے جلوسونہ وی، روٲونہ راتہ بند وی او ٲولہ ہم دغہ مسئلہ دہ چونکہ د بجلی ستنے تارونہ ہغو خوارہ کٲری دی اوس ہلتہ د یو ٲاور ٲرانسفارمر ضرورت دے، ٲکار دا دہ چہ دا ٲاور ٲرانسفارمر یو پہ شاہی باغ کبنے زمونر پہ چارسدہ روٲ باندے اولگی۔ بل چہ کوم زمونر محمدی گرد سٲیشن دے، چہ ہلتہ بیس، چہ بیس ٲرانسفارمرز ورکٲری چہ کوم د دے ٲائے نہ اوٲلے شوے دے چہ زمونر د پینور بنار مسئلہ حل شی جی، او دویمہ خبرہ دا دہ چہ د تیر شوے یو ہفتے نہ مسلسل زمونر پہ علاقو باندے د دس نہ واخلہ تر بارہ گھنٹو ٲورے د سوئی گیس یو نوے لوڈ شیڈنگ، یو نوے عذاب پہ مونر باندے (مسلط) شو۔ پینور بنار کبنے دلته د لرگو یا د نور داسے شی بندوبست ہم نشتہ، مہربانی د اوشی چہ کوم پہ پی ایف ون کبنے آٲہ نہ واخلہ تر بارہ گھنٹو ٲورے د سوئی گیس چہ کوم لوڈ شیڈنگ دے، نو پہ دے ہم لرتاسو خبرہ

او کروی چہ دغہ لوڈ شیڈنگ مونر۔ تہ ختم شی، کوم عوام چہ پہ دے مصیبت کبے
انبتے دی چہ دغہ مصیبت نہ مونر را اوخو۔ مہربانی۔

جناب سپیکر: مہربانی، شکریہ۔ سردار نلوٹھ صاحب۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر، ایک بات عرض کرتا ہوں کہ آپ کے XEN خلاف وہ کریں۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: میں سمجھ گیا ہوں۔

جناب محمد جاوید عباسی: XEN کے خلاف، آپ مہربانی کریں اور اس تحریک کو کمیٹی کے حوالے کریں

تاکہ XEN کے خلاف کارروائی ہو سکے۔

سردار اورنگزیب خان نلوٹھ: شکریہ سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی۔

سردار اورنگزیب خان نلوٹھ: میرا بھی چونکہ ڈسٹرکٹ ایبٹ آباد سے تعلق ہے، جس کے خلاف

بیرسٹر جاوید عباسی صاحب نے یہ تحریک لائی ہے، میرے حلقے کا بہت سا حصہ اس کے ساتھ ساتھ ہے۔

ہوتا ہوں ہے جناب سپیکر صاحب، کہ ہر مینے کی بیس تاریخ سے لیکر اگلے مینے کی یکم تاریخ تک اٹھارہ اور بیس

بیس گھنٹے وہ ہمارے ان علاقوں میں لوڈ شیڈنگ کرتے ہیں اور جب ہم ان سے پوچھتے ہیں کہ بھی، اس کی جو

شیڈول لوڈ شیڈنگ ہے اس سے بڑھ کر آپ کیوں زیادتی کرتے ہیں لوگوں کے ساتھ؟ تو وہ ہمیں یہ جواب

دیتے ہیں کہ جی، یہ پرمٹ ہم نے لیا ہوا ہے اور فلاں جگہ سے بجلی خراب ہے اور اس طرح ہے۔ جناب

سپیکر صاحب، یہ لوگ بجلی چوری کرتے ہیں اور محلے کے تعاون سے چوری کرتے ہیں تو اس کی کمی کو پورا

کرنے کیلئے یہ اٹھارہ، بیس بیس گھنٹے لوڈ شیڈنگ کرتے ہیں اور دوسری بات یہ ہے جی، چھ چھ مینے اور دس

دس مینوں تک کوئی میٹر ریڈر ہمارے ان دیہاتوں کی طرف ریڈنگ کیلئے نہیں جاتے، ان دیکھے بل بھیجتے

ہیں۔ غریب لوگ ہیں آج کل اس منہگائی میں وہ اپنے دوسرے اخراجات پورے نہیں کر سکتے، بجلی کے

بل جمع کرنا تو دور کی بات ہے۔ انہیں ہدایت کی جائے کہ ہر مینے میٹر ریڈر جائے اور اس کی ریڈنگ کرے

اور یہ سارا اس XEN نے ہمارے اس سارے ایریا کو اتنا پریشان کیا ہوا ہے۔ میں ریکویسٹ کرونگا جی، کہ یہ

پریو پلج کمیٹی کے حوالے کی جائے بیرسٹر صاحب کی تحریک اور اس آدمی کو سزا دی جائے۔

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر۔

جناب عنایت اللہ حدون: جناب سپیکر۔

سردار شمعون یار خان: میں یہ۔۔۔۔

جناب سپیکر: جب ہزارے سے میں ایک کو نمبر دیتا ہوں تو پھر آپ سارے بولنا چاہتے ہیں اور شمعون صاحب بھی چھوٹے ہیں، وہ بھی انتظار کر رہے ہیں، آپ بھی اور ملک قاسم خان تو پھر خواہ مخواہ (مداخلت / شور) نہیں، جب کمیٹی میں ان لوگوں کو حکومت کی طرف سے، پھر آپ۔۔۔۔

(شور)

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون): جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب۔ جی، لاء منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: مہربانی جی۔ یو خودا گزارش دے جی، دا پریویلیج موشنز چہ کوم دی دا خو In writing داخلیری، بیا دیکنبے دے د پارہ د سپیکر صاحب Consensus ضروری دے، بیا چہ دا راخی، Its should take up one specific، question، یو ایم پی اے صاحب بہ پہ یو تائم باندے یو پریویلیج موشن Move کوی او It should reflect upon the recent occurrence یا د سپیکر یا د اسمبلی استحقاق سرہ (متعلق) وی۔ دلته خو پرے یو لوے بحث شروع شو، لکہ یو Inconclusive debate پرے شروع شو۔ د دے خہ فائدہ زما پہ نظر کنبے نشتہ۔ تر خو پورے چہ د جاوید عباسی صاحب دا پریویلیج موشن دے، بالکل مونر۔ دوئی سرہ یو، د دوئی استحقاق د تہو لے اسمبلی استحقاق دے، (تالیان) دا بالکل دے کمیٹی تہ د لارشی خودا گزارش دے چہ بعضے وخت کنبے زمونر۔ دا افسران صاحبان چہ کوم دی، دوئی مونرہ دے کمیٹی تہ را او غوارپو او بیا ئے داسے مجبور وؤ چہ بھئی، تا دا کار ولے نہ دے شوے، نو دا دہ چہ دغہ ایجنڈا زمونرہ دا پکار دہ کہ واقعی زمونر۔ استحقاق مجروح شوے وی نو ہغہ حدہ پورے چہ دا مونرہ خیلہ خبرہ اوساتو او بل دا ڈائریکشنز ہم ورکری جی، چہ د پیسکو Representatives پکار دہ چہ راخی، دلته ناست وی چہ دا ہر خہ اوری خکہ چہ د بجلی متعلق ڈیر سوالونہ او چتیری نو چہ گورنمنٹ بالکل سپورٹ کوی جی۔ د دوئی دا۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the motion be referred to the Privilege Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The motion is referred to the concerned committee. (Applauses) Major Baseer Ahmad Khattak, MPA, to please move his privilege motion No. 70 in the House. Baseer Ahmad Khattak Sahib, please.

مبج (ریٹائرڈ) بصیر احمد خٹک: سپیکر صاحب، ڊیرہ مہربانی، ڊیرہ ڊیرہ شکر یہ چہ ما تہ مو وخت را کړلو۔

جناب سپیکر صاحب، آپ سے گزارش ہے کہ اسمبلی کی کارروائی روک کر ایک اہم مسئلہ پر بحث کی اجازت دی جائے اور وہ یہ کہ مورخہ 25 ستمبر 2009 کو میں ای ڈی او، ایلیمینٹری اینڈ سینکڈری ایجوکیشن نوشہرہ کے آفس میں گیا کہ جو پچیس لاکھ روپے ہر ایم پی اے کو اپنے اپنے حلقے کے تمام سکولوں کیلئے دیئے گئے تھے کہ اس پہ بنیادی سہولیات مہیا کی جاسکیں تاکہ اس کے متعلق معلومات حاصل کروں، تو موصوف دفتر چھوڑ کر دوسرے راستے سے چپ کر نکل گئے۔ میں نے وہاں چار گھنٹے انتظار کیا تو بعد میں ایک چوکیدار آیا اور کمرہ بند کرنا چاہا۔ جب ہم نے پوچھا کہ آیا ای ڈی او صاحب آرہے ہیں یا نہیں، تو انہوں نے بتایا کہ مجھے دوسرے کمرے میں بیٹھے ایک الہکار نے کہا کہ دروازہ وغیرہ بند کر دیں اور جب ہم نے اس کو بلایا اور پوچھا کہ اگر ای ڈی او صاحب نہیں آرہے تو ہم چلے جائیں تو انہوں نے لاطلی کا اظہار کیا اور کہا کہ ہمیں تاحال معلوم نہیں کہ وہ آرہے ہیں یا نہیں۔ بعد ازاں ای ڈی او ایجوکیشن کے حکم پر اس کے دفتر کے الہکاروں نے بجلی بند کر دی جو کہ بعد میں ہم نے دیکھا کہ بجلی کی Main switch بند کی گئی تھی تاکہ ہمیں دفتر سے اسی طریقے سے نکالا جاسکے۔ ای ڈی او ایجوکیشن نوشہرہ کی اس حرکت سے نہ صرف میرا بلکہ اس پورے معزز ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے، لہذا میری گزارش ہے کہ اس ایشو کو، اس مسئلے کو متعلقہ کمیٹی کے حوالے کیا جائے۔

جناب سپیکر صاحب، دا مسئلہ خہ دا سے وہ چہ د جولائی پہ پرومیہ ہفتہ کنبے ای ڈی او ایجوکیشن نوشہرہ د خپل آفس د دوہ کلرکانو پہ ذریعہ ما تہ یو Message را کړو چہ د پی ایف 15 د پارہ پچیس لاکھ روپئ مونږ تہ راغلی دی، زما اے ڈی او ایجوکیشن او یو کلرک بہ ستاسو سرہ کنبینی، د خپل سرکل اے ڈی او، یعنی د اکوړہ ختک سرکل او خیرآباد سرکل اے ڈی اوز، د هغوی نہ

Requirements واخله، چه کومو سکولونو کنبے پہ کوم خائے کنبے د اوبو، د بجلئی، د بونڈری وال یا گروپ لیترین خہ ضرورت وی نو د هغے پہ مطابق دغه پچیس لاکھ روپی تاسو د دوئ پہ مینخ کنبے Distribute کری۔ ہم د هغے دغه دوہ نمائندگان زما سره کیناستل، پہ 7 جولائی باندے ما هغوی ته یو لسٹ ورکرو، چه خومره ممکنه وه په پچیس لاکھ روپو کنبے خومره سکولونه ما Accommodate کولے شو، هغه مو ورته ورکړل خو باوجود د دے چه ما هغه لسٹ هغوی ته په 7 جولائی باندے Submit کری و و چه د هغے پیسو دغسے تقسیم اوکری۔ زما سره دا خلور پینخ چیکونه موجود دی چه هغه ئے په 30 جون باندے، په 7 جولائی باندے زه لسٹ Submit کومه او په 30 جون باندے هغه خپل د خوبنې کسانو ته د خپلے مرضی مطابق پیسے ورکری دی، هغه چیکونه ئے ورکری۔ هم دغسے نورے خومره پیسے چه هغه تقسیم کری دی، چه چا ته مو لاکھ ورکری دی، هغه نه ئے شل زره غوبنتی دی، که چا ته مو ډیرھ لاکھ ورکری دی، هغه ته ئے پچاس هزار ساتھ هزار په خپله خوشی ورکری دی خو چه کله ما په 12 ستمبر ډی سی او نوشهره ته د دے متعلق Complaint اوکرو چه ای ډی او ایجوکیشن نوشهره ته د هدايات ورکړے شی چه زما د دے لیتر تعمیل د اوکری او د دے مطابق دا پیسے د تقسیم کری، حکه چه کله دا ده پخپله کول نو زه ئے پکنبے ولے Involve کولم؟ نو چه کله ئے زه Involve کرم نو په کوم Capacity کنبے دے د خپلے مرضی، په خپله خوشی باندے د دے تقسیم کوی؟ دے ای ډی او، ایجوکیشن ډی سی او نوشهره په آفس کنبے د ډی پی او نوشهره او د ډی سی او نوشهره په مخکنبے برملا دا او وئیل چه دا پچیس لاکھ روپی ما د خپل Signature لاندے ایشو کری دی او د دے سره د متعلقه ایم پی اے هیخ کار نشته، دا به زه پخپله باندے تقسیموم۔ هم دغسے سر، په 25 اگست باندے ما د خپلے حلقے د ای ډی او ایجوکیشن نوشهره د آفس نه چه ما ته د Vacant پوستونه د کلاس فور چه کومه Data available وه، د هغے په ږنړه کنبے ما په 25 اگست باندے دا یو لسٹ هلته Submit کرو۔ نن 6 اکتوبر دے، زما د حلقے یو کوم امیدوار چه وو د کلاس فور، هغه تر اوسه پورے نه دے بهرتی شوی۔ هم دغسے په 12 ستمبر مے ډی سی او نوشهره ته د دے متعلق Written

request او کړو چه هغه ته د هدايات ورکړے شی چه په دے لیتړ باندے هغه عمل او کړی او زر تر زره دغه کسان چه کوم ما د میرت په بنیاد ، چه کوم مستحقین وو ، په هغے کبے لینه اونرز هم شامل وو هغوی ته د دا حق ورکړلے شی او دا اپوائنٹمنٹ د اوکړے شی۔ د دے باوجود تر نن ورځ پورے هغه دا اپوائنٹمنٹس نه دی کړی۔ سر ، د دے اختر په موقع دا څلور پینځ ورځے چهته چی چه کومے وے ، دوه شکایتونه به ما ته راتلل ، درے۔ یو د دے سکولونو د پیسو د تقسیم ، د پچیس لاکه روپو متعلق د استاذانو د طرف نه ، بل د کلاس فور د اپوائنٹمنٹس د طرف نه او بل د پی تی سی ، سی تی ، عربیک تیچرز ، تهیا لوجی تیچر ، د ډرائنگ ماسٹرز ، فیزیکل ایجوکیشن تیچرز چه کوم د هغوی د اپوائنٹمنٹ په سلسله کبے چه زمونږ د حلقے اپوائنٹمنٹس ولے نه کپری او که کپری نو کله به کپری او که نه کپری نو ولے نه کپری؟ په 25 ستمبر باندے زما د علاقے خپل څه مشران شل ، پینځویشته چه هغه د څلورو یونین کونسلو څه بلکه د شپږو یونین کونسلو سره د هغوی تعلق وو ، هغوی زما سره راغلل او چه کله دے ای ډی او ایجوکیشن دفتر ته باره ساړهے باره بجه راغلل نوزه چه په کومه دروازه راننوتم ، هغه رانه په بلے دروازے پټ شو۔ د جمعے ورځ وه ، بهانه ئے دا اوکړه چه اودس کوی ، د جمعے د مانځه تیارے کوی۔ سر ، د دوه گهنټے انتظار نه بعد ما ای ډی او ایجوکیشن ته د هغه په نمبر تیلفون اوکړو ، Ring ورتللو هغه اوچتولو نه ، بیا ئے راته تیلفون بند کړو۔ بیا مے ورته ایس ایم ایس اوکړو ، د هغے باوجود تر نن ورځے به هغه ما ته د دے جواب را کوی۔ د هغے نه بعد ما ډی سی او نوشهره ته تیلفون اوکړو ، هغوی په مانځه کبے وو ، وروستو مے بیا تیلفون اوکړو هغے آرام کولو ، د هغه د پی اے سره مے خبره اوشوه چه دغسے دغسے واقعات دی ، زه د ډی سی او صاحب سره خبره کول غواړم او ملاؤیدل غواړم ، چه کله ډی سی او صاحب اوچت شی نو زما په دے نمبر باندے د ما ته Click کړی۔ بهر حال چار بجکر پینتیس منټ باندے د څلورو گهنټو نه بعد مونږ د هغه دفتر نه اووتلو ، سیدها د ډی سی او نوشهره آفس ته لاړو ، هغوی په هغه وخت آرام کولو ، مونږ نیمه گهنټه ، بعد لاړو څه روتی موتی مو اوخوره د هغے نه بعد ډی سی او نوشهره تیلفون اوکړو ما ورسره په تیلفون دا پورا مسئله ډسکس کړله۔ هغه راته

او وئیل چہ سبا بہ زہ ڈی سی او آفس تہ راغوارم او دا خبرہ ورسرہ حل کول
 غوارم۔ ہغوی نیمہ گھنتہ، چالیس منٹ بعد بیا تیلفون او کپو چہ ہغہ کینٹ
 پولیس سٹیشن نوشہرہ کنبے ایف آئی آر درج کولود پارہ Application ورکریے
 دے او سبا تہ بہ احتجاج کوی، سکولونہ بندول غواری۔ بہر حال ڈی سی او
 نوشہرہ، ڈی پی او نوشہرہ زہ د ہغوی انتہائی مشکوریم چہ ہغوی د حالاتونہ
 خبر شو، پہ بلہ ورخ ئے ای ڈی او ایجوکیشن را او غوبنتلو خیل دفتر تہ۔۔۔۔۔

(شور)

جناب عبدالاکبر خان: پوائنٹ آف آرڈر جی۔ جناب سپیکر، دا خو۔۔۔۔۔
جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): سپیکر صاحب، داسے خبرے خو ما پہ
 زندگی کنبے نہ دی اوریدلی، دا د Suspended کریے شی۔۔۔۔۔

(تالیاں / شور)

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر۔۔۔۔۔
جناب سپیکر: جناب اکرم خان درانی صاحب۔
قائد حزب اختلاف: محترم سپیکر صاحب، ما بے ادبی او کرہ، دے شروع وواو زہ
 پاخیدم۔۔۔۔۔
میجر (ریٹائرڈ) بصیر احمد خٹک: ہیخ خبرہ نہ دہ۔

قائد حزب اختلاف: خودومرہ ما پہ دے خیل ژوند کنبے یو شل پینخویشت کالہ پہ
 دے ایوان کنبے تیر کپی دی، داسے خبرے ما پہ زندگی کنبے نہ دی اوریدلی۔
 دا بہ د تاریخ یوہ حصہ وی چہ د معزز ممبر پہ دے طریقہ باندے د Insult کیری،
 نو دے باندے مونر دا ہم نہ شو وئیلے چہ دے دا صحیح نہ کوی، دے زمونر
 وروردے او د دہ خبرہ مونر منو چہ دا بہ صحیح وی۔
میجر (ریٹائرڈ) بصیر احمد خٹک: سر، زہ دا خبرہ حلفاً کوم۔

قائد حزب اختلاف: زہ بہ دا تجویز ورکرمہ چہ دیوای ڈی او د پارہ د دے اسمبلی
 استحقاق مجروح کیری نو فوراً د مسنٹر صاحب پاخی، اول د دے Suspend

کری بیا د د هغه نه بعد دے را او غواړی (تالیاں) دا Suspension د اول او کړی۔ (تالیاں)

میجر (ریٹائرڈ) بصیر احمد خٹک: جناب سپیکر صاحب، د ای پی او ایجوکیشن، نوشہرہ د نورو حرکتونو، د Non practices متعلق۔۔۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بس بصیر خٹک صاحب! مختصر، مختصر خبره کوی خلق، دا اوشوه جی، گوره ستاسو دومره Favour کیری کنه، تاسو کبینٹی جی۔ میان افتخار صاحب۔

میان افتخار حسین (وزیر اطلاعات): داسے ده جی، چه۔۔۔۔۔۔۔

(شور)

میجر (ریٹائرڈ) بصیر احمد خٹک: جناب سپیکر، زه دا Wind up کومه۔ زما سره انتہائی زیاتے شوه دے، دا نه چه۔۔۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: تههیک شو۔

وزیر اطلاعات: سپیکر صاحب، تاسو دا فلور ما ته را کړو۔۔۔۔۔۔۔

میجر (ریٹائرڈ) بصیر احمد خٹک: جناب سپیکر، زه تاسو ته، صابر شاه صاحب، سکندر شیرپاؤ صاحب، اکرم خان صاحب، میان افتخار صاحب ته خواست کوم چه په دے باندے ئے ما ته درد رسوله دے، دا تحریک د کمیٹی ته حواله شی او د دے تحقیقات داوشی۔

جناب سپیکر: تههیک شو۔ جی، میان افتخار صاحب۔

وزیر اطلاعات: سپیکر صاحب، د درانی صاحب ډیره لویه تجربه ده، رشتیا د هغه به زړه ډیر خور شوے وی، ډیر درد ناکه واقعه به ئے اوریدلے وی، مونږه هم په دے خفه یو، مونږه هم د دے اسمبلئ ممبران یو او یقیناً د دوی او زمونږ تر مینځه دا خبره هم اوشوه او پرویز خٹک صاحب دلته ناست دے، ما ته ئے او وئیل، ما او وئیل که داسے خبره شوے وی نو دا خو ډیره ناجائزه ده، که هغه کسان مو را اغوینتل چه په کومه طریقہ تسلی کیدے شی، چه کومه خبره کیدے شی، پځائے د دے چه د یو چا موقف نه وی اوریدلے شوے او د بل موقف، چونکه

دے حدہ پورے، یعنی دا رویہ د دے شی ثبوت دے چہ فاضل ممبر صاحب چہ دا
 خومرہ خبرے او کر لے، بظاہرہ ہغہ پخپلہ یعنی خپل پوزیشن، یعنی ہغہ خپلہ
 کمزوری دا ایوان حدہ پورے او بنودلہ چہ درے درے گھنتے د یوسری د پارہ ہغہ
 یو ممبر کبینی، زہ د دہ شرافت او د دہ صبر تہ ہم سلام کوم لیکن خبرہ دا دہ چہ
 کہ زمونہ سرکاری اہلکار د دے اسمبلی د ممبرانو سرہ رویہ، زہ دا وایم کہ دا
 ممبر نہ ہم دے او یو عام شہری دے او ستا دا ادارے، خصوصاً د تولو ادارو نہ
 وروستوزہ دا وایم چہ د تعلیم ادارہ چہ چرتہ نہ د علم، پہ ذریعہ باندے انسانیت
 خلق ایزدہ کوی، ہغہ افسر چہ د ہغہ د Sub ordination د لاندے د انسانیت
 تربیت کیری، اخلاقی درس ور کولے کیری او انسان تہ د انسانیت لارہ بنودلے
 کیری، جناب سپیکر صاحب! قانون خہ وائی، قاعدہ خہ وائی؟ دا وروستی
 خبرے دی نن د ماتم د ورخ نہ، چہ نن زما د تعلیم پہ ادارہ کبے داسے خلق
 ناست دی چہ کوم اخلاقی طور باندے دومرہ پریوتی دی چہ کومہ رویہ یو عام
 شہری سرہ ہغوی نہ شی ساتلے، چہ یو عام شہری یو شکایت یوسی د ہغہ سرہ
 ہم داسے رویہ ساتل نہ دی پکار چہ جائیکہ د عوامو نمائندہ، چہ ہغہ سرہ
 داسے Insulting رویہ اوساتلے شی چہ ہغہ مجبورہ شی چہ ہغہ پورہ خبرہ د
 دے ہاؤس مخے تہ راوستلہ چہ د کومو خبرو وینا کول ہم بے عزتی دہ، نوزہ دا
 گزارش کوم۔۔۔۔۔

بیرسٹراشد عبداللہ (وزیر قانون): پوائنٹ آف آرڈر۔۔۔۔۔

سید محمد صابر شاہ: پوائنٹ آف آرڈر باندے نہ، کبینیہ منسٹر صاحب! زہ خبرے کوم
 ماتہ فلور ملاؤ دے۔۔۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: زہ ہم پہ پوائنٹ آف آرڈر باندے ولا پریمہ او خبرہ کول
 غوارم۔۔۔۔۔

سید محمد صابر شاہ: ہیچ پوائنٹ آف آرڈر نشتہ دے، خبرہ واوردہ زما، دا پکتیتر شپ
 مونہ نہ منو، دا ادارے د سمے کری، زہ میان صاحب تہ ہم معذرت کوم، پیر
 زمونہ بنکلے ملگرے دے۔۔۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: (پیر صابر شاہ، رکن اسمبلی کو مخاطب کرتے ہوئے) تہ کبینہ، زہ ہم پہ پوائنٹ آف آرڈر باندے ولا پریمہ او خبرہ کومہ۔

سید محمد صابر شاہ: کبینہ منسٹر صاحب! کینہ کینہ، خہ اخلاقیات زدہ کپہ، زہ خبرے کوم فلور ماتہ ملاؤ دے، نو زما گزارش دا دے۔۔۔۔۔

وزیر قانون: جناب سپیکر صاحب، زہ ہم پہ دے باندے خبرہ کول غوارم۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آرڈر، آرڈر۔ (وزیر قانون کو مخاطب کرتے ہوئے) تاسو کبینہ۔

سید محمد صابر شاہ: دا د اقتدار پہ کرسو باندے لیونی شوی دی، دارویہ چہ کومہ دہ ہم دغہ وجہ دہ چہ داسے خلق دلته د اقتدار پہ کرسو باندے ناست دی او نن ستاسو ادارے چہ کومے دی ہغہ د تباہی غارے تہ روانے دی۔ زہ جناب، ہغوی تہ دا گزارش کوم (میاں افتخار حسین، وزیر اطلاعات کا حوالہ دیتے ہوئے) سمجھدار انسان دے، خبرہ چہ کوی نو د انسانیت پہ دائرہ کبے دنہ کوی لیکن جناب میاں صاحب! کہ مونبرہ سرپرستی شروع کرو، کہ مونبرہ سرپرستی د داسے اہلکارو شروع کرو نو نن تاسو پہ اقتدار کبے ناست یی، سبا بہ تاسو یقیناً، یقیناً دا اقتدار دائمی نہ دے۔

۔ حکمراں ہے ایک وہی

سروری زیبا فقط اس ذات بے ہمتا کو ہے حکمراں ہے ایک وہی باقی بتان آذری۔

مہربانی بہ دا کوئی چہ دغہ Suspend کپہ، آرڈر ور کپہ او کہ نہ ئے Suspend کوئی نو مونبرہ واک آوت کوؤ د یو ممبر د عزت پہ خاطر، او دا د کمیٹی پہ حوالہ کپہ۔

جناب لیاقت علی شاہ (وزیر آبراری و محاصل): جناب سپیکر صاحب، منسٹر صاحب تہ خو

د وضاحت کولو موقع ور کپہ۔۔۔۔۔

وزیر قانون: جناب سپیکر صاحب، مونبرہ خو کمیٹی تہ د دے د تلو مخالفت نہ کوؤ۔

سید محمد صابر شاہ: تاسو رولنگ ور کپہ گنی مونبرہ واک آوت کوؤ۔

(شور)

میجر (ریٹائرڈ) بصیر احمد خٹک: جناب سپیکر، زہ یو خبرہ کول غوارم۔

جناب سپیکر: میجر صاحب! تاسو ڇه ووئیل غواړئ؟

میجر (ریٹائرڈ) بصیر احمد خٹک: سر، زه یو منټ غواړمه سپیکر صاحب۔

جناب لیاقت علی شہاب (وزیر آکاري و محاصل): جناب سپیکر، مونږ خو خبره اوکره چه کمیټی ته د لار شی او پوره۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: تاسو کبښینی، میجر صاحب څه ووئیل غواړئ۔۔۔۔۔

میجر (ریٹائرڈ) بصیر احمد خٹک: سر، زه ستاسو په توسط د دے معزز ایوان په مخکښه نه صرف بحیثیت ایم پی اے، بحیثیت مسلمان، بحیثیت یو انسان، بحیثیت یو پښتون حلفیه دا اقرار کوم چه دا ای ډی او ایجوکیشن۔۔۔۔۔

(اس مرحله پر حزب اختلاف کے اراکین اسمبلی ایوان سے واک آؤٹ کر گئے)

میجر (ریٹائرڈ) بصیر احمد خٹک: سر، یو منټ، نه صرف زما ټیلی فون Attend کوی، زما ټیلی فون نه Attend کوی، زما د ایس ایم ایس جواب نه کوی، زه چه ور شم زما سره په آفس کښه ملاقات هم نه کوی، د هغه باوجود په میدیا، الیکټرانک میدیا، پرنټ میدیا باندے زما ټرائیل کوی۔ زه تاسو ته دا ریکویسټ کوم چه اول سم دستي د هغه Suspend کرے شی، دا مسئله د کمیټی ته حواله کرے شی۔ که د هغه غلطی وی، سخت نه سخت سزا د ور کرے شی او که نه زما غلطی وی سر، زه دے پوره ایوان ته ستاسو په توسط باندے دا ریکویسټ کوم چه زما خلاف د سخت نه سخت Disciplinary action واغستله شی۔

جناب سپیکر: تههیک شوه جی۔ سردار بابک صاحب، سردار بابک صاحب۔ سردار بابک صاحب د محکمے مشر دے د هغوی نه واورئ جی، د هغه نه پس به دغه کوؤ خو یو شو مشران به دوئ پسه ځی چه دا ملگری راولی۔ پرویز خان، میاں صاحب! ځی ورشی جی، ورشی۔

جناب عبدالاکبر خان: منستیر د جواب او کړی جی، د هغه نه پس به۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نه نه، لار شی، لار شی جی، یو شو معزز اراکین ورشی۔ لار شی را ئے وئ جی، هغه زمونږه معزز اراکین دی۔ بابک صاحب! او درپره چه هغوی راشی نو تاسو به خبره اوکرئ۔

جناب سپیکر: جی، عبدالاکبر خان۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، میں مشکور ہوں اگر آپ پہلے موقع دیتے تو شاید یہاں تک نوبت نہ آتی۔ میں منسٹر صاحب کا، ممبر صاحب نے چونکہ Categorically اتنی Statement دے دی ہے اور میرے خیال میں جس طرح درانی صاحب سب نے کہا کہ اس طرح کا واقعہ پہلے کبھی بھی نہیں ہوا اس اسمبلی میں، تو میں منسٹر صاحب سے درخواست کرتا ہوں کہ چونکہ پر 'یو پبلج ایکٹ' میں اگر یہ ثابت ہوتا ہے تو چھ مہینے، Misconduct پر چھ مہینے کا قید ہے لیکن یہ Suspension تو بہت Minor punishment ہے کیونکہ اتنی Punishment بھی نہیں ہے، اگر دس دن کے بعد پتہ لگ گیا کہ اس نے جرم نہیں کیا ہے تو Automatically وہ (رہا) ہو جائیگا۔ تو میری درخواست ہوگی حکومت سے کہ ایسی پوزیشن سے نکلنے کیلئے آپ کو فی الحال، چونکہ حالات اس طرح اس ہاؤس میں بن گئے، تو اگر آپ یہ Suspension کر دیں اور پریوینٹو کمیٹی کے حوالے کر دیں تو پھر ہم ادھر جا کر ان سے بات کر سکیں گے۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: ثاقب خان چمکنی۔ ان کا مائیک آن کریں۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: ڈیرہ ڈیرہ مہربانی۔ جناب سپیکر صاحب، دا ایشو چہ دہ دا زمونہ د ممبر د استحقاق دہ، پکار دہ چہ دہ دغہ باندے زمونہ دا تہول ایوان یو خائے متفق یو۔ دا ہر چا سرہ کیدے شی، نن میجر صاحب سرہ او شوہ سبا مونہہ سرہ کیدے شی۔ چہ د استحقاق پہ خبرہ باندے مونہہ یو خائے کیرو نہ نوجی دا بہ ڈیر غلط Message بھر اوخی۔ زہ بہ ہم ریکویسٹ کوم چہ خنگہ عبدالاکبر خان صاحب او وئیل، زہ بہ ریکویسٹ کومہ منسٹر صاحب تہ ستاسو پہ وساطت باندے چہ دا د ممبر استحقاق دے او پہ دے باندے کہ زمونہ ایوان راجو پیری نو زہ بہ دوئی تہ ریکویسٹ کومہ چہ دا د او کپری جی۔

جناب سپیکر: جی، ایجوکیشن منسٹر صاحب، سردار بابک صاحب۔

جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم): مہربانی سپیکر صاحب۔ خنگہ چہ عبدالاکبر خان صاحب خبرہ او کرہ او بیبا ثاقب و رور خبرہ او کرہ، دا د دے تہول آنریبل ہاؤس، Individually دا تہول مشران او زمونہ Colleagues ملگری، د

ہغوی استحقاق زمونرہ د ٲولو استحقاق دے او خدائے د ہغہ ورخ د ہیخ کلہ ہم رانہ ولی چہ خدائے مہ کرہ، خدائے مہ کرہ چہ د چا استحقاق مجروح شی او کہ خدائے مہ کرہ داسے یو حادثہ یاداسے سانحہ راشی نو بالکل مونرہ خونن، دا میدیا والا ناست دی، ہغوی تہ دا ظاہرہ وو چہ مونرہ دا ٲول ہاؤس چہ دے، مونرہ ہغہ Mover ورور سرہ چہ د بدقسمتی نہ کومہ واقعہ راغلے دہ، مونرہ ہغوی سرہ برابر شریک یوپہ دیکنبے دا ٲول ہاؤس، او بیا دا زمونرہ چہ کوم د اپوزیشن مشرانو واک آؤت او کرو، ہغوی چہ کوم دغہ او کرو، عبدالاکبر خان صاحب دوی تجویز او کرو، بالکل مونرہ د Suspension order (حمایت) کوؤ (تالیاں) او د ہغے سرہ سرہ خنگہ چہ عبدالاکبر خان صاحب خبرہ او کرہ چہ استحقاق کمیٹی تہ د لارہ شی دا خبرہ، انشاء اللہ چہ پہ ہغے کنبے خہ فیصلہ چہ کیبری ہغہ بہ مونرہ ٲولو تہ منظورہ وی۔ مہربانی۔

جناب سپیکر: شکریہ سردار بابک صاحب۔ شکریہ جی ___ شکریہ۔

(اس مرحلہ پر حزب اختلاف کے اراکین اسمبلی واک آؤٹ ختم کر کے ایوان میں تشریف لے آئے)

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر، پوائنٹ آف آرڈر پر اس سلسلے میں بات کرنا چاہتا تھا۔

جناب سپیکر: بس اسکا جی Suspension order ہو چکا۔ ابھی صرف ایک Formality پورا کرنے

کیلئے، Is it the desire of the House that the motion may be referred to the Privilege Committee? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The motion is referred to the concerned committee (Applauses) and also thank you, Minister, Sardar Babak Sahib. Jee, Major Sahib.

میجر (ریٹائرڈ) بصیر احمد خٹک: جناب سپیکر، شکریہ۔ زہ ستاسو، د سردار بابک صاحب، د اکرم درانی صاحب، د عبدالاکبر خان صاحب، سکندر شیرپاؤ صاحب، پیر صابر شاہ صاحب، د میان افتخار صاحب او د دے ٲول معزز ایوان انتہائی شکر گزار یمہ۔ ستاسو ٲیرہ ٲیرہ شکریہ، ٲیرہ ٲیرہ مننہ چہ پہ دے خبرہ باندے، پہ دے ایشو باندے تاسو زما سرہ تعاون او کرو، زما خبرہ مو اوریدلہ، ہم دا توقع وہ او دا توقع لرم چہ ٲول سیاسی جماعتونہ بہ ہغہ ایشوز کوم چہ پہ

اجتماعی مفاد کبے وی، هغے کبے به د سیاست نه بالا تر هم دغه شان
فیصلے کیری۔ ډیره ډیره مننه، ډیره ډیره شکریه۔

تحریر التواء

Mr. Speaker: Item No. 6. 'Adjournment Motions': Mr. Muhammad Zamin Khan Advocate, MPA, to please move his adjournment motion No. 81 in the House. Muhammad Zamin Khan.

جناب محمد زمین خان: ډیره مهربانی، شکریه جناب سپیکر۔

اسمبلی کی کارروائی روک کر اس اہم اور فوری نوعیت کے معاملے پر بحث کی اجازت دی جائے اور وہ یہ کہ آئی ڈی پیز کو صوبائی حکومت سہولیات فراہم کرنے میں ناکام رہی ہے اور بعض علاقوں کے آئی ڈی پیز کے ساتھ امتیازی سلوک اور بعض کے ساتھ سوتیلے ماں جیسا سلوک کیا گیا، یہاں تک کہ دیر پائیں اور دیر بالا کے پرامن علاقوں میں پناہ لینے والے متاثرین کے کمیوں میں بجلی تک نہیں دی گئی۔

جناب سپیکر، دا یقیناً چہ پہ موجودہ وخت کبے ډیر Sensitive او اہم مسئلہ پہ دے دہ چہ نن ہم د اکثر و علاقو، د سوات یا د بونیر متاثرین خو خپلو خپلو کورونو ته د الله په فضل و کرم سره تلی دی خو زمونږ د میدان چہ کوم متاثرین دی، هغه د شروع نه چہ کله دا المیہ شروع شوه، دا تکلیف راغلو او خلق د خپلو کورونو نه رااووتل نو د هغه وخت نه زمونږ د میدان د آئی ډی پیز دا محسوسوی چہ مونږه د دے وطن، د دے خاورے، د دے صوبے پختونخوا غریب اولس کبے شامل نه یو، مونږ کمتریو، مونږه سره ظلم او زیاتے کیری او د هغه ثبوت دا هم دے جناب سپیکر، ستاسو په علم کبے به هم وی، د دے ټول هاؤس په علم کبے به وی چہ کله دا خلق د کورونو نه رااووتل نو د سوات آئی ډی پیز ته یا د بونیر آئی ډی پیز ته ترانسپورت ملایدو او هغه خلق په سرکاری گاډو کبے ډاؤن ډسټرکټس ته د پناه اغستو د پاره راوړلے کیدل خو زمونږه چہ کوم هغه غریب اولس وو نو هغوی د دے سهولت نه د هغه وخت نه محرومه وو، په دے وجه باندے هغه دے ډاؤن ډسټرکټس ته رانغلل، نو د هغه نه راتلو مختلف Repercussions راغلل۔ یو خو د هغوی رجسټریشن او نه شو، چہ رجسټریشن ئے او نه شو، هغوی ته چہ کوم Facilities صوبائی یا مرکزی حکومت ورکول یا بین الاقوامی ادارو ورکول یا این جی اوز ورکول، د هغه نه محرومه پاتی شو۔ تر

ننه پورے هغه خلق چه كوم دير بالا او دير پائين كينے د متاثيرينو په شكل كينے په كميونو كينے ناست دی يا بهر اوسی۔ تاسو به زما په خيال تر ننه پورے مختلف اخبارونه گورئ، هغوی احتجاج كوی، هغوی روډونه بلاك كوی چه هغوی سره د هغه متاثيرينو، كوم چه سوات يا د بونير متاثيرينو ته سهوليات ملاؤ شوی وو نو ولس هغوی ته ملاؤ نه شو؟

جناب سپيکر: زمين خان صاحب! لږ مختصر كړئ چه دا ايجنډا ډيره ده چه دا لږه Wind up كړو۔

جناب محمد زمين خان: بڼه سر، مختصر به، دوه څلور پوائنټونه دی چه هغه۔۔۔۔۔

جناب سپيکر: په دے باندے مختصر خبره كوی، رول 73 وائی چه دا لږ مختصر دغه پرے كوی چه دے نورو ته هم۔۔۔

جناب سڪندر حیات خان شیرپاؤ: جناب سپيكر، دا مسئلے تقريباً نورو علاقو كينے هم شته دے، نوره ډيره اهم خبره ده، په دے باندے ضرور د حكومت د طرف نه څه واضح موقف راتلل پكار دی، په دے باندے خبرے هم پكار دی نو دا د ډسكشن د پاره ايډمټ كړے شی جناب سپيكر۔

جناب سپيكر: تاسو جی، د گورنمنټ، ټريډري بينچر نه څوك Oppose كوی خو نه۔

مياں افتخار حسين (وزير اطلاعات): جناب سپيكر، چونكه اهم مسئله ده، عوامو سره ئے تعلق دے او د هر سړی د خپل قوم سره مينه او محبت وی۔ داسے ده جی، چه زمونږه رشتيا دا مسئله شته۔ (جناب محمد زمين خان، ركن اسمبلی كو مخاطب كرتے ہوئے) ته كښينے كه زه؟ او كښينه، ماوئيل چه فلور ئے ماله راكړے دے كه تاله۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the adjournment motion No.....

وزير اطلاعات: جی، خبره كوم، دا خو هغوی ولاړ وو نو ماوئيل چه هغه جواب كوی كه زه كوم۔ زه خبره پرے كوم جی، كه تاسو وائی چه بس تهيك شوه۔۔۔۔۔

جناب سپيكر: نه، نو تاسو خبره، جی وايه، بسم الله۔

وزير اطلاعات: داسے ده چه دا مسئله په حقيقت كينے پښه ده مونږه ته او داسے نه چه وږه مسئله ده، يو منټ نيم د ملگرو به په دے اغستل غوارم چه په ديكښے

خلق چه متاثرين دى، هغه متاثرين چه كوم په خپل ځائے كښے پاتى وو، د هغوى يو سيچویشن وو او كوم چه ديخوا راغلى وو د هغوى بيل سيچویشن وو۔ د رجسټريشن د كيدو بل طريقه كار وو، هغلته په موقع باندے د خوراك وركولو بيل نظام وو، د هغے باوجود دلته وزير اعظم صاحب راغله وو، دامسله د هغوى مخكښے اوچته شوي ده، دلته زمونږه د مركز چه كوم ذمه وار خلق وو د هغوى مخكښے هم اوچته شوى ده چه نادرا سره زمونږه د رجسټريشن په حواله باندے څه مشكلات هم دي او كوم متاثرين هم چه پاتى دي، د هغوى به رجسټريشن هم كيږي او چه كوم سهولتونه نورو ته ملاؤ شوى دي هغه سهولتونه به دوى ته هم ملاويږي۔ كه د دے نه باوجود چه د وزير اعظم صاحب په سطح باندے يوه خبره شوي ده، بيا هم كه دوى اطمينان نه محسوسوى او دوى وائى چه نه دا استحقاق دے او تاسو وائى چه په دے باندے مخكښے خبرے كيدے شى، مونږ ته هيڅ اعتراض نشته دے۔

جناب سپيكر: تاسو څه وائى د دے په باره كښے؟

جناب محمد زمين خان: شكرية ادا كومه چه زمونږه د دغه ميدان د خلقو فرياد اوريدلو ته تيار دے او څه غور پرے اوشى۔ ديكنښے جى، يوده څلور دغه دا دى چه هغه د صوبائى حكومت سره تعلق لري۔ لكه زمونږه سټوډنټان دي، دلته په يونيورسټو كښے دي، په كالجونو كښے دي، هغوى راځي مونږ ته ژاړي چه يره د سوات سټوډنټانو ته خو فيس معاف شوي دے د آئى ډى پيز په حيثيت باندے خو زمونږه د ميدان چه كوم سټوډنټان دي، هغوى ته هغه فيس نه دے معاف شوي۔ د دے نه نورے داسے خبرے دي چه هغه ډسكشن غواړي چه د حكومت يو موقف راشي واضحه، چه هغه خلقو ته يو Message لار شى چه هغوى هلته كښے زمونږه دغه كوى، نو دا به ډيره مهربانى وي چه دا ايډمټ شى۔

Mr. Speaker: تههيك شوه جى۔ Is it the desire of the House that the adjournment motion No. 81, moved by the honourable Member, may be admitted for detailed discussion under rule 73? Those who are in favour of it may rise in their seats please.

وزير اطلاعات: جناب سپيكر، مونږه خو Oppose كړے نه دے نو تاسو څه په دے باندے، د دے ضرورت۔۔۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دا ایوہ Formality دہ میاں صاحب، دا اسمبلی د خہ رولز لاندے چلیبری، دا ایوہ نمونہ موشن د پارہ، دا ایوہ ضروری آنتیم دے جی۔
(اس مرحلہ پر تمام ممبران اسمبلی اپنے سیٹوں کے سامنے کھڑے ہو گئے)
(تحریک منظور کی گئی)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The adjournment motion is admitted for discussion. 'Call Attention Notices': Item No. 7.

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: جناب سپیکر، پوائنٹ آف آرڈر۔ سر، میں بھی ایک قرارداد پیش کرنا چاہتا تھا، اگر آپ کی اجازت ہو تو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: وہ آپ نے غلط لکھا تھا، وہ ٹھیک ہو گیا۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: جی ہاں، وہ قرارداد میں پیش کرنا چاہتا ہوں، اگر آپ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بسم اللہ، اسرار اللہ خان گنڈاپور صاحب۔

قاعدہ کا معطل کیا جانا

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، میں رول 240 کے تحت رول 124 کو suspend کرنے کی استدعا کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that rule 124 may be relaxed under rule 120 to allow the honourable Member to move his Resolution? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The honourable Member to please move his Resolution.

قرارداد

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: تھینک یو سر۔ "یہ صوبائی اسمبلی مرکزی حکومت سے اس امر کی سفارش کرتی ہے کہ محکمہ داخلہ کی طرف سے جاری شدہ نئی آرمز پالیسی میں ایم پی این کیلئے مختص کوٹہ ایم این ایز کی نسبت نہ صرف ناکافی بلکہ صوبہ کے مخدوش حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے ناانصافی پر مبنی ہے۔ لہذا صوبہ سرحد کے اراکین صوبائی اسمبلی کا Prohabited bore licence کا کوٹہ ایم این ایز کے برابر رکھا جائے، نیز صوبہ سرحد کے اراکین صوبائی اسمبلی، وزراء اور انکے اہل خانہ کو بھی چونکہ مختلف واقعات میں

نشانه بنایا گیا ہے، اس لئے یہاں کے اراکین صوبائی اسمبلی کیلئے بلٹ پروف گاڑیاں بغیر کسٹم ڈیوٹی ادا کئے قیمتاً خریدنے کی اجازت دی جائے۔ ساتھ ساتھ یہ صوبائی اسمبلی سفارش کرتی ہے کہ صوبہ سرحد کے مخدوش حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے اراکین صوبائی اسمبلی کو واہ فیکٹری سے کم از کم پانچ ہتھیار Prohibited bore کے خریدنے کی اجازت دی جائے۔"

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Resolution moved by the honourable Member may be adopted. Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.
(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Resolution is adopted unanimously.
(Applauses)

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

Mr. Speaker: Item No.7. 'Call Attention Notices': Mr Israr ullah Khan Gandapur, MPA, to please move his call attention notice No. 198 in the House.

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: شکریہ سر۔ سر، پہلے میں ذرا اس کو پڑھ لوں۔ جناب سپیکر، صوبائی حکومت کی طرف سے کنٹریکٹ ملازمین کو مستقل کرنے کی احسن پالیسی میں بعض جزئیات پر اختلاف کی وجہ سے اساتذہ میں بے چینی پائی جاتی ہے۔ مختصر بات کی اجازت دیکر اس مسئلے کے حل کیلئے موثر یقین دہانی کرائی جائے۔

سر، اس میں ذرا میں اس ایوان کا ٹائم لینا چاہوں گا۔ اگرچہ کال اٹینشن نوٹس ہے، منسٹر صاحب سے بھی اس سلسلے میں میری بات ہوئی ہے سر، اگر آپ دیکھیں تو اخبارات میں بھی اس کے متعلق لکھا جا رہا ہے اور جگہ جگہ پر ان کے جو خدشات ہیں، وہ پیش کئے جا رہے ہیں۔ کیمینٹ نے سر، اس پالیسی کی Approval اپنے 29 اگست کے اجلاس میں دی ہے جس میں تقریباً پانچ ہزار کنٹریکٹ ملازمین کو، جو کہ اخبار کے گلز ہیں، روزنامہ 'آج' میں آئے ہیں، اس سے فائدہ پہنچے گا۔ اس میں تقریباً 2074 اساتذہ ہیں جن میں 1600 ایس ای ٹی اور 474 سبجیکٹ سپیشلسٹ ہیں۔ سر، 2004 تک ایک پالیسی تھی جو کہ 75% نیچ وائر اور 25% جو تھا وہ اوپن میرٹ کیلئے تھی۔ جب ایم ایم اے کا دور حکومت آیا تو انہوں نے، چونکہ سکولوں میں ایس ای ٹی کی کمی تھی تو سٹاف کے Arrangement کیلئے کنٹریکٹ پرائس اے ٹیز لیے اور سبجیکٹ سپیشلسٹس لیے۔۔۔۔۔ (جاری)۔۔۔۔۔

لیکن سر، اس میں ایک مشکل یہ پیش آگئی کہ جو وہاں پہ اشتہار دیا گیا تھا اور اس کی نقول بھی ساتھ ہیں، اس میں جو Already in service تھے ان سے کہا گیا تھا کہ آپ اس کیلئے Apply نہیں کر سکتے۔ یعنی ان کو قانوناً Debar کیا گیا تھا کہ آپ اس کیلئے Apply نہیں کریں گے۔ ابھی سر، جو ان کی آن لائن کنٹریکٹ پالیسی ہے اور میں منسٹر صاحب کی توجہ اس سلسلے میں چاہوں گا کہ Teachers at present in the government service of Provincial Government will not be considered against these short term contract appointment۔ نمبر۔ نمبر Names of school teachers, presently in regular government service, have been placed on merit list but with the Bar۔ یہ بھی سر، پالیسی کا حصہ تھا اور ساتھ ہی ان پہ چونکہ وہ impose کیا گیا تھا، یہ اس کی کاپیاں ہیں، ساتھ سر، یہ Terms and conditions جو کہ اس کے ایپلائز کو دیئے گئے تھے، اس میں بھی یہ کہا گیا تھا کہ They would not be entitled for any pension, gratuity of service, rendered by them on contract basis سر، ہم یہ نہیں کہتے کہ ان کو مستقل نہ کیا جائے لیکن اس میں قباہت آرہی ہے۔ جب آرڈیننس ہم دیکھتے ہیں، آرڈیننس میں سر، وہ لکھتے ہیں: “The expression ‘Ad hoc or Contract Appointment’ and Civil Servant’ shall have the same meaning as respectively assigned to them in North West Frontier Province, Civil Servant, Act, as amended ‘NWFP Act’۔ یہ 18- of 1973، یہ جو 30 نومبر 2004 کو Amend ہوا ہے اور اس کی کاپی بھی میرے پاس موجود ہے، یہ وہ NWFP Civil Servant Act ہے سر، جس میں وہ کہتے ہیں: “Temporary post means a post other than a permanent post” یعنی جو بھی ہوگی وہ اس کیلگری میں Fall کرے گی۔ آگے جا کر any temporary There shall be no confirmation against any temporary post۔ یہ اس ایکٹ کا حصہ ہے جو 2004 کا ہے۔ “Promotion:- The civil servant, possessing such a minimum qualification as may be prescribed, shall be eligible for a promotion to the higher post for the time being reserved under the rule for departmental promotion, of the service or cadre to which he belongs.” اس میں سر، بات یہ آرہی ہے، ایک طرف

جناب غلام محمد: جی نہیں، میں خود بول لیتا ہوں سر۔ میں آپ کی اجازت سے معزز ایوان کی توجہ اپنے حلقے میں متعین ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر، محکمہ بنیادی و ثانوی تعلیم، مستوج ضلع چترال کے تبادلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں۔ جناب سپیکر اس معاملے کا مختصر روئیداد اس طرح ہے کہ متعلقہ آفیسر مسماۃ زہرہ گزشتہ سات سالوں سے بحیثیت ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر مستوج بونی کام کر رہی تھی۔ علاقے کے لوگوں کے اصرار پر میں نے ان کا تبادلہ کرایا۔ متعلقہ آفیسر نے اس تبادلے کو سروس ٹریبونل میں چیلنج کیا، مذکورہ عدالت نے بذریعہ فیصلہ مورخہ 24 اپریل 2009 مسماۃ زہرہ کو ایک پوسٹ پر لمبی مدت تک وقت گزارنے کی وجہ سے اس پوسٹ سے تبدیل کرنے کا حکم دے دیا۔ سر، میں Quote کرتا ہوں عدالت کے فیصلے کو: “The applicant has also completed her normal tenure as per ‘Posting Transfer Policy’ as such she can not be allowed to continue”۔ سر، اس کو تبدیل کرنے کا حکم دیا گیا مگر محکمہ تعلیم نے اس پر کوئی عمل درآمد نہیں کیا۔ اسی طرح جناب وزیر اعلیٰ صاحب صوبہ سرحد کے حکم پر اسی آفیسر کو مورخہ 26-06-2009 کو دوبارہ تبادلے کے احکامات جاری ہوئے جس پر بھی محکمہ بنیادی و ثانوی تعلیم نے کوئی کارروائی نہیں کی۔ تیسری بار جناب وزیر اعلیٰ صاحب سرحد نے پھر احکامات جاری کئے کہ مسماۃ زہرہ کو فوراً تبدیل کیا جائے اور متعلقہ حکام کی طرف سے حکم عدولی پر سات دن کے اندر رپورٹ پیش کی جائے۔ چونکہ پانچ دن بعد بھی میری درخواست پر وزیر اعلیٰ صاحب نے احکامات جاری کئے لیکن اس پر تاحال کوئی عمل درآمد نہیں ہوا۔ اسی طرح میری درخواستوں پر وزیر اعلیٰ صاحب کے واضح احکامات کو نظر انداز کرنا ایک اہم اور سنگین نوعیت کی غفلت ہے اور اس پر اسمبلی کی فوری توجہ کی ضرورت ہے تاکہ متعلقہ حکام کو واضح ہدایات ملیں کہ مذکورہ تبادلے کو فوراً عمل میں لایا جائے۔ اس کے علاوہ میرے حلقے میں میری رائے کے برعکس ٹرانسفر ہو رہے ہیں جو کہ میرے ساتھ سراسر زیادتی ہے۔ جناب سپیکر، اس ہاؤس میں جناب چیف منسٹر صاحب نے یہ اعلان فرمایا تھا کہ ہر ممبر جو ہے اپنے حلقے میں نہ صرف وزیر ہے بلکہ وزیر اعلیٰ بھی ہے لیکن مجھے نہایت افسوس سے یہ کہنا پڑ رہا ہے سر، کہ یہ آخر ہمارے ساتھ کیوں ہو رہا ہے؟ جب عدالت کہتی ہے، عوام کہتے ہیں Public representative کہتا ہے کہ اس کو وہاں سے ہٹایا جائے۔ سر، میرا اس خاتون کے ساتھ کوئی ذاتی غرض یا دشمنی نہیں ہے۔ سر، اگر کوئی غرض ہے، اگر کوئی بات ہے وہ میں اپنے حلقے کے عوام کیلئے کر رہا ہوں۔ وہاں بہت سکول بنے ہوئے ہیں، سر، جتنی استانیاں ہیں ان کو باہر گھروں میں بٹھا کر، کوئی اپنے خاوند کے ساتھ ایبٹ آباد میں رہ رہی ہے سر، کوئی اپنے خاوند کے ساتھ پشاور میں رہ رہی ہے

اور صرف میٹرکولٹیٹ لڑکیوں کو Hire کر کے اپنی جگہ اس سیٹ پہ بٹھایا ہے تو آپ مجھے بتائیں جناب سپیکر صاحب، ایک میٹرکولٹیٹ بچی دوسری میٹرکولٹیٹ بچی کو کیا پڑھائے گی؟ جناب سپیکر، میں چاہتا ہوں کہ اس کا فوراً وہاں سے تبادلہ ہو جائے، کوئی معقول اور اچھی Official وہاں پے Depute کی جائے سر، میری یہ استدعا ہے سر۔

جناب سپیکر: جی، ٹریڈری، نچرز سے کون، سردار بابک صاحب! آج پورا دن آپ کا ہے، سردار صاحب۔
 جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم): تھینک یو جی، تھینک یو۔ ستاسو مہربانی دہ جی، مہربانی۔ چہ کوم دا آنریبل ایم پی اے صاحب کومہ نکتہ راپور تہ کرمے دہ، زہ خو دا وایم چہ لکہ د دے August House ایم پی اے صاحب زمونہ د پارہ ڊیر زیات محترم دے او خنگہ چہ دوی د وزیر اعلیٰ صاحب د ڈائریکٹیوز خبرہ کرمے وہ نو د ہغے ڈائریکٹیوز پہ رنرا کنبے مونہ د ای ڈی او چترال نہ خپل رپورٹ راغوبنتے دے او زہ ایشورنس ور کوم آنریبل ایم پی اے صاحب تہ، انشاء اللہ چہ ورخ دوہ کنبے بہ مونہ پہ ہغے باندے Decision واخلو او چہ کوم Recommendations ایم پی اے صاحب کرمی دی انشاء اللہ ہم د ہغے پہ رنرا کنبے بہ مونہ ہغہ ڈی ڈی او فیمل انشاء اللہ ہلتہ اپوائنٹ کراو د ایم پی اے صاحب چہ کومہ گلہ دہ، انشاء اللہ ہغہ بہ ورخ دوہ کنبے ختم شی، انشاء اللہ کہ خیر وی۔

آرڈیننس ہا

Mr. Speaker: Thank you. Item No. 8. The honourable Minister for Law on behalf of the honourable Chief Minister, NWFP, to please lay on the table of the House 'the NWFP Employees (Regularization of Services) Ordinance, 2009'. Honourable Minister for Law, please.

Barrister Arshad Abdullah (Minister Law): On behalf of the honourable Chief Minister, I wish to present 'the NWFP employees (Regularization of Services) Ordinance, 2009' before this august House. Thank you.

Mr. Speaker: It stands laid.

(Interruption)

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، اس پہ میری ابھی بات ہوئی، اس میں میری ایک Suggestion ہے کہ جناب لاء منسٹر صاحب کی سربراہی میں دو تین، درانی صاحب ہو جائیں گے، چونکہ وہ اس میں۔۔۔ جناب سپیکر: وہ میں نے Already رو لنگ دے دی ہے۔

جناب عبدالاکبر خان: آپ نے کہا تھا کہ جب وہ پیش ہو تو اس وقت پوائنٹ آؤٹ کر لیں تو اس لئے میں نے پوائنٹ آؤٹ کیا۔

Mr. Speaker: Accepted. Item No. 9. Mr. Abdul Akbar Khan, MPA, to please move for leave of the House to withdraw the NWFP Civil Servant (Regularization of Services) amendment Bill, 2009. Mr. Abdul Akbar Khan

جناب عبدالاکبر خان: تھینک یو، جناب سپیکر۔ میری ایک درخواست ہوگی، یہ چیز، Already دو بجے کی بجائے ڈھائی بجھ چکے ہیں بلکہ پونے تین بجنے والے ہیں اور میں چونکہ بہت اہم بل واپس لے رہا ہوں تو میں اس پر کچھ بات کرنا چاہتا تھا۔ اگر آپ دوسرے دن کیلئے اس کو ڈیفر کر لیں کہ جس دن یہ، 'Consideration Stage' سے پہلے آپ کہیں تو میں Withdraw کر دوں گا لیکن میرا مطلب ہے کہ میں اس پے بولنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: ابھی اس پے کافی پیش رفت ہو چکی ہے تو۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: نہیں سر، میرا مقصد یہ نہیں، میں اس کو واپس لوں گا، میں نے چونکہ یہ Commitment کی ہے لیکن میں وہ Reason بتاؤں گا کہ میں کیوں واپس لیتا ہوں تو اس لئے اس میں کوئی بات نہیں ہے، ابھی تو یہ آپ نے صرف Introduce کر دیا، ابھی تو اس کا Consideration stage آئے گا، تو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اس Stage پہ آپ آجائیں تو پھر بولیں۔

جناب عبدالاکبر خان: بالکل جی، میں اسی Stage پر کر لوں گا۔

قاضی محمد اسد خان (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): آپ خط لکھ کر بتادیں مقصد واضح ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ کیا کہتے ہیں کہ پیئنگ رکھیں؟

جناب عبدالاکبر خان: ہاں سر، میرا مقصد یہ ہے کہ ابھی تو آپ کا جو Main Bill ہے، وہ تو Introduce ہو چکا ہے، تو 'Consideration Stage' سے پہلے میں اس پر بات کر کے Withdraw کر لوں گا، بات تو ایک ہی ہے۔ سر، تین ننگ چکے ہیں۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، وہ کوئی Reason تو دیں گے کہ مطلب ہے Minutes ہونگے، کوئی

طریقہ کار ہو گا Formal۔

جناب سپیکر: اصل میں کال اینشن اور چیز ہے اور لیجسلیشن دوسری چیز ہے نا۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: تو سر، اس میں ایشورنس ہے نا۔

جناب سپیکر: ہاں جی۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: اس میں ایشورنس دی گئی ہے، میں اس وجہ سے وہ ایشورنس۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: ہاں، ہم بھی چاہتے ہیں کہ Amendment Consensus سے ہو۔۔۔۔۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، اگر مجھے بولنے کا موقع دیا جائے۔

جناب عبدالاکبر خان: ہاں ہم بھی چاہتے ہیں کہ Amendment Consensus سے ہو لیکن اگر

گورنمنٹ میری ایک Amendment کو نہیں مانتی تو میں زور تو نہیں کر سکتا کہ آپ زور سے مانیں گے۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، زور نہیں کر سکتا، ووٹنگ تو کر سکتا ہوں۔ سر، میں زور سے ہاتھ سے تو

نہیں پکڑوں گا، ووٹنگ کروں گا۔

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون): سر، رولز بہ Relax کرو او Consensus بہ پرے

واخلو۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: ہاں، اگر وہ ایسی کوئی کمیٹی ہو جس کے Minutes ہوں، مجھے کوئی اعتراض

نہیں ہے کیونکہ سر، بھائیوں کی طرح بیٹھ کر اس میں کوئی فائدہ مجھے تو نظر نہیں آتا۔ کوئی سیشنل کمیٹی

بنادیں۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: یہ ذرا سن لیں "82. Motion after Introduction: - (1) When a Bill is introduced or on some subsequent occasion the Member-in-Charge may make one of the following motions in regard to his Bill, namely: -

(a) that it be taken into consideration by the Assembly either at once or at some further day to be then specified; or

(b) that it be referred to appropriate Standing Committee or a Select Committee; or"

جناب عبدالاکبر خان: سر، یہ آپ رول 82 کی بات کر رہے ہیں۔ سر، یہ اس Stage میں ہے جب

'Consideration Stage' پے آتا ہے تو اس وقت Move کرتا ہے کہ اس کو یا سیکلٹ کمیٹی کے

حوالے کیا جائے یا Consideration at once لیا جائے یا Public opinion کیلئے اس کو Circulate کر دیا جائے۔ یہ چونکہ ابھی Lay ہو گیا ہے، چونکہ ابھی Introduce ہے، آرڈیننس ہے تو آرڈیننس Presume کرتا ہے کہ یہ Already introduced ہے، اس لئے میں جناب سپیکر، کتا ہوں کہ یہ جو تین دن ہمیں دیا جاتا ہے اس کے Introduction اور Consideration stage کے درمیان جو دو تین دن کا وقفہ دیا جاتا ہے ممبرز کو Amendment لانے کیلئے، میں اس وقت Utilize کرنے کیلئے، بجائے Individual amendment لانے کے Consensus سے لانے کی بات کرتا ہوں۔ اگر آپ نہیں کرتے تو ہم پھر کٹھے خود بیٹھ جائیں گے۔ اگر آپ Change کرتے ہیں تو نہ کریں، ہم خود بیٹھ جائیں گے لیکن وہ Stage دوسری ہے، وہ تو Consideration stage ہے جب Move ہوتا ہے اس وقت آپ، جو تین شرائط ہیں اس کو پورا کریں۔

جناب سپیکر: اگر آپ Consensus کے ساتھ لائیں تو سب کو اختیار ہے، لے آئیں آپ۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: نہیں، تو آپ کی رولنگ کیا ہوگی، رولنگ کیا ہوگی آپ کی؟

جناب سپیکر: ہاں! Amendment تو ہر ممبر کا اختیار ہے۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: وہ سر، اختیار ہے لیکن آپ سر، اگر مجھے بولنے دیں۔

جناب سپیکر: ہاؤس Approve کرتا ہے تو کر لیں گے، اگر نہیں Approve کرتا تو نہیں کریں گے۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، بات یہ ہے کہ آپ نے اور ممبر صاحب نے خود کہہ دیا اور جو ممبر

انچارج ہیں اور جس رول کا آپ نے حوالہ دیا ہے، اس میں جو Phase ہے، وہ Introduction کا ہے۔

Consideration and Passage تو علیحدہ ہے، آپ نے خود پڑھا ہے کہ After

Introduction، Introduce ہو گیا، انہوں نے خود ہاؤس میں بات کی کہ اگر اس پے کوئی کمیٹی

سپیشل بنا لیتے ہیں جیسے Appropriate Standing Committee کا نام ہے تو اگر آپ بنا لیں،

انہوں نے بات بھی کر لی ہے تو کیا حرج ہے سر؟

جناب عبدالاکبر خان: لیکن وہ Stage دوسرا ہے جی، لیکن وہ Stage آیا نہیں ہے، وہ Stage ابھی تک

آیا نہیں ہے۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، کونسا دوسرا ہے؟ یہ یہاں پر Introduction ہے۔

جناب سپیکر: یہ تو ایسا ہے کہ منسٹر موشن نہیں کرتا تو میں کس طرح بناؤں؟

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، انہوں نے بات کر لی ہے، On the record ہے۔

جناب عبدالاکبر خان: سر، وہ Stage آیا نہیں ہے سر۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، مطلب ہے 'When the Bill is introduced

introduce ہو گیا۔

جناب عبدالاکبر خان: سر، میں کہتا ہوں وہ Consideration stage ہے۔

Mr. Speaker: Let the stage come then we will decide it.

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: تو سر، یہ ابھی Stage نہیں ہے۔

Mr. Speaker: The sitting is adjourned till 10:00 am of tomorrow morning. Thank you.

(اسمبلی کا اجلاس مورخہ 7 اکتوبر 2009 کل بروز بدھ صبح دس بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)